۷۸۶

وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ الآية

مکتوباتِ تصوّف

یعنی

محدث جلیل عارف کبیر حضرت اقدس مولانا الحاج محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کے ان گرانقدر مکاتیب کا مجموعہ جن میں سلوک واحسان کا آسان راستہ، اخلاصِ نفس، ذکر کی تلقین واہتمام دنیا کی زیاں کاری اور آخرت کی نفع مندی کو دل نشیں اور مؤثر انداز میں قرآن حکیم اور ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

جامع ومرتب

مولوی محمد شاھد سہارنپوری

کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارنپور

تشکر وامتنان

اہل دل حضرات کے ملفوظات و مکتوبات اور ان کی زندگی کے حالات (سوانح) سے ہر دور میں اہل ذوق و دیندار طبقہ نے استفادہ کیا۔ اور اس کو اپنے لئے سرچشمہ سعادت و برکات سمجھا ہے۔ مکتوبات کے عظیم ذخائر میں جسطرح شیخ شرف الدین یحییٰ منیری بہاری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ المشائخ شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہٗ کے مکاتیب طالبین و ذاکرین کیلئے بہترین تربیتی مجموعے اور سلوک و احسان کی منازل طے کرنیوالوں کیلئے بہترین رفیق سفر ثابت ہوئے ہیں۔ ایسے ہی اپنی کمزوریوں اور خامیوں کے ازالہ کیلئے تریاق مجرب سمجھے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے اپنے زمانے کے مشائخ اور اکابر نے ان مجموعہائے مکاتیب کو زیر مطالعہ رکھا اور ان سے استفادہ کیا اور آج تک ان کو حرز جان بنائے ہوئے ہیں۔

انہی وجوہ کی بنا پر ایک عرصہ سے میرے دل میں یہ خواہش بار بار چٹکیاں لے رہی تھی کہ اپنے دور کے عظیم المرتبت اور شیخ طریقت حضرت اقدس مولانا الحاج محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی کے وہ مکاتیب بھی طبع ہو جائیں جن میں سینکڑوں سالکین نے اپنے اپنے امراض روحانی کی دوا اور اپنے زخم خوردہ دلوں کیلئے مرہم تسکین طلب کیا اور ایک کامیاب حکیم نے اپنی خداداد حذاقت سے ان کا بہترین اور زود اثر علاج تجویز کیا ہے۔ مقام شکر ہے کہ یہ تمنا و خواہش قلب و دماغ کے دائرہ سے باہر نکل کر صفحہ قرطاس پر آگئی۔ اس کیلئے مرتب جسقدر بھی بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہو کم ہے۔

ہمارے حضرت اقدس مدظلہ العالی کے یہاں ابتداء ہی سے یہ دستور رہا ہے کہ مخصوص آمدہ خطوط کی پشت پر اپنے جواب کی نقل ضرور تحریر فرمالیا کرتے ہیں۔ اسی بناء پر مجھے ان مکاتیب کی جمع و ترتیب میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی۔ تاہم ایک مرتب و جامع کو جو جزوی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں اور اسکو محنت شاقہ برداشت کرکے مسودات وغیرہ پر نظر ثانی (بلکہ بعض حالات میں نظر ثالث) اور اسکی تکمیل کرنی ہوتی ہے اسمیں کچھ دقتیں ضرور پیش آئیں۔ مگر الحمد للہ میری یہ محنت رائیگاں نہیں گئی۔ اور آپکو اس کتاب سے مستفید ہونیکا موقعہ میسر آگیا۔ خدا کرے کہ یہ اپنے جداگانہ انداز کا مجموعہ قلب و نظر کو سکون بخشنے اور قارئین و مرتب کیلئے ہدایت اور صلاح و فلاح کا ذریعہ بنجائے۔ مزید افادیت کے پیش نظر شروع کتاب میں فہرست رجال و مضامین اور آخر میں انڈکس (اشاریہ) بھی شامل کردیا گیا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

دعاؤں کا محتاج: محمد شاہد غفرلہ ۲۶ ربیع ۲ ۹۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوباتِ تصوّف

(از حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی)

اللّٰھم لا سھل الا ما جعلتہ سھلا وانت تجعل الحزن سھلا اذا شئت
لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم. سبحان اللہ رب العرش العظیم

(۱) مکتوب از طرف ایک بزرگ

بحضرت محترم الافخم زید مجدکم. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' . یہ عریضہ اس وقت ایک ضرورت سے لکھ رہا ہوں. امید ہے کہ تکلیفِ جواب فرمائیں گے.

کچھ عرصے سے خوابوں کا ایک طومار بندھا ہوا ہے. خواب کو غیر اہم خیال کرتے ہوئے بھی بعض خواب سے متاثر ہوتا ہوں. چنانچہ رات ایک خواب دیکھا جسے عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں. میں نے سُنا ہے کہ جناب کو خواب اور تعبیر سے مناسبت ہے. اگر اجزار وتشکیلِ خواب سے ظن غالب جناب والا کا محض اضغاثِ احلام ہو تو پھر تکلیفِ جواب کی ضرورت نہیں. ورنہ چند کلمات تحریر فرما دیجئے گا.

میں نے دیکھا کہ میں اپنے مکانِ مردانہ میں ہوں. مگر نقشہ یہ نہیں. بلکہ مکان بہت وسیع اور بڑا ہے. جناب اور بعض اور حضرات تشریف لائے. مختصر سا مجمع ہے. میں نے جناب سے سوال کیا حضرت کوئی ایسا طریقہ بتلائیں کہ اللہ کی محبت پیدا ہو. آپ نے فرمایا. تلاوت، درود، نماز. میں نے عرض کیا بیشک یہ طرق منصوص غیر مخدوش راہِ نبوت ہیں. مگر راہِ ولایت کے طریق پر کچھ ارشاد ہو. اس پر کچھ جواب دیا. یاد نہیں. کچھ دیر کے بعد جناب مع دوسرے حضرات رخصت ہونے لگے. میں مشایعت کیلئے دروازہ تک آیا تو دیکھا کہ مولانا محمد شفیع صاحب سابق مفتی دار العلوم (دیوبند) اور چند حضرات تشریف لا رہے ہیں. ان سے ملاقات و معانقہ ہوا. اس کے ساتھ ہی انھوں نے فرمایا. کہ مولوی محمد طیب صاحب بھی تو تشریف لائے ہوئے ہیں. میں نے کہا جی ہاں. فرمایا ان کی تقریر ذرا سنبھل کر سننا.

گویا کچھ اختلاف رکھتے ہیں۔ اور مجھکو متنبہ فرمارہے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضرت ان اختلافات کو آپ جانیں۔ ہمارے لئے تو آپ سب حضرات برابر ہیں۔ اور ایسے ہیں جیسے آنکھیں۔ دماغ، قلب، ہمیں سب محبوب اور عزیز ہیں۔ گفتگو ختم ہوگئی۔ اب میں نے دیکھا کہ عظیم الشان مجمع ہے۔ جن میں علماء کثیر ہیں۔ اور وہ گویا سب میرے مہمان ہیں۔ میں انکی مدارات کی فکر کررہا ہوں۔ ایک شخص سامنے آئے۔ (اور) دو لڑکیوں کی طرف اشارہ کیا۔ کہ یہ دونوں گویا بت ہیں۔ نہ ہاتھ پیر ان کے کام کرتے ہیں۔ نہ عقل ودماغ اور زبان۔ چھوٹی بچیاں ہیں گڑیوں جیسی۔ کچھ دیر بعد وہ بولنے اور شرارت کرنے لگیں۔ بلکہ مجکو ستانے لگیں۔ میں ان سے پیچھا چھڑا رہا ہوں۔ جیسے بچے پریشان کرنے لگیں۔ تو بڑی شفقت سے ان کو ٹالتے ہیں۔ اب دیکھا کہ دستر خوان بچھا ہوا ہے اور وہ مجمع کھانا کھا رہا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس قدر مجمع کا اس قدر جلد کیسے انتظام ہوگیا۔ غالبًا کسی طرف حضرت تھانویؒ بھی ہیں۔ میں نے کسی سے پوچھا۔ تو کہا کہ یہ تو ۲۴ گھنٹے سے اسطرح کھلایا جارہا ہے۔ اب گویا یہ سمجھ رہا ہوں کہ میرا گھر نہیں بلکہ دار العلوم دیوبند ہے۔ اور بھی کچھ دیکھا یاد نہیں............ دعا کیلئے درخواست کرتا ہوں۔ بعض امور تشویش وپریشانی کے ہروقت لاحق رہتے ہیں۔ ان سے انفراغ وعافیت اور رغبت وانابت الی الحق کی دعا فرمائیں یہ درخواست رسمی نہیں۔ حقیقی ضرور تمندانہ عاجزانہ ہے۔ ہدیات سنیّات بتوسط بھائی یعقوب صاحب پہنچتے رہتے ہیں۔ مجھے اسپر ندامت ہے کہ چند کلمات رسید وتشکر میں بھی میری کوتاہ دستی مانع رہتی ہے حضرت اس کا کچھ خیال نہ فرمائیں اور حسب موقع اسے جاری رکھیں۔ پیرزادہ ہوں۔ اور پیرزادگانہ ذہنیت کے پیش نظر ایسی فروگذاشتیں مجھ سے اقرب ہیں۔ یہ گروہ بہت سی کوتاہیوں کا مجموعہ ہوتا ہی ہے۔ فقط.........

جواب از حضرت اقدس زید مجدہٗ

المخدوم المکرم وابن المخدوم وابن ابن المخدوم زاد مجدکم وادام فینا اللہ وایاکم شراب حبہ گرامی نامہ موجب عزت وافتخار ہوا۔ یہ روایت جو جناب تک پہنچی کہ اس ناکارہ کو تعبیر سے کچھ مناسبت ہے بلا تواضع وبلا تصنع اصلیت سے بعید ہے۔ بلا وجہ بعض اکابر کے طرز عمل سے یہ چیز چند زبانوں پر آگئی میں اولاً اصرار سے معذرت کرتا تھا۔ مگر جب میں نے دیکھا کہ یہ اعتذار میرے اصرار پر بھی تواضع قرار دیا جاتا ہے۔ تو اب اپنے ناقص ونارسا خیال میں جو کچھ آتا ہے عرض کردیتا ہوں۔ والغیب عند اللہ،، گرامی نامہ پر بھی بندہ اپنی نادانی کی معذرت ہی پیش کردیتا۔ مگر مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ

جناب والا کے متعدد منامات کے متعلق اس سے قبل بواسطہ میرے ناقص خیالات جناب تک پہنچ چکے ہیں۔ اگر جناب کو کسی وقت ان کا علم ہوا تو اس ناکارہ کی معذرت پر تکدر اور عتاب ہو گا۔ اس لئے جو نارسا ذہن میں ہے عرض کرتا ہوں۔ تعبیر کے بارہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد خواب دیکھنے والے کے متعلق یہ ہے۔ لا تقصھا الا علی واد او ذو رائ۔ بندہ اپنے متعلق یہ خیال کرتا ہے کہ اگرچہ ذو رائے نہیں لیکن واد میں تو داخل ہے ہی۔ اسی نظریہ کے تحت یہ عریضہ ہے۔ جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ خواب کو غیر اہم سمجھتے ہوئے الخ۔ اسکے متعلق عرض ہے کہ خواب شرعی حیثیت سے یقیناً غیر اہم ہے۔ مگر قبیلۂ مبشرات سے اہم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ۔ اسی ذیل میں اکابر و مشائخ کے یہاں اس کا اعتبار رہا۔ حضرت گنگوہیؒ قدس سرہ کی سوانح میں مبشرات منامیہ مستقل تالیف ہوئی اور اپنے جملہ اکابر جو اس وقت موجود تھے ان کے نہ صرف صلاح و علم سے بلکہ خود ان کی بھی رویاء اسمیں ذکر کی گئی ہیں۔ حضرت تھانویؒ کے زمانے میں النور میں اصدق الرؤیا کا سلسلہ عرصہ تک چلتا رہا۔ لیکن اہم ہونیکا مطلب یہ ہے کہ یہ مبشرات طلب و ترقی کا ذریعہ ہوں تو کارآمد اور مفید بھی ہیں۔ اور اگر ان سے بے التفاتی اور لاپروائی برتی جائے اور طلب خیر میں اضافہ کا سبب نہ بنیں تو پھر یہ سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے"

(۱) اللہ جل شانہ کی محبت کا جو ذریعہ خواب میں بتایا گیا یعنی تلاوت۔ درود، نماز بھی اصل ذریعہ ہے۔ اور علی منہاج النبوۃ ہے کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔ دوسرا طریق جو آپنے دریافت فرمایا وہ ذکر اور شیخ سے افتقاری محبت (ہے) یعنی ایسی محبت جس سے محبوب کی طرف افتقار و احتیاج قلب میں پائی جاتی ہو جس کے لوازمات میں سے انقیاد ہے۔ آپکی شان کے مناسب سردست وہ پہلی ہی صورت ہے اگر اسی منامی تبشیر پر ان تینوں چیزوں کا اہتمام ایک اربعینہ فرمالیں تو خود ہی اس کا تجربہ فرمالیں گے۔ بشرطیکہ برعایت لوازم و آداب ہو۔ اور عجب نہیں کہ آپ کی شان کی مناسبت ہی سے پہلا جز یاد رہا (اور) دوسرا فراموش ہو گیا۔

(۲) اس مجمع کا آپ کے در دولت پر حاضر ہونا بدیہی ہے کہ اسی چوکھٹ سے ملا ہے جو کچھ بھی اس پوری جماعت کو ملا ہے۔ آپ کا متابعت کیلئے آمادہ حضرت قدس سرہ کی روحانیت کا اس مجمع کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ ہے۔ جواب بھی متوجہ ہونے والوں کی طرف متوجہ ہے

(۳) مفتی محمد شفیع و مولانا محمد طیب صاحب کا معاملہ ظاہر ہے اور جناب کا جواب گویا آپ کیلئے اسوہ ہے اور درحقیقت یہ اختلاف فرع ہے اس اختلاف کی جو ان سے اوپر

والوں میں ہے اور آپ خود ہی اپنے لئے اسوہ مقرر کرچکے ہیں۔ کہ ان اکابر یعنی حضرت تھانوی ؒ اور حضرت مدنی ؒ اور اس کے بعد والوں کے اختلاف کو اپنے اسی جواب پر منطبق فرماتے رہیں۔ کہ اپنے لئے آنکھیں دل ودماغ ہیں۔

(۴) عظیم الشان علماء کا آپ کے یہاں مہمان ہونا اور آپ کا مکان دار العلوم ہونا وغیرہ وغیرہ امور سب ظاہر ہیں۔ کسی تعبیر کے محتاج نہیں۔ یہ سب علماء کا مجمع اب بھی آپ ہی کے گھر سے کھا رہا ہے جو کچھ بھی اس مجمع کو روحانی غذائیں ملی ہیں وہ اسی چوکھٹ سے ملی ہیں۔ اور دار العلوم اس کی ایک مثال ہے۔ البتہ اتنا فرق ہوگیا کہ وہ اول بلا واسطہ آپ کے دولتکدہ سے کھا رہا تھا۔ اور اب بواسطہ دار العلوم کھا رہا ہے۔ یہی مطلب ہے اس تعبیر کا کہ اول میزبانی کا مکان آپ کا تھا پھر دار العلوم بن گیا۔ خدا کرے کہ پہلے کی طرح وہ بلا واسطہ پھر آپ کے ہی گھر سے کھانے لگے کہ بہر حال مبدا تو یہی چوکھٹ ہے۔

(۵) بت نما لڑکیوں والا جز البتہ محتاج تعبیر ہے۔ بندہ کا ناقص خیال یہ ہے کہ آپکے مال میں سے کوئی حصہ بے محل اور محلِ فساد میں خرچ ہوا ہے کسی نامناسب جگہ چندہ دیا گیا یا کسی ایسے شخص کو نقد یا کوئی اور متمول شے دیگئی جو باعث مضرت تھی کہ عند اللہ اس سے پیچھا چھڑانا آپ کو مشکل ہے۔ یہ بھی بندہ کے ناقص خیال میں تنبیہ ہے۔ خود ہی غور فرما کر اگر یہ ناقص خیال صحیح ہو جسکو آپ خود ہی معلوم اور متعین کرسکتے ہیں تو اس سے توبہ اور تلافی کی فکر فرمائیں۔ اور آئندہ کیلئے احتیاط کا لحاظ رہے لَا یَأْکُلْ مَالَکَ اِلَّا تَقِیٌّ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔[1]

جناب نے دعا کا حکم فرمایا۔ بندہ ناکارہ اپنی سیہ کاریوں کے باوجود دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ آپ کو اپنے جد امجد کا سچا جانشین بنائے کہ اس سے اونچی کوئی دعا نہیں۔ آپنے کچھ پریشانیوں کا ذکر فرمایا۔ مخدوما! اس عالم میں پریشانیوں سے خلاصی کا حل صرف اللہ کیساتھ لگ جانا ہے کہ دارین کی چین اسی میں ہے۔ اخیر میں زور سے عرض کروں گا کہ اکابر کا سایہ یوماً فیوماً کم ہوتا جا رہا ہے۔ ایک دودم جو باقی ہیں وہ بہت ہی غنیمت ہیں۔ کچھ وصول کرنا ہے تو کر لیجئے۔ آپ ہی کے گھر کی ما ہے جس کو یہ حضرات تقسیم کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ کیا عرض کروں۔ جواب کے لئے لفافہ آپ نے ارسال فرمایا۔ پتہ کی وجہ سے اس کو واپس کرنا تو اضاعۃ ہے۔ اسلئے ٹکٹ واپس کرتا ہوں آئندہ سے اس کا ارادہ نہ فرمادیں۔ فقط والسلام۔ (حضرت مولانا) محمد زکریا صاحبؒ) ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۶۴ھ

[1] ۔ تمہارا مال متقی شخص کے سوا اور کوئی نہ کھائے۔ (ش)

(۲) مکتوب از طرف مولوی عبد اللہ صاحب مظاہری

حضرت سیدی و مولائی دامت انوارہم العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
صحیفہ قدسی نے مشرف فرمایا۔ حال ہی میں ایک خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ اگر بالفرض آقائے دو جہاں اس وقت دنیا میں موجود ہوتے یا (اب) تشریف لے آئیں تو آپ دین کا کونسا کام اختیار فرمائیں (گے) تبلیغ کریں (گے)، یا درس و تدریس شروع فرمائیں (گے) یا تصنیف و تالیف کا کام لیکر بیٹھ جائینگے یا خانقاہ قائم فرمائیں گے۔ یا اپنے اس ٹوٹے (ہوئے) قصر کی مرمت فرمائیں گے۔ خادم کو تو یقین کامل ہے کہ آقائے دو جہاں ہر طرف سے یکسو ہو کر اپنے اسی شکستہ محل کی مرمت کیطرف متوجہ ہو جائینگے۔ متوجہ ہی نہیں اپنی عزیز جان کو قربان فرمادیں گے۔ کیونکہ اس قصر کی تعمیر جن قربانیوں سے ہوئی ہے وہ کسی دردمند انسان سے مخفی نہیں ہے۔ جب کہ اعیار کیلئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر بے چینی و کرب لاحق تھا تو اپنوں کی وجہ سے کیا کچھ ہوگا۔ اس کا صحیح اندازہ ذرا مشکل ہے۔ میرے آقا! اس وقت آقائے دو جہاں کے دین کیواسطے سب ہی کچھ قربان کرنیکی ضرورت ہے۔ اور بغیر اپنے آپ کو مٹائے ہوئے دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا احیاء غیر ممکن ہے۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی اس بدحال امت کے نامہ اعمال پیش ہوتے ہونگے تو قلب اطہر پر کیا اثر ہوتا ہوگا۔ جب کبھی یہ تصور آجاتا ہے تو کیا عرض کیا جائے کہ قلب پر کیا گذرتی ہے"۔

بس آقا! اپنے اس سیہ کار خادم کو اسی راہ میں قربان کرادیجئے۔ فقط"۔

جواب از حضرت اقدس زید مجدہٗ

اس قسم کے فضول خیالات میں وقت ضایع کرنے کی ضرورت نہیں۔ درس تدریس یا خانقاہ وغیرہ سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے کام کی تکمیل ہے۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ اگر درس و تدریس بند کر کے سب اس کام میں لگ جائیں تو علم باقی رہ جائیگا۔ جس چیز پر خود اللہ جل شانہٗ نے فلو لا نفر۔ الآیۃ سے تنبیہ فرمائی ہو اس کو سرسری نہ سمجھنا چاہیئے۔ جس طرح یہ اہم کام ہے اسی طرح خانقاہ وغیرہ بھی اہم ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ کا شکر ادا کیجئے کہ اس نے ایک اہم دینی کام میں لگا رکھا ہے اور اسکا شکر یہ ہے کہ اہتمام سے کام میں لگے رہیں۔ دوسرے دینی کاموں کی بے وقعتی شیطان کا حملہ ہے اس سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں۔ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی دن اعتکاف نہیں کیا کرتے تھے یہی خانقاہ کی زندگی ہے۔ حضورؐ کی جامع ذات سب کاموں کو بیک وقت کر سکتی تھی۔ اگر یہ دوسرے ضعفا سب کو جمع نہ کر سکیں تو انہیں نقص نہیں۔ اس قسم کے خیالات تکبر کے پیش خیمہ ہوسکتے ہیں"۔

فقط۔ (حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ ۱۲ المحرم ۱۳۶۹ھ)

(۳) مکتوب از طرف یکے ۔ بزرگ

بحضرت اقدس زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

آج شب میں ایک خواب دیکھا۔ بے اختیار عرض کرنے پر مجبور ہوا۔ گو جناب کو اس سے الجھن تو ہوتی ہوگی۔ مگر مجبوراً لکھ رہا ہوں۔

میں نے دیکھا کہ روضۂ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے اندر قبر مبارک کے قریب مع چند رفقا حاضر ہوں۔ دفعۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے سلام ومصافحہ یاد نہیں۔ میں عرض کر رہا ہوں یارسول اللہ مسلمانوں پر کس قدر ہجوم مصائب ہے۔ فرمایا ابھی بہت ہوگا۔ آئندہ دیکھنا۔ میں نے تحفظ کی دعا کیلئے عرض کیا۔ دعا سے کچھ انکار سا فرمایا۔ میں نے عرض کیا حضرت پھر استقامت کی دعا فرما دیجئے۔ خوشی سے فرمایا۔ ہاں یہ درست ہے،، کچھ دیر بعد دست مبارک بڑھا کر مجھے کچھ دینا چاہا۔ میں نے دونوں ہاتھ ملا کر بطریق دعا کے آگے بڑھکر لے لیا۔ کوئی بہت چھوٹی سی چیز دانہ سا ہے۔ نہیں کہہ سکتا کیا ہے) میں نے اسے مٹھی میں دبا لیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ الحاح کے ساتھ دعا کرنیسے بہت خوش ہوتا ہے۔ بس اب میں اٹھا کہ زیادہ دیر بیٹھنا خلاف ادب ہے۔ اور چلدیا۔ پیچھے آواز سنی کسی پر ناراض ہو رہے ہیں۔ ایک بوڑھے سے آدمی ہیں۔ کہتے ہیں اب حضرت تیز ہوگئے ہیں۔ بہرکیف میں بہت خوش مٹھی دبائے ہوئے رفقار سے اس نعمت کا ذکر کر رہا ہوں۔ مگر یہ نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے۔ اب بیت اللہ جا رہا ہوں۔ سامنے حرم کی دیواریں نظر آنے لگیں بس۔ اس خواب سے مسرت بھی ہے اور پہلے جزء سے فکر بھی۔ جناب والا اس کے متعلق کچھ تحریر فرماویں۔ تو موجب اطمینان ہو۔ فقط والسلام

جواب از حضرت اقدس زید مجدہٗ

بعد سلام مسنون! خواب بہت مبارک ہے اور بالکل ظاہر ہے۔ کوئی جزء بھی اس کا تعبیر کا محتاج نہیں ہے۔ حوادث جتنے آچکے انپر ہماری بددینی بجائے کم ہونے کے زیادہ ہے۔ جس سے سخت اندیشہ ہے۔ اور دنیوی مضرت سے زیادہ اندیشہ ناک دینی مضرت کا پہنچنا ہے جس کا زیادہ خطرہ ہے۔ آپ خود ہی اندازہ فرمالیں کہ عام طور سے دین کی رغبت یا دین کے امور کا اہتمام جو اب سے چند سال قبل تھا اس میں کمی ہے یا اضافہ؟ ایسی حالت میں جو ہو کم ہے۔ الحاح سے دعا کرنا اس کا بہترین علاج ہے۔ متعدد احادیث میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد۔ استقبلوا امواج البلاء بالدعاء[1] وکما قال علیہ السلام وارد ہوا ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

[1] تم لوگ آزمائش کی موجوں کا دعا کے ذریعہ مقابلہ کرو۔

لایرد القضاء الا الدعاء دوسری جگہ وارد ہے الدعاء ینتفع مما نزل الحدیث (حصن حصین) اور بھی روایات بکثرت وارد ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عطیہ اور اس کا مٹھی میں دبا کرلے آنا انشاء اللہ حاضری کی قبولیت اور وہاں سے جو انعامات حاصل ہوئے ہیں ان کا مژدہ ہے حق تعالیٰ شانہٗ مبارک فرمائے۔ دعاؤں کی کثرت کیلئے خصوصاً گھر والوں کو اہتمام سے فرمادیجئے بہتر ہو کہ آیت کریمہ وغیرہ کسی چیز کا معمول التزام سے شروع کردیا جائے۔ فقط محمد زکریا کاندھلوی

(۴) مکتوب از طرف جناب مولوی عبد الباری صاحب

بخدمت حضرت اقدس مولانا و مرشدنا دام فیوضہم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، بندہ سیہور کے اجتماع میں شریک ہونیکے بعد بسلسلۂ تبلیغ باہر دس یوم کے واسطے چلا گیا تھا۔ وہ کیفیت کہ نماز میں سجدہ کرنے کیوقت خود بخود یہ معلوم ہوتا تھا کہ باری تعالیٰ نے اپنے سینہ مبارک سے چپکا لیا۔ اس کیفیت کا لطف بیان سے باہر ہے۔ کہ دنیا میں آج تک کسی چاہنے والے نے اس طریقہ سے کلیجے سے نہ لگایا۔ اس وقت کے سرور و کیف کو کیا عرض کروں۔ لیکن تقریباً ایک ہفتہ کے بعد یہ سرور و کیفیت جاتی رہی۔ کیا سبب غفلت و معاصی تو نہیں ہے؟ ایک دن ذکر کرتے (ہوئے) یہ معلوم ہوا کہ اتنا کالا اندھیرا آسمان، زمین، شجر، حجر، پر پھیلا ہوا ہے کہ ہر چیز کالی نظر آتی ہے۔ اس سے نہایت ڈر معلوم ہوا۔ ایک روز نفل تہجد پڑھنے کے بعد ہی سارے ذکر میں صبح تک ایسی زبردست طاقت کا رعب اور ہیبت قلب پر چھائی رہی جو بیان سے باہر ہے۔ خوف مطلق نہ تھا بلکہ رعب اسطرح سے ہے جسطرح اپنے باپ سے رعب و خوف ہوتا ہے۔ اب کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ نہ وہ لطف اور نہ وہ کیفیت۔ ابھی سلسلۂ تبلیغ میں جب باہر گیا تو اسقدر لوگوں نے بندہ کی دعوت پر (تبلیغ میں) چلنا شروع کیا کہ افسران و عہدہ داران نے بھی سفر اختیار کیا (جس سے) کچھ خود بینی سی معلوم ہونے لگی۔ حالانکہ میں بہت ہی احتیاط کرتا ہوں۔ رہبری فرمایئے گا حضور والا کی شکل کا نقشۂ مبارک ذہن میں ہر وقت یاد تازہ کئے رہتا ہے۔ اور جب بھی نقشۂ مبارک آنجناب نظروں میں آتا ہے رقت طاری ہو جاتی ہے۔ اور دل یہ چاہتا ہے کہ دنیا کے کاروبار چھوڑ کر ہمہ وقت مشغول ذکر اللہ رہوں۔ فقط۔

لہ تقدیر کو دعا کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بدل سکتی۔ ٢ہ دعا ہر نازل ہونیوالی بلا میں نافع ہے۔ ۱۲۔

جواب از حضرت اقدس زید مجدہ

وعلیکم السلام۔ احوال سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ استقامت عطا فرمائے۔ سجدہ والی کیفیت اور دوسری کیفیات کے آنے جانے کی پرواہ نہ کیجئے۔ نہ قلق کیجئے۔ اس قسم کے آثار چڑھاؤ ہوا ہی کرتے ہیں۔ اپنا کام پابندی سے معمولات پورے کرنا ہے۔ ذکر میں لذت وغیرہ احوالِ محمود تو ہیں اور موجب شکر۔ مگر اہم نہیں۔ غرور کے متعلق آپ نے جو کچھ لکھا وہ بالکل صحیح ہے۔ اس سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ شیطان کو ایسے احوال میں اکی سے مدد ملتی ہے۔ اپنی نا اہلیت گناہوں کی کثرت۔ اللہ تعالیٰ کے ہر آن کے احسان کے شکر سے غفلت اور کوتاہی۔ بالخصوص اس احسانِ عظیم سے کہ اس نے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمائی اور اسمیں لذت و سرور عطا فرمایا۔ اس کا کتنا شکر ادا ہونا چاہیئے۔ اور وہ ہم سے کتنا ادا ہو رہا ہے۔ یہ ایسے امور ہیں کہ انہیں سے معلوم کس پر گرفت ہو جائے۔ ایسی حالت میں کیسا گھمنڈ۔ البتہ دین کے کسی کام میں عجب کے خوف سے تقصیر نہ ہونا چاہیئے۔ تبلیغ ہو یا کوئی دوسرا کام۔ البتہ اپنی تقصیرات کا استحضار ضرور چاہیئے۔

فقط (حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ) ۲۷ جمادی الثانی ۸۶ھ

---

(۵) مکتوب از طرف علی حاجی موسیٰ سلیمان بمبئی

محترم المقام حضرت مولانا محمد زکریا صاحب زید مجدہم۔ بعد سلام مسنون۔ خدمتِ اقدس میں مودبانہ گزارش ہے کہ حقیر اپنے نفس کی اصلاح کیلئے آنجناب سے بیعت کا ارادہ رکھتا ہے بیعت کا مقصد گناہوں اور خدائے تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچکر اس کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنا ہے۔ امید ہے کہ ناچیز کی درخواست قبول فرما کر تسلی فرمائیں گے۔ فقط

جواب از حضرت اقدس زید مجدہٗ

ارادہ مبارک ہے۔ بندہ اس کا اہل بھی نہیں۔ اور سفر سے بھی معذوری ہے۔ آپ کیلئے حضرت مولانا الحاج قاری محمد طیب صاحب مناسب ہیں۔ وہ اس وقت حج کو گئے ہیں۔

فقط (حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ) یکم ذی الحجہ ۸۶ھ

(۶) مکتوب از طرف محمد حنیف خاں مڈل اسکول چنت حیدرآباد

بخدمت قبلہ مرشدی مولائی حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم۔ گذارش یہ ہے کہ بندہ کا بعد رمضان حاضرِ خدمت ہونے کا ارادہ تھا۔ اور کچھ سفر خرچ بھی تیار کر کے لاہور پہنچا تھا

لیکن راستہ کی بندش اور شرطوں کی وجہ سے ناکام واپس لوٹ آیا۔ بندہ اس وقت ایک دیہات میں رہتا ہے۔ گھر سے بھی کافی دور ہوں۔ ہاں ایک نفع ضرور ہوا کہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب قبلہ اور مولانا عبدالشکور صاحب سے ملتان شرفِ نیاز حاصل کرلیا۔ آئندہ بھی امید ہے کہ حاضر ہوا کروں گا۔ بندہ تقریباً رمضان شریف سے ایک تو تہجد کی پابندی کی کوشش کرتا ہے دوسرے معمولات میں کچھ دنوں سے یہ کوشش رہتی ہے۔ کہ تین تین تسبیح درود شریف اور سوم کلمہ اللہ اکبر تک اور استغفار پڑھا کروں۔ مجھے اس کا بھی انتظار نہیں کہ کیا اثر ہوتا ہے۔ ہاں اتنا جی چاہتا ہے کہ کچھ کرلوں۔ تہجد کیلئے وقت پر اٹھتا ہوں۔ اور پڑھ بھی لیتا ہوں لیکن ــــ شوق سے نہیں پڑھتا۔ ہاں پڑھنے کے بعد خوشی ضرور ہوتی ہے۔ اور اگر کسی شب میسر نہ ہو تو گرانی ہوتی ہے۔ حضورِ قلب کسی چیز میں نہیں ہوتا حتیٰ کہ فرائض میں بھی کچھ حضور نہیں ہوتا۔ اوابین چھ رکعتیں بھی بفضلہ تعالیٰ پڑھتا ہوں۔ بس اس سے زیادہ کچھ کام کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ حضرت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا عشق اور اپنے واسطوں کا (جن کے ذریعہ سے خدا تک رسائی ہوتی ہے) عشق عنایت فرمائیں۔ فقط۔

جواب از حضرتِ اقدس زید مجدہٗ

بہتر یہ ہے کہ آپ مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی طرف رجوع کرلیں کیونکہ وہ قریب ہیں معمولات کا پورا کرنا اپنا کام ہے۔ ذوق ہو یا نہ ہو۔ یہ کیا کم ہے کہ تہجد سے مسرت ہوتی ہے۔

فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہ)　۲ صفر ۸۶ھ

---

(۷) مکتوب از طرف جناب مستجاب الدین صاحب نگینوی

بخدمت حضرتِ اقدس مکرمی محترمی شیخ الحدیث صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد آداب ضروریہ آنکہ احقر نے دو خواب دیکھے ہیں جنکی تعبیر معلوم کرنے کیلئے آنحضرت کو تکلیف دے رہا ہوں پہلا خواب یہ ہے کہ ہمارے یہاں حافظ .... صاحب اپنے باپ کے جانشین ہیں۔ تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک میدان ہے جسمیں حافظ .... صاحب اور ایک شخص ـــ آپس میں لڑ رہے ہیں۔ آخر کار لڑتے لڑتے حافظ .... صاحب کا سور بن گیا۔ یعنی سور کی صورت میں تبدیل ہوگئے۔ اور دوسرا شخص بھاگ گیا۔ میں سور کے پیچھے دوڑنے لگا۔ جب مجھے بہت دیر اس سور کے پیچھے دوڑتے دوڑتے ہوگئی تو وہ سور ہُدہُد کی صورت میں تبدیل ہوگیا۔ میں پھر اسکے

پیچھے پیچھے دوڑنے لگا۔ یہانتک کہ وہ ہدہد ایک درخت پر بیٹھ گیا۔ میں نے درخت کو دیکھا تو وہ کیکر کا درخت تھا۔ میں نے نیچے سے اس ہدہد کے ڈھیلا مارا۔ جس کے بعد وہ غائب ہوگیا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

دوسرا خواب یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ ایک عورت جس نے اپنی تمام عمر میں کبھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ مردوں کی جماعت میں (انکے) پیچھے نماز پڑھ رہی ہے۔ میں حیران ہوں کہ آج اس کو نماز پڑھنے کی توفیق کس طرح ہوگئی۔ برائے کرم ہر دو خواب کی تعبیر مرحمت فرمائیں۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس زید مجدہٗ

ہم لوگوں کا خواب زیادہ اہم نہیں ہوتا۔ سچے خواب کیلئے حلال روزی۔ دینداری معتدل نوم وخور۔ وغیرہ شرائط ہیں۔ حافظ صاحب کے پاس اس وقت کوئی آمدنی دین میں مداہنت کے ذریعہ سے ہو رہی ہے۔ آخر میں یہ حالت انشاء اللہ بدل جائیگی۔

تعبیر خواب ۲: اس عورت کی آخر میں انشاء اللہ مغفرت کی امید ہے۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا (محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۶ ربیع الثانی ۶۷ھ

(۸) مکتوب از طرف مولانا عبدالجبار صاحب اعظمی

مخدومنا المعظم والمکرم حضرت شیخ مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

المستخیر مع الخیر ہے۔ حضور والا کی تصنیفات تو تقریبًا ہمیشہ ہی احقر کے پاس رہا کرتی ہیں۔ پھر بھی حسب الارشاد ایک نئی کتاب کے اضافہ کا مصمم ارادہ کرلیا یعنی حکایات صحابہ۔ گو اس سے قبل اس کتاب کے مطالعہ سے مشرف ہو چکا ہوں لیکن اب مستقلاً مطالعہ میں رکھنے کا ارادہ ہے۔ چنانچہ اس کیلئے آرڈر بھی دیدیا۔

فی الحقیقت اگرچہ خط وکتابت کے معاملہ میں نہایت ہی کاہل وسست واقع ہوا ہوں۔ تاہم مطالعہ سے کبھی غافل نہیں ہوا۔ بلاشبہ جناب کے تحریری وتقریری ملفوظات سے جتنا میں مستفیض ہوا ہوں۔ اتنا شاید کسی چیز سے بھی نہیں۔ فقط

جواب از حضرت اقدس زید مجدہٗ

آپ نے میرے کسی رسالہ کو مطالعہ میں رکھنے کا ارادہ لکھا۔ مناسب ہے، کہ یہ نصف ملاقات ہے لیکن آپ جیسے حضرات کیلئے شمائل زیادہ مناسب ہے، کہ میری تحریر کے علاوہ حضورؐ

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات کا تتبع اور اتباع آپ کیلئے اہم ہے۔
ایک ضروری امر یہ ہے کہ مجھے تحفہ جلد تین وچار اور مقدمہ کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کے توسط سے ارزاں مل جائے چاہے مستعمل ہی کیوں نہ ہو مگر دریدہ نہ ہو۔ تو وی پی کرادیجئے۔
فقط (حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ) ۲۵ ربیع الثانی ۶۶ھ

(۹) مکتوب از طرف جناب جلال الدین صاحب۔

حضرت مولانا صاحب قبلہ۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میں روحانی بیمار ہوں اور معالجہ کیلئے آپ کی طرف رجوع (کرتا) ہوں۔ آپ کا پتہ مجھے (مولانا) منظور نعمانی صاحب قبلہ نے دیا ہے۔ لِلّٰہ میری دوا کیجئے۔ (میرا) نام محمد جلال الدین۔ عمر تیس سال ہے۔ حال ہی میں شادی ہوئی ہے۔ انگریزی تعلیم بی۔ایس۔سی تک حاصل ہے۔ والدصاحب کی اجازت بھی ہے کہ اپنے آپکو کسی صاحبِ دل شیخ عالم باعمل اللہ کے بندے کے حوالہ کردے۔ اور بقولِ محبوب سبحانی۔

> اے مریضِ باطن دوا حاصل کر۔ اور یہ دوا اللہ کے نیک بندوں کے سوا کہیں نہ ملے گی۔ ان سے دوا لے اور استعمال کر۔ کہ تجھکو دائمی صحت اور تیرے معنے اور قلب اور باطن اور اللہ کے ساتھ تیری خلوت کو ابدی عافیت نصیب ہوگی۔ اگر فلاح چاہتا ہے تو ایسے شیخ کی صحبت اختیار کر۔ جو حق تعالےٰ کے حکم اور علم کا عالم ہو۔ کہ وہ تجھے علم وادب سکھائیگا۔ اور حق تعالیٰ کے راستہ سے واقف کریگا۔ اے راہِ دنیا کے مسافر تو قافلہ اور رہبر اور رفیقوں سے جدا نہ ہو۔ ورنہ تیرا مال اور جان جاتی رہیگی۔ اور اے راہِ آخرت کے مسافر تو ہر وقت راہبر کیساتھ رہ۔ یہانتک کہ وہ تجھکو پڑاؤ پر پہنچادے۔ راستہ بھر اس کی خدمت کر اور حسن ادب کا برتاؤ رکھ۔ اور اس کی رائے سے باہر نہ ہو۔ کہ وہ تجھکو عارف اور مقرب خدا بنائیگا۔

حضرت میرا دین شکستہ ہوگیا۔ نفس اپنی سرکشی کی پوری طغیانی میں نظر آتا ہے۔ مجھسے ایسا کھیلتا ہے۔ جیسے گیند سے کھلاڑی۔ صوم وصلوٰۃ اور تہجد وغیرہ کی پابندی سے وہ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ حضرت صبح میں مؤمن اور شام میں کافر تو دور کی بات ہے ایک سکنڈ میں مؤمن تو دوسرے سکنڈ میں کافر نظر آتا ہے۔

رات کو تقوے کی دیوار ایک ہاتھ چنتا ہوں۔ تو دن میں چار ہاتھ گری ہوئی ہوتی ہے۔ ایک ہاتھ اللہ کی طرف جانا چاہتا ہوں تو دس ہاتھ دور دھکیل دیا جاتا ہوں۔ حضرت! میں اپنا دکھڑا سناتے ہوئے آپ کا قیمتی وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ للہ میری مدد کیجئے۔ میرے حال پر رحم کیجئے۔ میں آپ کو نہ دنیا کیلئے چاہتا ہوں نہ آخرت کے لئے بلکہ صرف مولا کیلئے چاہتا ہوں۔ فقط والسلام۔

جواب از حضرت اقدس زید مجدہ

اس سے قطع نظر کہ بندہ اس کا اہل نہیں ہے۔ آپ نے خود (حضرت محبوب سبحانی کے مواعظ سے) یہ نقل کیا ہے کہ رہبر کے ساتھ رہ .... اسپر عمل کی کیا صورت ہوگی اس کے بعد کچھ عرض کرسکتا ہوں۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ) ۲۴ ربیع الاول ۶۸ھ

(۱۰) مکتوب از طرف جناب عبد الباری صاحب۔

بخدمت حضرت اقدس مولانا و مرشدنا دام فیوضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خاکسار بفضلہ تعالیٰ بعافیت ہے۔ کچھ اتفاقیہ اپنے حال کے موجب اشعار خود بخود ذہن میں آ گئے ہیں۔ جو پیش ہیں۔

درِ اقدس پہ اے مولا میں سائل بنکے آیا ہوں
نہیں کچھ پاس میرے ہے میں خالی ہاتھ آیا ہوں

میں بھوکا اور پیاسا اور غریب بے نوا ہوں۔ ہاں
تیری درگاہِ اقدس کا سہارا لیکے آیا ہوں

شراب عشق کے پیالے پلادے میرے مولا تو
محمد کی غلامی کا میں اب متوالا آیا ہوں

ہوا ہے دلنشیں تیرا جمالِ حسن للّٰہی
نہیں تجھ سا زمانے میں عقیدت لیکے آیا ہوں

ہزاروں رنج و خوشیوں کے تو بدلے میں عطا کردے
محمد عشق مولا کا میں طالب بنکے آیا ہوں

خودی کو تو مٹا دے اب مری اللہ کی پیارے
میری ہستی کو تو کر دے فنا مٹنے کو آیا ہوں

آج ذکر کرتے ہوتے یہ محسوس ہوا کہ سامنے ایک ہاتھ نمودار ہوا ہے جیسے مصافحہ کے لئے بڑھاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد غائب ہوگیا۔ نماز کے سلام کے بعد یہ محسوس ہوا کہ بالکل جناب والا کی شکل مبارک کے (دو آدمی) نیلا تہبند نیلا کرتہ اور ننگے سر پستہ قد کے ایک داہنی طرف ایک بائیں طرف میری جانب منہ کئے دوزانو بیٹھے ہوئے ہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر میں چلدیتا ہوں تو وہ بھی اپنی اپنی جانب جا کر غائب ہو جاتے ہیں۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس زید مجدہٗ

اشعار ناپسند ہیں۔ اگر ایہام شرک سے خالی بھی ہوں تو بوئے شرک سے تو خالی نہیں۔ کرنے والی صرف وہی ایک پاک ذات ہے۔ دوسرا کوئی شخص کیا کرسکتا ہے۔ اور یہ ناپاک تو او کہ خود گم است کا مصداق ہے جو آپ دوستوں کے حسنِ ظن اور اس مالک کی ستاری پر جگا رہا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ آپ کی اس محبت کو طرفین کیلئے موجب ترقی بنائے۔ خوارق مصافحہ کا ہاتھ وغیرہ امور قابلِ شکر بھی ہیں اور قابلِ فکر بھی۔ اس لئے کہ ان میں بسا اوقات شیطانی اثر بھی ہوتا ہے۔ اور اس کو ایسے امور میں اغوا کا بہت زیادہ موقعہ ملتا ہے۔ اس لئے اکابر ایسے امور کی طرف التفات کو خاص طور سے منع کرتے ہیں۔ بے خطر اور انتہائی مفید چیز اتباعِ سنت ہے کہ وہ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ الآیۃ کی نص قطعی کی بناء پر محبوبیت کا پروانہ ہے۔ سنت کے موافق پاخانہ میں جانا سینکڑوں خوارق سے افضل ہے کہ بے خطر نفع ہے۔ شمائل کا مطالعہ اہتمام سے کیجئے۔ اور ہر چیز میں اتباع کی کوشش کریں۔ بشرطیکہ اس کا تحمل ہو۔ تحمل سے زائد کوئی چیز اختیار نہ کریں۔ ماہِ مبارک میں خط نہ لکھیں۔ اور فضائل کا اہتمام رکھیں۔ فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۲ شعبان ۶۹ھ

(۱۱) مکتوب از طرف جناب عبد الغفور صاحب!

مجدد العصر مربی اعظم حضرت اقدس مولانا شیخ الحدیث صاحب زاد عنایۃ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج شریف! بارہا عریضہ تحریر کرنے کو دل چاہا۔ مگر جناب کے عالی مرتبہ اور ذیشان بزرگی سے خوف زدہ ہو کر خاموش ہو گیا کہ کہاں مجھ جیسا نالائق اور سیہ کار! اور کہاں آپ عالی مرتبہ ذیشان بزرگ۔ لیکن اس دفعہ بہت ڈرتے ہوئے گذارش کر رہا ہوں۔ حضور اقدس کی خدمت میں بصد ادب مستدعی ہوں کہ میرے واسطے دعائے خیر فرمائیں۔

امید واثق ہے کہ حق تعالیٰ ابواب رحمت کھولیں گے۔ مجھے یقین قطعی ہے کہ میری مشکل کو بجز ذاتِ گرامی کے اور کوئی شخص سارے ہندوستان میں دفع نہیں کرسکتا۔ اس لئے کہ میرے عقیدہ میں حضور والا ہی زمانہ موجودہ میں قطب الہند ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرے لئے بارگاہِ رب العزت میں دعا فرمائیں گے۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس زید مجدہ

مشکل کشاء اللہ کی پاک ذات کے سوا کوئی نہیں۔ آئندہ اس قسم کے خیالات سے احتراز کریں۔ بندہ سیہ کار ناپاک۔ دعا کرتا ہے۔

فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ) ۱۳ شعبان ۶۶ھ

(۱۲) مکتوب از طرف جناب علی اشرف صاحب صدیقی لکھنوی۔

قبلہ محترم جناب حضرت شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

جناب نے میرے لئے صرف ذکر خفی تجویز فرمایا تھا چنانچہ اس کے ساتھ ساتھ اب ذکر جہری کا ذوق بڑھ رہا ہے۔ یہاں حضرت رائے پوری کے کافی مریدین ذکر جہری کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر جناب کو اتفاق ہو تو یہاں لکھنؤ میں یا کرسی میں محمد عبداللہ صاحب یا علی میاں وغیرہ جن کو آپ مناسب سمجھیں تحریر فرمادیں تاکہ ان سے معلوم کر لیا جائے۔ اکثر و بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ ذکر کے کافی اثرات برآمد ہوتے ہیں۔ پھر یکایک وہ سب چیزیں غائب ہو جاتی ہیں۔ اور ذہن میں کافی انتشار، اور ذہن شیطانی باتوں کی جانب منتقل ہو جاتا ہے جس سے بہت کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ فقط

جواب از حضرت اقدس زید مجدہٗ

بہتر تو یہ ہے کہ چند روز قیام کے ارادہ سے یہاں آجائیں کہ اس راستہ میں ملتے رہنا معین ہے۔ اگر اسباب آپ کے مساعد نہ ہوں تو مولانا علی میاں صاحب سے بارہ تسبیح معلوم کر کے شروع کر دیں۔

فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ)

(۱۳) مکتوب از طرف محمد حنیف صاحب

مخدوم بندہ دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔ عرصہ سے جناب کی خیریت معلوم نہیں ہوئی اسکا ذمہ دار میں ہی ہوں۔ ع لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا۔
آپ کا جمعہ کے بعد حجرہ میں کھانا کھانا اور آپ کے ہمراہ مریدان خاص اور شاگردان خاص کے ساتھ شرکت کرنا اور جمعہ کی نماز کے بعد میرا آپ سے مصافحہ کرنا یہ نقشہ میری نظروں کے سامنے تصور میں آتا رہتا ہے۔ اب انشاء اللہ اگر زندگی مستعار ہی تو شروع سردی میں حاضر ہونگا۔ آپ مصافحہ کرتے وقت انگشت دست پر کچھ پڑھا کرتے ہیں یہ جو کچھ پڑھتے ہیں اسکو تحریر فرمایئے۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہ مصافحہ کے وقت یغفر اللہ لنا ولکم کا جملہ ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بھی معاف فرمائے اور تمہارے بھی۔ اور منشا اس کا یہ ہے کہ بہت سی احادیث میں دو مسلمانوں کا خندہ پیشانی سے ایک دوسرے سے مصافحہ پر مغفرت کا وعدہ وارد ہوا ہے۔ اور بعض احادیث میں اس وقت طلب مغفرت کی ترغیب بھی آئی ہے۔" فقط۔ (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ ۱۲ شعبان ۸۶ھ

(۱۴) مکتوب از طرف مولوی عبد اللہ صاحب مظاہری

حضرت سیدی و مولائی دامت انوارہم العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

صحیفۂ قدسی نے مشرف فرمایا۔ حضور والا نے رائے پور کے قیام کے متعلق تحریر فرمایا ہے خادم بالکل تیار ہے۔ انتظامات کے واسطے دعا فرمادیجئے۔ خادم آج کل تبلیغی سفر میں ہے انشاء اللہ آئندہ ہفتہ میں واپسی ہو جائیگی۔

خادم نے جب کبھی بھی کسی صاحب کے بیعت کرنے کیلئے لکھا۔ تو حضور والا نے تحریر فرمایا کہ تو میری طرف سے توبہ کرادے۔ مگر اپنی گندگیوں کی وجہ سے کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ لیکن ہمیشہ یہ بات دل میں کھٹکا کرتی تھی کہ حضور والا کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ یہی اشکال اس مرتبہ حضرت رائے پوری سے تنہائی میں عرض کیا۔ حضرت نے برجستہ فرمایا۔ بہت برا کرتے ہو۔ اس سے تمہاری ترقی رک جائیگی۔ بلاکسی خیال کے توبہ کرادیا کرو۔ اس تمہاری بھی توبہ ہو جائیگی۔ تم کوئی بزرگی کے ٹھیکیدار نہیں ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارے ہاتھ پر توبہ کرنیوالا تم سے بڑھ جائے۔ بس اپنی توبہ کے خیال سے فوراً کرادیا کرو۔ حضرت نے متعدد بار کئی مرتبہ کئی مجلسوں میں اس کی تاکید فرمائی۔ ایک صاحب کے بیعت کرنے کیلئے خادم نے عرض کیا۔ کئی بار فرمایا کہ تم حضرت شیخ کیطرف سے بیعت کرلو۔ خادم کے کئی بار اصرار کرنے پر بیعت تو کرلیا۔ مگر فرمایا کہ ان کو پڑھنے پڑھانے کو تو ہی بتانا۔ اور بیعت ہونیوالے سے فرمایا کہ اس سے پوچھتے رہنا۔ اور اسی کے پاس آمد و رفت جاری رکھنا۔ اس مرتبہ حضرت کی صحبت سے بہت ہی کافی فائدہ ہوا۔ سب سے بڑا یہ کہ اپنی اصلی حقیقت وساری گندگیاں روشن ہو گئیں۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہ تبلیغی اسفار سے مسرت ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ترقیات سے نوازے اور اس کام کو سرسبز اور شاداب بنائے۔

اور آپ کی حفاظت اور اعانت فرمائے۔

بندہ کی طرف سے بیعت کے متعلق جو مضمون آپ نے لکھا وہ پسندیدہ نہیں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اندر کچھ عجب اور علوشان پیدا ہو گیا۔ اور اپنی بڑائی کا تخیل پیدا ہو گیا۔ اسی لئے آپ نے بندہ کو یہ مضمون لکھا۔ اور اسی لئے آپ نے حضرت سے اسکا ذکر کیا۔ کہ آپ حضرت سے اپنے متعلق کچھ تعریفی کلمات سننا چاہتے تھے۔ اس کا بہت زیادہ لحاظ رکھیں۔ شیطان کو اس کا موقعہ نہ دیں کہ وہ گھمنڈ پیدا کر کے گڑھے میں ڈالدے۔ جب بندہ کو کہنے سے آپ توبہ کرائیں تو اس میں آپ کے اونچے یا نیچے ہونیکو کیا دخل ہے۔ رائے پور کا قیام بہت ضروری اور مفید ہے۔ عجلت کریں۔ فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ) ۱۲ رجمادی الاول ۱۳۶۹ھ)

(۱۵) مکتوب از طرف مولوی عبد اللہ صاحب مظاہری

حضرت سیدی و مولائی دامت انوارہم العالیہ ــــ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صحیفہ قدسی نے مشرف فرمایا۔ حضور والا! خادم نے اس وقت تک اسباب ظاہری کو نہیں چھوڑا مگر قصد ضرور ہے۔ اور یہ قصد حضور والا کی تصانیف دیکھکر ہوا ہے۔ خصوصاً حکایات صحابہ و فضائل حج، حضور والا! کیا یہ ناکارہ خادم اور کیا اس کا ارادہ و مقصد۔ خادم کو تو بالکل صاف محسوس و یقین ہوتا چلا جاتا ہے کہ منشائے ایزدی بھی یہی ہے کہ خادم اپنے مالک حقیقی کے کام میں لگ جائے۔ حضور چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی کسی کے کام میں لگا رہے۔ اور وہ جس کا کام کر رہا ہے اس کی ضرورتوں کو غافل رہے۔ پھر ایسے مالک کے کام میں لگنا جسکے قبضۂ قدرت میں ساری کائنات ہے۔ اور جس کے یہاں سب کچھ کن فیکون سے ہوتا ہے۔ اور وہ جو اپنے عاصی بندوں پر نہایت مہربان ہے کیا ایسا مالک اپنے کسی کام میں لگنے والے کو اگرچہ وہ لگنے والا کیسا ہی ہو۔ کسطرح فراموش فرما سکتا ہے۔ خادم اوپر عرض کر چکا ہے کہ منشائے ایزدی بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب دوکان پر پچاس، ساٹھ روپیہ کی بکری پہلے ہوتی تھی۔ اب (اسی دوکان پر) آٹھ۔ دس۔ (روپے) سے زائد (بکری) نہیں ہوتی۔ اور یہ آج سے نہیں بلکہ ایک عرصے سے ہو رہا ہے۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہ	مالک کے کام میں لگے رہنا اور جتنا بھی زیادہ

وقت اسمیں خرچ ہو سکے خرچ کرنا عین سعادت ہے۔ مگر ظاہری اسباب معیشت کو ترک کرنا بہت اونچے درجہ کی چیز ہے۔ ابھی اپنے آپ کو اتنا اونچا نہیں سمجھنا چاہیئے۔
فقط۔ (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہ) ۲۲ جمادی الآخر

(۱۶) مکتوب از طرف جناب عبد الجلیل صاحب

حضرت مولانا صاحب دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سرفراز نامہ ملا بیحد مسرت ہوئی۔ اللہ جل شانہ حضور والا کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ عرض کرنا ہے کہ حضور نے کس خاندان میں اس حقیر کو لیا ہے۔ اس کا شجرہ اور جو وظائف اس خاندان کے متعلق ہوں۔ (ان کو تحریر فرمادیجئے۔ اور حضور جو تحریر فرماتے ہیں کہ میرے اُردو کے رسائل میں سے خود پڑھ سکیں تو بہتر ہوگا تو نام رسالہ تحریر فرمادیں۔ کتابوں کے دیکھنے کا بہت شوق ہے۔ کتب بینی کیوجہ سے حضور تک رسائی ہوئی ہے۔ بہت سی کتابیں مثلاً مجموعہ خواجگان چشت، سراج السالکین اکسیر ہدایت وغیرہ بہت دنوں سے دیکھتا رہا ہوں جسرف کمی اس بات کی تھی کہ بلا مرشد کے تھا۔ ہمارے دوست لوگ بھی بہت شائق ہیں۔ میں سوئم کلمہ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ اور استغفار سَو سَو بار بنماز فجر سے قبل پڑھا کرتا تھا۔ اب کلمہ سوئم حسب الحکم حضور صبح وشام پڑھا کرونگا۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ

ہمارے شیخ المشائخ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کو چاروں خاندان میں مستقل اجازت حاصل تھی۔ اور چاروں ہی میں بیعت فرماتے تھے۔ یہی معمول حضرت کے خدام کا اب تک ہے۔ اسکے بعد اگر کسی شخص کو کسی خاندان سے طبعی مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اسی میں ترقی ہو جاتی ہے۔ بندہ کے خیال میں جناب کی عمر کا تقاضا اب اذکار واشغال کا نہیں ہے، اوراد کا ہے۔ جو ہر زمانہ میں ہر شخص کیلئے اکسیر ہیں۔ اذکار قوت کو چاہتے ہیں اور اوراد تنزع میں بھی ہو سکتے ہیں۔ اسلئے اوراد کا زیادہ اہتمام فرمائیں۔ بندہ کے رسائل فضائل حج، ذکر، رمضان، صدقات وغیرہ ہیں۔ وہاں کسی سے مستعار لیکر دیکھ لیں۔ جب کوئی خط تحریر فرمائیں۔ تو سابقہ خط ہمراہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ مضامین کا تسلسل رہ سکے۔

فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہ) ۷، ذی الحجہ ۶۹ھ

(۱۷) مکتوب از طرف مولوی عبد الجبار صاحب اعظمی

مخدومنا المعظم والمحترم حضرت شیخ مدظلہ العالی۔ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
الحمد للہ کہ یہاں بجملہ وجوہ اطمینان وسکون ہے۔ معمولات وتہجد پر مداومت کا ہمیشہ ہی خیال رہا کرتا ہے۔ لیکن جناب کے گرامی نامہ کے بعد اب تو بالکل ہی عزمِ مصمم کر لیا ہے کہ انشاء اللہ تہجد یا کسی چیز میں ناغہ نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ تہجد میں ناغہ ہوگا تو اس کے عوض میں توبہ کیساتھ کچھ نوافل بطور جرمانہ کے مقرر کر لیے جائیں۔ تاکہ آئندہ کاہلی نہ ہو۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ مداومت اور اخلاص ترقی کا زینہ ہے۔ تہجد کا بدل خود حدیث میں موجود ہے۔ عن عائشۃؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا لم یصل باللیل (الحدیث. شمائل ترمذی صفحہ ۱۵۶)۔ اور عن عمرؓ مرفوعا من نام عن حزبہ اوعن شیئ منہ (الحدیث ابو داؤد شریف صفحہ ۱۸۵) اس لئے دل میں عدد رکعات کا اہتمام رکھا کریں۔ حق تعالیٰ شانہٗ مجھے بھی تہجد کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک ضروری امر یہ ہے کہ مدارس میں آج کل تنافس۔ خود بینی، پارٹی بازی وغیرہ میں اکثر ابتلا ہو جاتا ہے۔ ان امور سے حتی الوسع احتراز کریں۔ کہ یہ دین اور دنیا کو انتہائی نقصان پہنچانے والی ہیں۔ ما تواضع للہ احد الا رفعہ کو اکثر ملحوظ رکھا کریں۔
فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ ۱۱ ربیع الثانی ۶۹ھ

(۱۸) مکتوب از طرف جناب رفیق احمد صاحب مظاہری

محترم جناب استاذ المکرم جامع شریعت وطریقت واقف اسرار ربانی شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم
السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ذکر برابر کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ اب نہیں چھوڑونگا میرے دو بھائی بیکار بیٹھے ہیں۔ معاش کی تنگی ہے۔ لہٰذا دعا فرمائیں۔ (جناب حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحب (مدظلہ العالی) نے اپنے لئے خط میں لکھا تھا کہ روزانہ تین مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھکر بخشدیا کرو میں ان کو بھی اور حضرت مولانا کو بھی بخشتا ہوں سکروری بہت ہے

لہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی عذر کی وجہ سے رات کو تہجد نہ پڑھ سکتے تھے تو دن میں چاشت کے وقت بارہ رکعات پڑھ لیا کرتے تھے۔ لہ جو شخص اپنے وظیفہ سے یا اسکے کچھ حصہ (کو چھوڑ کر) سو جائے پھر اسے فجر سے ظہر تک کے درمیان پورا کرلے تو اسی طرح لکھا جائیگا جیسا کہ رات میں پڑھا ہو۔

غصہ بہت آتا ہے ۔ اس کیلئے دعا فرمائیں ۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

معمولات کے اجراء سے مسرت ہے ۔ دوام اور پابندی ترقی کا زینہ ہے ۔ اگر وقت پر نہ ہو سکے تو دوسرے وقت قضا کر لیا کریں ۔ ایصال ثواب سے مسرت ہوئی ۔ بندہ نے تو خود ہی فرمائش کی ہوگی ۔ مگر میں یہ تجویز کیا کرتا ہوں کہ علی الصباح یٰسین شریف کہ ماثور ہے اور شام کو بارہ مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھکر سلسلہ کے جملہ مشائخ کو اسکا ایصال ثواب کیا کریں ۔ ان میں یہ ناپاک بھی شمار ہو جائیگا ۔ غصہ اور دیگر امراض کیلئے دعا گو ہوں ۔

فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۱۶ / صفر ۶۹ھ

(۱۹) مکتوب از طرف جناب مستجاب الدین صاحب مراد آباد ۔

محترم المقام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ چند یوم گذرے ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نماز پڑھنے کیلئے ایک مسجد میں گیا ۔ اس قدر بڑی اور ایسی گلزار مسجد میں نے کبھی نہیں دیکھی ۔ وضو کرنے کے بعد جس وقت مسجد کے صحن میں پہنچا ۔ تو دیکھا اکثر آدمی موجود ہیں ۔ جو نماز اور تسبیح وغیرہ میں مشغول ہیں ۔ اور مسجد کے جنوب میں ایک اونچی جگہ بنی ہوئی ہے ۔ اس میں ایک شخص چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اور ان کے چار ہاتھ ہیں ۔ ان کے قریب دوسری چارپائی پر میں جاکر بیٹھا اور دل میں یہ خیال کیا کہ یہ مجھے مصافحہ کریں ۔ مگر وہ نہیں اٹھے ۔ تو میں خود آگے بڑھا اور ان سے کہا کہ آپ یہ خیال نہ فرماویں کہ میں نے آپ کے چار ہاتھ ہونیکی وجہ سے مصافحہ کیا ہے ۔ بلکہ یہ مصافحہ صرف اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے ۔ اس کے بعد جو آگے کو دیکھا تو جناب والا ایک چارپائی پر تشریف فرما ہیں ۔ اور آپ کے مقابل دوسری چارپائی پر کوئی دوسرے شخص باتیں فرما رہے ہیں ۔ میں نے آگے بڑھکر آپ سے مصافحہ کیا ۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی ۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ حضرت الحاج قاری محمد طیب صاحب کی طرف رجوع فرمائیں ۔ خواب بہت مبارک ہے ۔ بظاہر دینی فروغ کی طرف اشارہ ہے جسمیں آپکی سعی کو بھی دخل ہوگا ۔ چار ہاتھ ہونا بظاہر خوارق کیطرف اشارہ ہے ۔ کہ ظاہری اسباب تو فروغ کے نہیں ہیں ۔ لیکن غیبی خوارق سے امید ہے ۔

فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) یکم صفر ۶۹ھ

(۲۰) مکتوب از طرف جناب عبد الباری صاحب

بخدمت حضرت اقدس مولانا و مرشدنا دام فیوضہم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔
خادم حضور والا کی دعا اور برکت سے بعافیت ہے ۔ ایک دن ذکر کرتے ہوئے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ باری تعالیٰ موجود ہیں ۔ اور اسکے حضور میں اسمِ ذات پکار پکار کر خوش ہو کر اور اُچک اُچک کر پڑھ رہا ہوں ۔ اسمِ ذات حالانکہ ایک تسبیح پڑھنا چاہیئے تھا ۔ مگر اس کیفیت میں تعداد کا بھی خیال نہ رہا ۔ اور نہایت مزہ اور لطف کے ساتھ صبح ہونے تک پڑھتا رہا ۔ ایک دن نماز تہجد میں جنت میں گھومنے اور ٹہلنے کا بے اختیار مزہ آ رہا تھا ۔ جب احقر طلبا کو قرآن شریف پڑھانے کیلئے بیٹھتا ہے ۔ تب قلب پر بے اختیار یہ محسوس ہوتا ہے کہ رحمتِ خداوندی کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے ۔ اور مزے اور لطف کیساتھ بچوں کو وہ مبارک تعلیم (قرآن) دیتا رہتا ہوں ۔ اور ایک عجیب لطف محسوس ہوتا رہتا ہے ۔ بلکہ بعض مرتبہ سفید رنگ کا نور برستا ہوا محسوس ہوتا ہے ۔ اب تو اپنے اٹھنے بیٹھنے اور سونے جاگنے پر اتنی نظر ہو گئی ہے کہ اگر غفلت سے خلاف طریقہ بیٹھتا ہوں تو اک دم باری تعالیٰ کی ذاتِ گرامی اور اسکے حاضر و ناظر ہونیکا احساس ہوتا ہے اور عاجزی سے گردن جھک جاتی ہے اور اپنا اٹھنا بیٹھنا نہایت انکساری کی حالت میں تبدیل کر لیتا ہوں ۔ ہیبت خداوندی طاری ہو جاتی ہے ۔ اور سارے بدن میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے ۔

میرے آقا ! جناب والا کے احسان اور عنایت کرم کی حمد کس طرح بیان کروں میری زبان میں طاقت نہیں ۔ میرے حضرت ! میرے لئے بس یہی دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی یاد میں مشغول رکھیں ۔ اور اسی یاد میں زندگی اور اسی یاد میں موت ہو ۔ فقط ۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی اور احوالِ رفیعہ سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی ۔ حق تعالیٰ شانہٗ استقامت اور ترقیات عطا فرمائے ۔ جو بہترین حالات آپنے لکھے ہیں ۔ وہ قابل قدر اور قابل تشکر ہیں لیکن انوار وغیرہ کا محسوس ہونا کچھ مقصود نہیں ۔ البتہ عبدیت کا استحضار مقصود اور زیادہ اہم ہے اس کو انوار وغیرہ سے زیادہ اہم خیال کریں ۔ فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۴ صفر ۶۹ھ

(۲۱) مکتوب از طرف مولوی حسین احمد صاحب نگینوی

بخدمت شریف جناب حضرت اقدس استاذی شیخ الحدیث صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دیگر احوال یہ ہے کہ احقر حضرت اقدس رائے پوری سے بیعت ہے۔ ابتک تعلیمی سلسلہ میں مشغول رہنے کی وجہ سے حضرت اقدس کے فیوض سے بہرہ اندوز نہ ہو سکا۔ اب جی چاہتا ہے کہ ذکر وغیرہ کے ذریعہ قلب نجس کی صفائی ہو۔ اور معرفت حق سبحانہٗ حاصل ہو۔ مگر سنا ہے کہ حضرتِ اقدس حج بیت اللہ شریف کیلئے تشریف لیگئے ہیں بایں وجہ ذکر جہری کی اجازت اور اس کا طریقہ حضرت سے معلوم کرنا دشوار ہے۔ لہٰذا اگر آنجناب ذکر جہری کی اجازت اور اس کے طریقہ سے مطلع فرماویں۔ تو احقر بہت ہی شکر گذار اور ممنون ہوگا۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ ابتدائی ذکر شیخ ہی کی تجویز سے ہونا چاہیئے۔ حضرت تشریف لانے والے ہیں۔ واپسی پر ہفتہ عشرہ کے لئے آپ رائے پور آجائیں۔ فقط۔ (حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ) ۱۳ ذی الحجہ سنہ

(۲۲) مکتوب از طرف مولوی مسعود الٰہی صاحب میرٹھی

آقائے من زید مجدکم۔ غلام سلام مسنون کے بعد عرض خدمت والا ہے کہ حضرتِ اقدس (رائپوری) اور تمام حاضرین بخیریت ہیں۔ تقریباً ایک گھنٹہ میں رائے پور پہنچگیا۔ اس وقت تک حضرت استراحت کیلئے تشریف نہیں لے گئے تھے۔ بے وقت حاضری پر حضرت کو تعجب ہوا اور دریافت فرمایا کیا پیدل آیا؟ بندہ نے عرض کیا کہ اسی کار میں حاضر ہوا ہوں۔ جسمیں حضرت حافظ صاحب تشریف لیگئے تھے۔ تب بہت مسرت کا اظہار فرمایا۔ بندہ کا حاضری کا ارادہ تو تھا مگر اسقدر آرام وراحت کا سبب میرے حضرت پیارے شیخ ہی ہوتے ہیں۔ حضرت کا ارادہ کئی دن سے سہارنپور۔ دہلی، اور پھر پاکستان کا ہو رہا ہے۔ مگر ابھی یہ طے نہیں کہ کس دن رائے پور سے روانگی ہو گی۔ جس وقت تک حضرت کا قیام ہے، اسوقت تک بندہ نے ارادہ کرلیا ہے کہ حضرت کی خدمت میں حاضر رہکر جو کچھ بھی ہو سکے حاصل کرلوں اپنی بدقسمتی پر نفریں اور ملامت کرتا ہوں۔ کہ باوجود اس کے کہ آنحضرت والا نے صراحۃً و بداہۃً فرمایا کہ حضرت کی خدمت میں رہکر کچھ حاصل کرلو۔ مگر یہ صرف ناکارہ کی کوتاہی ہے جو اعذار بندہ کی کوتاہ نظر میں اس درجہ مہتم بالشان اور عظیم المرتبہ تھے۔ جن سے علاحدہ ہونیکو مضرت عظیم کا اندیشہ سمجھتا رہا۔ میں یہ نہ سمجھا کہ ایکدن یہ چھوٹ جائیں گے۔ جسوقت

موت آئیگی اس وقت ان ذمہ داریوں کا کفیل کون ہوگا۔ یہ صرف شیطان اور نفس کا دھوکہ تھا، اب تو دل چاہتا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی عظمت اور یاد سے ہی واسطہ ہو۔ دنیا بھی گذر گئی۔ اور سب گذر رہی ہے۔ اور گذر جائیگی۔ دنیا کا انہماک اور مشغلہ اللہ اور اس کے پیارے رسول کی یاد اور احکام سے بہت ہی زیادہ رکاوٹ ڈالنے والی شے ہے۔ اور سہم قائل. گھر والوں کی طرف سے شاید کچھ شکایات ضرور خدمت اقدس میں آئی ہوں گی خصوصاً پھوپھی صاحبہ کی طرف سے۔ حالانکہ میں مقبول الٰہی سے بتاکید کہہ آیا تھا۔ کہ وہ خیال رکھے آنے پر انشاء اللہ جو کچھ حساب ہوگا دیدوں گا۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

رائے پور کا قیام بندہ کی تو عین منشار کے مطابق ہے۔ بار بار اس کے متعلق تحریراً و تقریراً تقاضا کیا. مگر بصورت اختیار کی وجہ پسندیدہ نہیں ہے۔ وہاں سے جملہ امور کا بالخصوص گھر والوں کے خرچ کا نظم کرکے آنا چاہیئے تھا۔ اب بھی جلد ایک خط تو حافظ مقبول الٰہی کو تاکید کا لکھو۔ اور دوسرا خط پھوپھی صاحبہ کو اس مضمون کا لکھو کہ بے ارادہ بعض عوارض کیوجہ سے اتفاقیہ دیر ہوگئی۔ آپ ناراض نہ ہوں. خرچ کیلئے مقبول الٰہی کو لکھدیا۔ تاخیر کی وجہ زبانی آکر بتلاؤنگا وغیرہ وغیرہ۔ فقط۔ (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۱۶ صفر ۶۹ھ

(۳۳) مکتوب از طرف جناب عبد العزیز صاحب میرٹھ

مخدومی و معظمی حضرت مرشدی ادام اللہ فیوضہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ،
عرصہ سے جناب والا کے مزاج گرامی کی کیفیت معلوم نہیں ہوئی. معمولات بفضلہ جاری ہیں لیکن افسوس کہ رات کے معمولات مکمل نہیں ہوتے. بعض مرتبہ جب رات میں پورے نہیں ہوتے تو دن میں پورے کرتا ہوں۔ رات کا ذکر جو آنجناب نے پانچسو کی تعداد میں فرمایا ہے جی چاہتا ہے کہ اس سے زیادہ ہو۔ اگر اجازت ہو تو پورا ایک ہزار (مرتبہ) کرلیا کروں۔ آج کل ملکی حالات کی وجہ سے جو عام مسلمانوں میں پریشانی ہے۔ اس سے یہ خادم بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔ حضرت والا دعار فرمائیں کہ پریشانی رفع ہو۔ نیز اطمینان قلب کے لئے دعا یا کوئی وظیفہ اگر مناسب خیال فرمائیں تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

جب دن کے معمولات پورے نہیں ہوتے پھر اضافہ کی خواہش کیوں ہے۔ قلیل پر مداومت

اس سے بہتر ہے کہ مقدار زیادہ ہو اور پابندی نہ ہوسکے۔ یہ مقدار یقیناً کم ہے۔ اور اضافہ کی ضرورت ہے۔ مگر لستغنا اسپر دوام اور اضافہ کی وقت میں گنجائش نہ ہو مناسب نہیں۔ انفرادی پریشانی کیلئے درود شریف اور استغفار کی کثرت اور اجتماعی پریشانیوں کے لئے آیت کریمہ کا ختم بہت مناسب ہے۔ بہتر ہے کہ مدرسہ میں کبھی کبھی ختم کرادیا جائے۔

فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۳ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ

(۲۴) مکتوب از طرف مولانا عاشق الٰہی صاحب۔

بگرامی خدمت حضرت سیدی وسندی ادام اللہ ظلال برکاتہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آج کل تبلیغی جماعتوں میں حصہ لینے میں وقت زیادہ دینے لگا ہوں۔ باہر بھی جانا ہوتا ہے۔ مگر دقت یہ پڑتی ہے کہ دیہات میں پہنچکر عموماً ایسے امام ملتے ہیں جو واقعۃً ایسے لحن جلی سے پڑھتے ہیں کہ نماز کی صحت کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ تو اس صورت میں کیا کیا جائے۔ جماعت کا ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ اور اماموں کو ٹوکا جائے یا کچھ نہ کہا جائے (کیونکہ) جماعت تبلیغی کی پالیسی تو یہ ہے کہ محاسن ہی بیان کرو۔ عیوب نہ بتاؤ۔ پھر یہ ہے کہ تقریباً سب جگہ ایسے ہی امام ملتے ہیں۔ اگر سب کو ٹوکا جائے تو جماعت کا اثر اختلافی رنگ میں ہونے لگے گا۔ دوسری بات یہ بھی دریافت طلب ہے کہ مجھکو عموماً وعظ کہنا ہوتا ہے۔ اور جماعت میں جاکر تو ضرور ہی کہنا پڑتا ہے۔ اور اس میں ایسی باتیں بھی ضرور کہنی ہوتی ہیں جن پر خود عمل نہیں ہے۔ مگر وہ فرائض (میں سے) نہیں ہیں۔ بلکہ مستحبات ہی عموماً ہوتی ہیں۔ تو کیا یہ صورت بھی یقولون مالا تفعلون۔ والی وعید میں داخل ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا صرف وہی باتیں بیان کی جائیں جنپر خود عمل ہے؟ مگر اس کا التزام کرنیسے جماعت کی بات پوری طرح بیان نہیں ہوسکتی ارشادات عالیہ سے سرفراز فرمائیں۔ تہجد کے نوافل بعد عشاء ہی پڑھ لیتا ہوں۔ اس کوشش میں ہوں کہ ٹائم پیس خرید کر تہجد کا اہتمام کروں فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

اگر ان سوالات کا مقصد یہ ہے کہ میں آپکو یہ لکھدوں کہ آپ جماعت میں نہ جایا کریں۔ تو مجھے اس سے بھی انکار نہیں۔ ورنہ یہ امور ظاہر ہیں کہ اگر نماز کا بالکل فساد ہو جائے تو کون شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ نہ ٹوکا جائے۔ اسی طرح ترغیبات میں ہر نیک عمل کی ترغیب دینا ہی چاہیئے۔ اور خود

ف یہ ایک آیت شریفہ کا ٹکڑا ہے۔ جسمیں مسلمانوں کو ایسی بات کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ جسپر وہ خود عمل پیرا نہ ہوں۔

اسپر عمل کی امنگ تو ہونا ہی چاہیئے۔

فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۵ر صفر سنہ ھ

(۲۵) مکتوب از طرف جناب محبوب احمد صاحب حیدر آبادی

مکرمی و معظمی حضرت مولینا استاذنا و مرشدنا دامت فیوضہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
گذارش خدمت والا میں یہ ہیکہ بندہ خیریت سے ہے اور آنجناب کی خیریت کا طالب ہے۔
بہت عرصہ ہوا کہ خدمت والا میں خط ارسال نہ کرسکا۔ معافی کا طلب گار ہوں۔ گذارش یہ ہیکہ
آپکی دعاء سے ذکر اور تسبیحات کو پابندی سے کر رہا ہوں۔ پانچسو مرتبہ لاالٰہ الا اللہ الخ۔ اور
پانچ سو مرتبہ اسم ذات۔ ان کی اجازت شعبان میں ملی تھی۔ اور اب میں چاہتا ہوں کہ اس میں
اور اضافہ ہو۔ اور ارشاد فرمایئے کہ ذکر کیلئے کونسا وقت زیادہ انفع ہوگا۔ اس وقت تو
میں بعد نماز فجر کے اذکار میں مشغول ہوتا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ برکت
فرماویں۔ میں اس وقت بھی اس مدرسہ میں کام کر رہا ہوں جس کا نام دارالفرقان ہے۔
دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو ترقی عنایت فرماویں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اسکو اپنے
مدارس کے طریقہ پر چلاؤں۔ اس وقت نصاب جدید طرز پر (یعنی) صرف زبان عربی سکھانا ہے
چونکہ صدر مدرس صاحب عرب کے ہیں۔ اور ادیب ہیں وہ صرف زبان عربی ہی کو اہمیت
دیتے ہیں۔ اور عالم نہیں ہیں۔ میرے شاگرد کے بھائی بیمار ہیں۔ آنجناب بھی اور شرکاء
دورہ سے دعاء کروائیں۔ اور تبلیغی جماعت یہاں کام کر رہی ہے۔ اس وقت دو جگہ اجتماع
ہو رہے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ترقی عنایت فرمائیں۔ چونکہ آپکی دعاء کی برکت سے جماعت
یہاں آئی۔ اور کام خوب ہو رہا ہے۔ احقر بھی کام کر رہا ہے۔ دعاء فرمائیں کہ خوب کام ہو۔
حقیر کی جانب سے اور جملہ دوستوں کی جانب سے دیگر اساتذہ کو سلام عرض ہے۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

ذاکرین کو مہینہ دو مہینہ میں اپنے حال کا خط لکھتے رہنا چاہیئے۔ ذکر کھانے کے بعد تو نہ ہونا چاہیئے
اس کے علاوہ جونسا وقت سہولت یکسوئی اطمینان کا ہو مقرر کرلیا جائے۔ سب سے بہتر
وقت تہجد کے بعد پھر مغرب کے بعد پھر صبح کے بعد ہے۔ ذکر میں اضافہ تو مناسب ہے۔ بشرطیکہ
وقت میں گنجائش ہو۔ اور رغبت ہو۔ تھوڑی پر مداومت اس سے بہتر ہے کہ شوق میں آدمی زیادہ
شروع کردے اور نباہ نہ کرسکے۔ اگر آپ نباہ سکیں تو اسم ذات ایکہزار کردیں۔ تبلیغی اجتماعات

میں اشتغال سے مسرت ہوئی اس زمانہ میں اس کی بڑی ضرورت ہے۔ فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ) ۴ ربیع الاول ۸۷ھ

(۲۶) مکتوب (نام پڑھا نہیں جا سکا)

مخدوم مکرم معظم، پیر روشن ضمیر بشرائط تسلیمات و کورنشات معتقدانہ۔ یہ عاصی خدمت اقدس میں عرض رساں ہے کہ بندہ بفضلہ تعالیٰ آپ بزرگوں کی دعا سے ہر طرح خیریت سے ہے۔ اور خیر و عافیت حضرت والا بدرگاہ عزوجل درست چاہتا ہوں۔ دیگر احوال یہ ہے کہ بندہ کو حضرت مولانا عبد القدیر صاحب کے مرید عبد الصمد صاحب کرتپور والوں نے ایک طریقہ سورۂ یٰسین شریف کا بتلایا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔ میں آپ سے اس کی اجازت چاہتا ہوں اگر ممکن ہو تو عنایت کر دیجئے۔ وہ یہ ہے کہ مع بسم اللہ درود شریف۔ اللھم صل علی سیدنا محمد عدد ما فی علم اللہ صلوۃ دائمۃ بدوام ملک اللہ۔ دس بار پڑھ کر سورۂ یٰسین کی پہلی مبین پر ٹھہرے اور الحمد شریف ایاک نعبد وایاک نستعین تک تین بار پڑھے۔ پھر دوسری مبین پر بھی تکرار کرے۔ اور اسی طرح تیسری پر بھی ٹھہرے اور تکرار کرے۔ اور پھر مَنْ لَّوْ یَشَاءُ اللّٰہُ پر ٹھہر کر یہ دعا پڑھے۔ اللھم انی اسئلک رزقا واسعا طیبا بغیر کد واستجب دعائی بغیر رد۔ اللھم انی اعوذ بک من الفضیحتین الفقر والدین۔ سبحان اللہ فرج عن کل محزون۔ سبحان المتنفس عن کل مدیون۔ سبحان من جعل خزائن علمہ وحلمہ بین الکاف والنون انما امرہٗ اذا اراد شیئاً ان یقول لہٗ کن فیکون۔ فسبحٰن الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون۔ .... پانچویں مبین پر پھر تکرار کرے۔ اور سورۃ ختم کر کے وہی دعا پڑھے۔ اب تک پانچوں مبین پر جو تکرار کیا تھا۔ تو ہر تکرار پر انگلی بند کی تھی۔ اب ہر انگلی کھولتے وقت بسم اللہ سمیت الحمد شریف۔ اور آیۃ الکرسی پڑھتا رہے اور انگلی کھولتا رہے۔ اس کے بعد دس مرتبہ ہی درود شریف پڑھے۔ اس (وظیفہ) کے پڑھنے کا وقت فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان ہے۔ اور اگر اس) وقت موقعہ نہ ملے تو دس بجے سے پہلے پہلے پڑھ لے۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ لکھا ہے کہ میں تعویذ وغیرہ نہیں جانتا۔ سورۂ یٰسین شریف بسم اللہ سمیت معمولی

طریقہ سے جسطرح سب پڑھتے ہیں۔ روزآنہ صبح کی نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھکر اپنے سلسلہ کے مشائخ کو ایصال ثواب کر دیا کریں۔ فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۶ ر صفر ۶۵ھ

(۲۷) مکتوب از طرف جناب عظیم الدین صاحب بنگال.

بخدمت مخدومی مکرمی شیخی استاذی حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش خدمت اقدس میں یہ ہے کہ بندہ ناچیز وظیفہ مقررہ یعنی استغفر اللہ الخ۔ ایکسو بار اور سبحان اللہ الخ ایک سو بار اور لاحول الخ ایک سو بار۔ اور لا الہ الا اللہ الخ دو سو بار اور اللہ اکبر تین سو بار پڑھ رہا ہے۔ بندہ کیلئے دعا فرمادیں۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ اہتمام معمول سے مسرت ہے۔ مگر یہ بتایا ہوا نہیں ہے۔ لیکن اسمیں بھی کوئی حرج نہیں۔ مگر آئندہ اسکا خیال رکھیں کہ بتایا ہوا محفوظ رہے۔ فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۱۵ ربیع الاول ۶۶ھ

(۲۸) مکتوب از طرف جناب مولوی عبد الجبار صاحب اعظمی

مخدومنا المعظم والمحترم حضرت شیخ مدظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بندہ بخیریت ہے۔ اور آج کل تعلیم کا بہت زور ہے۔ ابوداؤد شریف دو گھنٹے ہو رہی ہے۔ بقیہ اہم گذارش یہ ہیکہ ایک مرض پیدا ہو گیا ہے جس کیلئے نسخہ مرحمت فرمائیں۔ مرض یہ ہے کہ نماز میں احادیث کی توجیہات کی جانب خیالات چلے جاتے ہیں۔ گاہے اسمیں انہماک بھی ہو جاتا ہے۔ میں خود کوشش کروں گا۔ انشاء اللہ العزیز کہ یہ مرض دور ہو جائے۔ لیکن درخواست ہیکہ کوئی تدبیر تحریر فرمائیں۔ جسکے باعث آسانی ہو۔ کئی مرتبہ خط لکھنے کا ارادہ ہوا۔ لیکن کارڈ ہاتھ میں لیکر رکھدیا۔ متحیر ہو گیا کہ کیا لکھوں سوچا۔ انما شفاء العی السوال۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ بخاری شریف میں باب المصلی یناجی ربہ نکالکر اس حدیث کو بار بار پڑھیں۔ اور ہر نماز کے قبل اس کا استحضار کر لیا کریں۔ نماز میں بھی اگر خیال کہیں جاوے تو اس مضمون کا تصور کر لیا کریں۔ فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۱۲ ربیع الثانی ۶۵ھ

(۲۹) مکتوب (نام پڑھا نہیں گیا)

حضور اقدس السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ابھی ابھی حضور کا گرامی نامہ اقدس موصول

ہوکر باعث عزت دارین ہوا. حضور کی عنایت و کرم کا ہر وقت مشکور ہوں. حضور کی ذرہ نوازی کرم گستری کا اس ناکارہ و گناہ گار کے پاس کوئی بدل نہیں ہے. خداوند کریم ہی بدل عطا فرمائینگے انشاءاللہ. واقعی یہ غلطی ہوئی کہ بچی کی والدہ اور ہمشیرہ کا نام نہیں لکھا. اب عرض ہے کہ اسکی والدہ کا نام سبحانہ بیگم اور ہمشیرہ کا نام دُر دانہ بیگم ہے. اب حضور ہی کوئی نام تجویز فرما کر روانہ فرمائیں. حضور کی قدم بوسی کو ایک عرصہ گذر گیا. کہ دل بیتاب ہے. لیکن چند وجوہ کی بناء پر ابتک حاضری سے معذور ہوں. اب اگر حضور فرماویں تو قبل ماہ مبارک حاضر ہوجاؤں. یا ماہ مبارک میں حاضر ہوں. تاکہ ماہِ مبارک کا تھوڑا سا وقت حضور کی خدمت میں کارآمد ہوجائے.

مطلب تحریر یہ ہیکہ جسمیں حضور کو سہولت ہو تحریر فرمائیں. تاکہ اسپر عمل کروں. دعا کا ہمہ وقت محتاج ہوں.

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

بہتر یہی ہے کہ مناسبت کی عدم رعایت کے بعد ازواجِ مطہرات یا بنات طیبات میں سے کسی کا نام رکھدیجئے. اور اگر مناسبت ہی ضروری ہے تو پھر ان میں سے کوئی سا نام رکھ لیجئے. بُستانہ حسانہ، حسانہ. فسطانہ. رمضان میں آنے سے مضائقہ نہیں. لیکن بندہ کو ملاقات کا وقت نہیں ہوتا. علاوہ نمازوں کی شرکت کے تراویح کے بعد تھوڑی دیر کو اور سحر کے کھانے میں شرکت ہوسکتی ہے." فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ) ۲۲ر شعبان ۶۹ھ

(۳۰) مکتوب (نام نہیں پڑھا گیا)

قبلہ و کعبہ میرے بزرگ محترم جناب حضرت شیخ مرشد صاحب مدظلہ العالی. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ. الحمد للہ بندہ مع بیوی بچوں کے بخیریت ہے. اور امید ہیکہ حضور والا بھی بعافیت ہوں گے. اس سے قبل جب کہ حضور والا سے بیعت حاصل کرکے بندہ اپنے غریب خانہ پر آیا. تو خط روانہ کیا لیکن میری بد نصیبی کہ وہ کہیں راستہ میں گم ہوگیا. جسکے گم ہونیکا بہت قلق ہوا. لیکن مرضیِ ایزدی پر صبر کیا. میرا دل چاہتا ہے کہ دو ہفتہ کے کھانیکا انتظام کرکے میں سہارنپور حاضر ہوں. اور یہ دو ہفتہ حضور والا کی خدمتِ اقدس میں گذاروں. آگے جو حضور والا ارشاد فرمائیں بندہ اس کو بجان و دل بجالانے میں حاضر ہے. تسبیحات جو حضرت والا نے پڑھنے کو فرمایا تھا. الحمد للہ وہ مسلسل پڑھ رہا ہوں. اور مولانا مسعود الٰہی صاحب سے کبھی ملاقات ہوئی تھی وہ بھی بخیریت ہیں. میرے ذمہ کچھ قرض ہے اور روزگار کچھ نہیں. دعا فرماویں اللہ تبارک وتعالےٰ

قرض سے سبکدوشی عطا فرمائیں۔ اور ایسا روزگار عطا فرماویں کہ جس میں دین و دنیا دونوں کی بھلائی ہو اور اپنی محبت کا سچا ورد عطا فرماویں۔ موت کو بکثرت یاد رکھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی گناہ ہو ہی جاتا ہے۔ مگر پھر توبہ و استغفار کر لیتا ہوں۔ کئی مرتبہ دل نے چاہا کہ یہاں سے ہجرت کروں۔ بوجہ دین حاصل کرنیکے اور ہر مرتبہ ضلع میرٹھ کی طرف دل چلا اور کسی جانب نہیں چاہا معلوم نہیں اس طرف کیا چیز کھینچتی ہے۔ کئی دفعہ ادھر کے قصبہ اور دیہات میں مکان تلاش کیا۔ لیکن ایسی رکاوٹیں پاتا ہوں کہ جا نہیں سکتا۔ میرے گاؤں میں کبھی کوئی بزرگ عالم یا واعظ نہیں آتے۔ بھولے سے بھی نہیں تشریف لاتے اور نہ ان لوگوں کو شوق ہے۔ سوائے دنیا کمانے کے۔ گو بہت علم دار ہیں۔ یہ سب اپنی ہی بدنصیبی کا باعث ہے۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

شوق سے جب چاہے آجاؤ۔ دین سیکھنے کیلئے کہیں جانا تو بہت بہتر ہے۔ مگر جگہ کا تعین مشورہ سے ہوگا۔ جب آؤ گے مشورہ ہو جائیگا۔ فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ) ۱۹ جمادی الثانی ۷۶ھ

(۱۳) مکتوب از طرف جناب بکاخان صاحب از بریلی لال کوٹھی

مخدوم و معظم بندہ حضرت اقدس دام فیوضہم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ والانامہ باعثِ سرفرازی ہوا انشاءاللہ آئندہ لفافہ بلاضرورت بھیجنے سے احتیاط رکھوں گا۔ تاریخ مقدمہ آگے ہٹ گئی ہے اس لئے مزید دعاء کی درخواست ہے۔ باقی سب خیریت ہے۔ برادران اور حضرت والد صاحب کی جانب سے سلام مسنون۔ راقم الحروف محمود شاہجہاں پوری بھی سلام عرض کرتا ہے۔ نیز یہ کہ آجکل غیبت عوام و خواص کا اوڑھنا بچھونا ہو گیا ہے۔ بنا بریں جبکہ راقم الحروف دارالعلوم دیوبند کے اندر پڑھتا تھا اور کبھی کبھی سہارنپور بھی حاضر ہوتا تھا۔ اس وقت بعض طلبہ مظاہر علوم کی جانب سے بعض غیبتیں جناب والا کی سنی تھیں۔ جو وہ اپنے دوسرے ہمنواؤں سے کر رہے تھے۔ میرا جرم یہ تھا کہ میں اس مجلس میں موجود تھا۔ اس لئے سننے میں شریک تھا۔ بنا علیہ میں ان کی معافی چاہتا ہوں۔ تاکہ بار آخرت ہلکا ہو جائے۔ باقی کبھی جناب والا کی غیبت کرنیکا اتفاق نہیں ہوا۔ اسلئے کہ بندہ خود بھی جناب کے نیازمندوں میں ہے۔ تاہم اگر کبھی کرنیکا بھی اتفاق ہوا تو میرے حافظہ سے فراموش ہو گئی ہو اس کی بھی معافی چاہتا ہوں ۱۲

جواب از حضرت اقدس مدظلہ	اجیب عنہ بالعفو عن کل ما قالوا ویقولون لانھم لا یصلون الیٰ ادنیٰ ما فی من العیوب"

فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ ۳۰ رجب ۶۸ھ

(۳۲) مکتوب از طرف جناب عبد الباری صاحب دیوان گنج

بخدمت حضرت اقدس مولانا و مرشدنا دام فیوضہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بندہ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہے اور جناب والا کی خیریت کا خواہاں جویاں ہے۔ حالات حسب ذیل پیش ہیں۔ کہ فدوی کے دل میں بار بار یہ تقاضا پیدا ہوتا ہے کہ ملازمت ترک کرکے ہمہ تن اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے اور اپنی اصلاح کیلئے منہمک اور مشغول ہوجاؤں۔ اور جو وقت دنیاوی اغراض کے واسطے گذر کر باعث غفلت باری تعالیٰ بنا۔ اب اس کا خمیازہ اس طریق سے پورا ہوجائے کہ ساری کی ساری زندگی دنیا کے اغراض کی مقاصد کے حصول میں گذار دی۔ نہایت افسوس ہوتا ہے۔ باری تعالیٰ کے حضور میں کیا جواب دونگا شب وروز اسی فکر میں رہتا ہوں کہ آٹھ سال بچپن کے دنیاوی تعلیم میں خرچ کئے۔ اور باری تعالیٰ کی رضا کیواسطے کچھ نہ کیا۔ جتنے شوق اور انہماک کیساتھ دنیاوی مقاصد کیلئے گذارا اور خدا کیلئے ایکدن بھی گذارنا مشکل ہوگیا۔ زندگی کا پیمانہ لبریز ہے۔ ساری کی ساری زندگی مالکِ حقیقی سے غفلت میں گذار دی۔ اور اب یہ چند لمحہ زندگی میں کچھ کرلیا وہ مالکِ دوجہاں کے سامنے کیا جواب دیویں گے۔ ملازمت چھوڑنے میں کچھ پیش وپس ہوتا ہے تو فوراً ضمیر کہتا ہے، تمہاری کمزوری ہے۔ ورنہ پوری لمحات زندگی خدا کیلئے صرف کرسکتے ہو۔ عجیب کشمکش میں ہوں کہ ملازمت کا چھوڑنا کفرانِ نعمت تو نہ ہوگا۔ اور ادھر کوئی ظاہری اسباب مہیا روزگار بھی نہیں ہیں۔ ہمیں اپنی اس کمزوری پر بھی افسوس ہوتا ہے۔ ادھر باری تعالیٰ کیساتھ غفلت کے لمحات کا فکر موجودہ حالت بھی ایسی بہتر نہیں کہ لائق شانِ باری تعالیٰ ہو۔ یہ بھی غفلت میں گذار دی ہے۔ بس فکر اور غموں کا انبار لگا ہوا ہے۔ کوئی گھڑی چین نہیں ہے۔ کاش ہمیں باری تعالیٰ قبول فرمالیں۔ اور صحابہ کرام جیسی زندگی عطا فرمادیں۔ میرے آقا! میرے لئے آپ دعا فرمادیں۔ اور یہ غفلت دور ہوکر خداوند عالم کی یاد میں مشغولیت صحابہ جیسی ہوجائے۔

لہ خط کا جواب یہ دیا گیا کہ وہ تمام باتیں معاف ہیں جو ان لوگوں نے کہیں ہیں اور آئندہ کہیں کیونکہ وہ لوگ میرے اندر کے معمولی عیب سے بھی واقف نہیں۔ (مرتب)

رمضان شریف میں کیا جناب والا دہلی تشریف لائیں گے۔ کیا نظام الدین قیام ہوگا۔ زیادہ کیا عرض کروں

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ آپ کا جذبہ بہت مبارک ہے۔ مگر اس پر عمل ابھی ہرگز نہ کریں۔ فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۹ر شعبان

(۳۳) مکتوب از طرف جناب مولوی عبد الوہاب صاحب ملتانی۔

بخدمت اقدس حضرت مولانا و مرشدنا المولوی الحاج جناب شیخ الحدیث صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بندہ نے ایک جوابی لفافہ روانہ کیا تھا۔ مگر جواب نہیں پہنچا۔ آج پھر یہ خط لکھ رہا ہوں۔ اس کا سبب ایک خواب پریشان ہے۔ خلاصہ اس کا صرف اتنا ہے کہ۔ فریقین میں لڑائی ہوئی۔ جس (فریق) میں میں تھا وہ غالب آیا۔ مقابلہ کرنے والے میں اور محمد حنیف تھے۔ اس کے علاوہ دو ساتھی ابو الحسن و عبد الحق اور تھے۔ انھوں نے مشورہ دیا۔ لیکن مباشرتِ قتال نہیں کی۔ اس کے بعد ہم سب پولیس کے خطرے کی وجہ سے روپوش ہوگئے۔ میں آپکی خدمت میں پہنچگیا۔ اور پھر واقعہ بیان کیا۔ آپنے فرمایا کہ علیحدگی میں میں بھی اسی قسم کا واقعہ سناؤں گا۔ یہاں تو بھی مت بیان کر۔ کیونکہ دوسرے لوگ سن لیں گے۔ میں نے یہ بھی عرض کیا کہ مولوی محمد یحییٰ صاحب سلمہٗ صاحبزادہ مولوی حکیم محمد ایوب صاحب قبلہ کے پاس جو کاندھلہ میں رہتے ہیں چلا جاؤں۔ کیونکہ وہاں خفیہ پولیس سے زیادہ امن رہیگا۔ میں ابتک اسی فکر میں رہا کہ کھڈی کے کام میں شاید کوئی صورت اطمینان کی نکل آئے۔ لیکن اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ سکون مشکل ہے۔ اس لئے سوچتا ہوں کہ اسے چھوڑکر ملازمت اختیار کرلوں۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ خواب مبارک ہے۔ ان احباب کو انشاء اللہ دینی صلاح و فلاح میسر ہوگی۔ اور اس میں غلبہ ہوگا۔ عزیزم مولوی محمد یحییٰ کے پاس جانیکا خیال حیات ابدی کی طرف بوساطت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مرجع ہے۔ آہستہ کہنے میں تنبیہ ہے۔ اس پر کہ شاید آپ اپنے حالات لوگوں کے سامنے ظاہر کردیتے ہیں۔ فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) یکم ربیع الاول

(۳۴) مکتوب از طرف جناب مولوی عبد القدوس از کانی مظاہری

بحضرت قبلہ استاذنا و شیخنا کعبہ و قبلہ روحی مدظلہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خدا کرے مزاج عالی بعافیت ہوں۔ حضرت والا سے مفارقت اختیار کرکے بہت متفکر ہوں۔

اگرچہ جسم یہاں ہے مگر روح حضرت والا کے قدموں پر ہے۔ انشاء اللہ حاضر خدمت ہو کر مستفیض ہونے کا دلی شوق ہے۔ دعا فرمائیں۔ فی الحال حسب ارشاد جناب عمل کر رہا ہوں۔ اگر اضافہ کی ضرورت ہو تو تحریر فرمائیں۔ فی الحال استغفار، درود شریف، کلمہ تمجید پانچ پانچ سو تسبیح اور تسبیحات فاطمہ بعد صلوۃ خمسہ اور مناجات مقبول اہتمام سے پڑھتا ہوں۔ اگر حضرتِ والا مناسب حال تصور فرمائیں۔ تو اضافہ اور ترمیم فرمائیں۔ اور بیش بہا گرانقدر نصائح سے یاد فرمائیں۔ فدوی یہاں ایک دینی مدرسہ کا عزم رکھتا ہے۔ دعا قلبی فرمائیں حق تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور جملہ مصائب سے حفاظت فرمائے۔ فقط

جواب حضرت اقدس مدظلہ، سردست کسی اضافہ کی ضرورت نہیں۔ جب اطمینان کا قیام ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ موجودہ معمولات پر اہتمام سے پابندی کریں۔ فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ،) ۱۶/۱۲ ۶۹ھ

(۳۵) مکتوب از طرف جناب مولوی سعید الدین صاحب دہلوی

مخدومی و مطاعی حضرت المحترم دامت برکاتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۔ مدرسہ امینیہ کی صورت ملازمت کو اب ساتواں مہینہ ہے۔ اس عرصے میں جناب والا کی ایما اور ہدایات کے مطابق مکرہًا ومنشطًا حالات کے ساتھ طبیعت کو سازگار کرنے اور بنانے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر اس سعی کے باوجود شرعی اشکالات اور متعدد وجوہ سے طبعی خلجان میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ طبیعت میں الجھن اور دل و دماغ کی کشاکش بڑھتی رہی۔ تا آنکہ اب صبر وتحمل کی طاقت جواب دے چکی ہے۔ اور اس وقت دینی حیثیت سے اور معاشی حیثیت سے بھی چند در چند مشکلات کا سامنا ہے۔ مختصرًا چند وجوہ عرض کرتا ہوں (۱) میں نے اپنا موضوع زندگی احیاء غیر مرسوم کو بنایا ہے۔ اور ہر جگہ اور ہر حال میں یہ اصول پیش نظر رکھنے کی کوشش کرتا ہوں کہ اپنے ہر مشغلے کو صورۃً یا کم از کم معنیً اس طرح کروں جو متروک ہے۔ جو چیزیں رسم ورواج کے طور پر یا عادۃً ہو رہی ہیں (اگرچہ مباح یا دینی ہوں) حتی الامکان بلا ضرورت ان چیزوں کے اندر بالذات لگنے سے اور انہیں اپنے وقت کو خرچ کرنے سے بچنا چاہتا ہوں۔ میرا نظریہ یہ ہے اگرچہ عملًا ابھی اس سے بہت بعید ہے اور اضطرارًا یا اپنی ضعف و نااہلی کی وجہ سے اس پر قابو نہ پا سکنے کی بناء پر سب کچھ کرنا ہی پڑتا ہے (۲) ملازمت جو اپنے اوقات اور قوتوں کو دوسرے کے ہاتھ بیچنے کے ہم معنی ہے۔ اور مزاجِ نبوت کے خلاف ہے۔ طرز نبوت اور کار نبوت کیساتھ اس کا جوڑ نہیں بیٹھتا۔ میرے تجربہ

مطابق اس زمانہ میں دین کیلئے ناسازگار ہے۔ اور مذکورہ موضوع زندگی کے تو بالکل منافی ہے نیز میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کسی دینی کام کو ذریعۂ معاش بنا کر اس سے دینی نفع اور روحانی ترقی حاصل نہیں کیجا سکتی۔ بلکہ مجھ جیسا کمزور اور خام کار تو پائی ہوئی چیزوں کو بھی کھو بیٹھتا ہے بہرحال اسکے باوجود مدرسہ کی ملازمت کو اس لئے قبول کیا کہ حضرت مفتی صاحب کے بار بار فرمانے کی ناقدری نہ ہو اور صاف انکار سے ایک محسن اور مربی کو رنج نہ پہنچے۔ اور اصل مقصد یہ تھا کہ مدرسہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت خاص رکھنے والا دین کا ایک اہم اور بنیادی شعبہ ہے اور دینی انحطاط کے باعث اس میں بھی گوناگوں دینی نقائص اور اندرونی مفاسد راہ پا چکے ہیں جس سے بنیاد ہی متزلزل اور مستقبل خطرے میں ہے۔ اہل خلوص کی مخلصانہ مساعی میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ مگر ان کی محنتیں رائیگاں اور نتائج اسلئے برعکس ہیں کہ وہ مفاسد اور انکی راہیں انپر مخفی ہیں۔ مخلصین تو اس خفاء کی بناء پر عند اللہ معذور اور اپنی جد و جہد پر ماجور ہی ہونگے۔ لیکن اگر حق تعالیٰ شانہٗ کسی پر اسکو واضح فرمادیں۔ اور پھر اس کے طرق و تدابیر کی راہ بھی دکھادیں تو اس شخص کا فکر نہ کرنا جرم ہے۔ اور وہ اپنی سی کوشش نہ کرے تو ماخوذ ہو سکتا ہے۔ اس بناء پر یہ فکر اور حالات کے مشاہدے سے دل میں کڑھن تھی۔ مگر کوئی سبیل نظر نہ آئی تھی۔ حضرت مفتی صاحب کے بار بار اصرار اور طرز گفتگو سے یہ امید ہوئی کہ شاید کچھ راہ نکلے اور کیا عجب کہ فضل ربی اور مشیت ایزدی اس بندہ ناکارہ سے کوئی کام اور یہ خدمت لیلے۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوا کہ میں غلط سمجھا۔ "خود بود آنچہ ما پنداشتیم"۔ فضا و ماحول بالکل ناسازگار۔ اور یہ بندہ ضعیف یکسر نا اہل و بے لیاقت۔ کوئی عملی اقدام یا تشکیل تدبیر تو کجا۔ دردِ دل زبان پر لانے کے مواقع بھی نہیں۔ کبھی اگر کوئی موقع مل گیا تو بڑوں سے جسطرح اور جتنا کہا جاسکتا ہے۔ منشاء کا اظہار بھی کیا لیکن وائے ناکامی کہ بصورتِ ملازمت اور بحالات موجودہ حصول مقصد کی کوئی راہ نہ مل سکی۔ فالی اللہ المشتکی۔ (۳) اس مدت ملازمت میں مجھ سے جو خدمات لی گئیں۔ وہ دفتر کے سطحی کام اور اس قسم کے مشاغل ہیں۔ جن کو نہ علم و تربیت سے کوئی مناسبت ہے اور نہ انتظامی امور سے کچھ تعلق۔ مجھے ان کاموں سے روحانی مناسبت تو کیا ہوتی بلکہ ایک طبعی بعد ہے۔ مگر چار و ناچار منشاء کی تکمیل اور امر اولی الامر کی تعمیل میں انجام دیتا رہا۔ جناب کو پہلے ایک عریضہ میں لکھ چکا ہوں کہ مفتی صاحب کو اپنی طرف سے مطمئن اور قلب میں بشاشت نہیں پاتا۔ اس کی وجہ جہاں تک میں اندازہ کر سکا یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کاموں میں میری طبیعت از خود چلے

اور میں ان میں اس قدر دلچسپی لوں جتنی ان کے نقطۂ نظر سے ان چیزوں کی اہمیت ہے۔ حالانکہ کسی ایسی چیز سے قلبی تعلق اختیار سے باہر ہے جس سے روحانی مناسبت نہ ہو۔

اب حضرت والا میری مشکلات اور ان پر ضبط و تحمل کا اندازہ لگائیں۔ اور خیال فرمائیں کہ دین کے مہمات امور کی ضرورت اور ان کے فقدان پر سخت خطرات کے پیش نظر ہوتے ہوئے بلکہ خطروں کے آثار کا مشاہدہ کرتے ہوئے سطحی اور رواجی کاموں میں لگا رہنا (جو اہم کے مقابلے میں لایعنی کا درجہ رکھتے ہیں) کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ ایک شخص جو اسکو منشاء ایزدی اور مطالبۂ احکام خداوندی کے خلاف سمجھ رہا ہے۔ اس صورتِ اشتغال کو کیسے اور کب تک برداشت کر سکتا ہے۔ فریضۂ ملازمت اور منشاء اولی الامر کے پورا کرنے میں منشأ نبوت اور مقصد نبوت کی پامالی کو کہاں تک گوارا کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر بالفرض گوارا کر لیا جائے تو حصول مقصد کی کوئی سبیل نظر نہ آتے اور اس کی کوئی تدبیر نہ کر سکنے کا پیہم تجربہ ہونے کے بعد اور خود اس ماحول میں اپنے گم ہو جانیکا خطرہ محسوس کرتے ہوئے صرف معاشی مشغلہ کی حیثیت سے موجودہ حالت پر قناعت اور اطمینان سے راضی ہونیوالے کا انجام کیا ہوگا۔ اس فکر و پریشانی سے طبیعت بے چین اور دل و دماغ ہمیشہ منتشر رہتا ہے جسکا معمولات اور فرائض پر نمایاں اثر پڑ رہا ہے۔ (۴) اور معاشی حیثیت کی صورت بھی عرض کر دوں۔ تقرر کے وقت دریافت کے باوجود تنخواہ کے معاملے کو میں نے حضرت مفتی صاحب ہی پر چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ ۳۰ تنخواہ اور ۲۲ الاؤنس گرانی کل ۵۲ روپیہ مجھے مل رہے ہیں۔ نکاح سے پیشتر میرے گھر کے معمولی اخراجات کا اوسط ۵۰ روپیہ ماہوار تھا۔ لیکن میں نے اس کے متعلق مفتی صاحب سے کچھ نہیں کہا۔ اور جس صورت سے بھی ہو سکا گھر کے خرچ کو پورا کرتا اور کام چلاتا رہا۔ نکاح کے بعد خرچ یکدم دوگنا ہو گیا کیونکہ ایک بیوی اور دو بچے تین آدمیوں کا اضافہ ہو گیا۔ اور دوسرے آئندہ زندگی کی صحیح تشکیل، اور طبائع کی نزاکتوں کو سنبھالنے کیلئے کچھ طرزِ معیشت اور اخراجات کی نوعیت بھی بدلنی پڑی۔ بنا بریں مجبوراً میں نے تمام صورتِ حالات حضرت مفتی صاحب کے سامنے رکھ کر عرض کیا کہ اب مجھکو بالکل ضروری ضروری اخراجات کیلئے بھی کم از کم سو روپیہ ماہوار کی ضرورت ہے۔ اس کی کیا صورت ہو۔ اس پر یہ فرمایا کہ ضابطے میں مدرسین سے زائد ایک محرر کو تنخواہ کیسے دی جا سکتی ہے۔ اس لئے مدرسے سے تو مشکل ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو ایک مشفق مربی اور بزرگ کی حیثیت سے جناب سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ اب مجھکو ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا کہ اپنی سمجھ میں تو کوئی بات نہیں

آتی۔ غرضیکہ پہینے سوا مہینے کے عرصہ میں کئی مرتبہ دریافت کیا۔ ایسا ہی گول گول جواب ملتا رہا۔ اگرچہ کوئی صاف بات نہیں کی مگر گفتگو کا انداز اپنی طرف سے اظہار معذرت کا رہا۔ یہ بھی کہا کہ تیری ضرورت تو بالکل صحیح ہے۔ اسکو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا مگر اس کا حل اور اس کو مدرسے پورا کرنے کی صورت میں سمجھ میں نہیں آتی۔ اس دوران میں مدرسہ کی کمیٹی کے دو جلسے بھی ہو چکے ہیں۔ بہرحال مذکورہ صورت حال کی بناء پر میری اپنی رائے اور ارادہ تو یہی ہے کہ اب کوئی نوکری نہیں کروں گا۔ ذریعۂ معاش کیلئے کوئی تجارتی صورت اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس وقت کاروبار کی ایک مناسب اور سہل صورت یہ ہے کہ میرے برادر نسبتی جو ایک معیاری دیندار آدمی ہیں۔ اور میری طبیعت سے انکی طبیعت بہت قریب ہے۔ جانبین ایک دوسرے سے بہت مانوس ہیں۔ وہ خوردنی تمباکو سازی اور مشین کے تیل کا کام کرتے ہیں۔ انکے ساتھ کام کیا جائے۔ اور اسے وہ بھی چاہتے ہیں۔ اس صورت میں اللہ کے فضل وکرم سے قوی امید ہے کہ معاشی ضروریات اور دینی حالات دونوں کیلئے سازگار ہوگی۔ میں اپنے غور وفکر کے بعد ذہنی طور پر گو یہ طے کر چکا ہوں۔ لیکن تاہم عملی اقدام جناب کے ایماء اور رائے کے بغیر نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے صورت حالات خدمت میں عرض کر کے رہنمائی کا طالب ہوں۔ بہت دنوں سے سوچ رہا تھا کہ حاضر خدمت ہو کر عرض کروں گا۔ مگر عدم فرصت اور دیگر موانع کی وجہ سے حاضری نہ ہو سکی۔ ارادہ تھا کہ دہلی تشریف آوری کے وقت عرض کروں گا۔ مگر دہلی اور لکھنؤ میں بھی موقع نہ مل سکا۔ اس لئے اب تحریراً عرض کر دیا۔ اگر جناب حاضری کو ضروری سمجھیں تو تحریر فرماویں۔ میں حاضر ہو جاؤں۔ امید ہے کہ جلد از جلد جواب سے سرفراز فرمائیں گے۔ دعا اور توجہ کا بہت ہی محتاج ہوں۔ حق تعالیٰ شانہٗ کے انعامات ومطالبات کا تقاضہ تو یہ ہے کہ ہر آن منشاء خداوندی کے مطابق گذرے اور یہاں اپنی غفلت اور نااہلی کا یہ حال ہے کہ زندگی کا کوئی شعبہ اور کوئی کام ٹھیک نہیں۔ نہ خانگی زندگی کے فرائض قابو میں آتے ہیں۔ نہ بیرونی۔ بس اللہ تعالیٰ رحم فرما کر اپنا فضل فرمادیں تو خلاصی ہو جائے۔ فَاِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

کئی دن ہوئے خط آیا تھا۔ سوچتا رہا کہ کیا لکھوں۔ بہتر تو یہی تھا کہ آپ دہلی کے سفر میں ذکر کرتے۔ مولوی یوسف مولوی احتشام الحسن صاحب بھی موجود تھے سب کے مشورہ سے کوئی امر طے ہوتا۔ اب بندہ بجز اس کے کیا لکھے کہ جب ناقابل برداشت ہے تو ترک کے سوا کیا چارہ ہے۔ لیکن اسکا اطمینان

پہلے کرلیجئے کہ وہ تجارتی صورت آپکی ضروریات کو کافی بھی ہوجائیگی یا نہیں. کسی تجارت سے
ابتداء اتنی مقدار منافع کی حاصل ہونا دشوار ہوتی ہے اس کا اطمینان ہوجائے تو مضائقہ
نہیں۔ فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۵؍ ربیع الثانی سنہ ۹۶ھ

(۳۶) مکتوب از طرف جناب غلام محمد صاحب۔

مخدومی و مکرمی قبلہ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
عرض آنکہ خادم نے چند روز ہوئے ہیں کہ جوابی لفافہ ارسال خدمت کیا تھا. مگر شومیٔ قسمت
کی وجہ سے خادم ابتک جواب سے محروم ہے. ظاہر کے اعتبار سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ راستہ
میں کہیں گر گیا ہوگا. جس کا مضمون یہ تھا میرا ایک دوست تھا جس نے مرض الموت میں مجھ کو
وصیت کی تھی کہ میرا یہ لڑکا تیرے سپرد ہے. اس کو دین کی تعلیم دینا اور قرآن کریم اچھی طرح
پڑھانا. اور جہاں تک ہوسکے احکام خداوندی اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے پاک ارشادات پر عمل کرانیکی کوشش کرنا. خادم نے اپنے دوست کی وصیت کیموافق
حسب طاقت بہت کوشش کی. مگر شومیٔ قسمت کی وجہ سے ناکام رہا. جتنی خادم کوشش کرتا ہے.
خدا معلوم اتنا ہی کیوں ناکام رہتا ہے. نماز کیلئے کہتا ہوں تو وہ بچہ پابندی نہیں کرتا. اور
اگر تلاوت قرآن پاک کیلئے کہتا ہوں تو وہ کتراتا ہے جسکی وجہ سے مجھے بہت قلق ہوتا ہے. بدمعاشوں
کی مجالس کے اندر اکثر اوقات کو صرف کرتا ہے. کہنا نہیں مانتا ہے. لہٰذا خدمت اقدس میں للہ
عرض ہیکہ حضرت والا کوئی تدبیر ارشاد فرمائیں. جسکی برکت سے خادم کامیاب ہوجائے. یا میرے
دل سے اسکا خیال ہی نسیاً منسیا ہوجائے. اور میں اسکو کہنا ہی چھوڑ دوں جسکا حاصل
یہ ہوگا کہ میں کہوں گا ہی نہیں. اور وہ اعراض ہی نہیں کریگا. پھر مجھے تکلیف نہ ہوگی حضرت والا
سے للہ سوال ہے کوئی نہ کوئی تدبیر ضرور بالضرور آگاہ فرمائیں. یا میں کامیاب ہوجاؤں.
یعنی وہ راہ راست پر پکا ہوجائے اور یا اس کا خیال ہی دل سے نکل جائے یعنی بالکل قطع تعلق
ہوجائے. حضرت والا زیادہ کیا لکھوں. اب جو بھی لکھوں گا وہ اس رونیکا تکرار ہوگا. لہٰذا ختم
کرتا ہوں اور آپ کی اعانت کو سبب ٹھراکر بارگاہ ایزدی سے کامیابی کی امید رکھتا ہوں. فقط.

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

اخلاص سے نصیحت کرتے رہیں. اگر خودغرضی شامل نہیں ہے تو اثر کبھی نہ کبھی ہوگا. ہر نماز کے بعد یالطیف
اکتالیس مرتبہ پڑھ لیا کریں. فقط (حضرت اقدس مولانا محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۵؍ رجب سنہ ۹۵ھ

(۳۷) مکتوب از طرف جناب شمس الحق صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد سلام کے گذارش خدمت اقدس میں یہ ہیکہ احقر خدمت سے رخصت ہوکر آتے وقت حضرت والا سے بیعت ہوکر آیا تھا چونکہ احقر مرض میں مبتلا ہوکر گھر آیا اور حضرت والا نے بھی بیعت ہونیکے بعد ارشاد فرمایا تھا کہ گھر جاکر خط وکتابت کرنیسے ذکر کے ترتیب اور ضروریات و ہدایت تحریر کیا جائیگا۔ لیکن احقر گھر آنیکے بعد بھی وہی مرض کے اندر مبتلا رہا اور ابتک بھی بیماری سے اچھی طرح ٹھیک نہیں ہوا۔ لہٰذا اتنی مدت تک اسکے متعلق خدمت اقدس میں درخواست کرنیسے قاصر رہا۔ اور اس وقت اگرچہ مرض باقی ہے اور علاج بھی کرارہا ہوں۔ مگر شوق ہونیکی وجہ سے خدمتِ اقدس میں یہ گذارش ہے کہ احقر کو ذکر کرنیکی اجازت فرماکر مشکور وممنون فرماویں۔ اور مہربانی فرماکر ذکر کی پوری کیفیت بالتفصیل مع وقت و تعداد اور جلی وخفی بیان فرماکر مشکور فرماویں۔ اور عزیمت ورخصت سے اطلاع فرمانیسے زیادہ مشکور ہوں گا۔ دیگر عرض یہ ہیکہ حضرت نے فرمایا تھا ہر روز حزب الاعظم تلاوت کرنے کیلئے احقر اب تک حزب الاعظم نہیں خرید سکا۔ لہٰذا گذارش ہیکہ احقر کے پاس مناجات مقبول موجود ہے۔ اگر حضرت کے معمول کے موافق ہو تو اس کو تلاوت کرنیکی اجازت فرماویں۔ چونکہ احقر اس وقت مختلف قسم کی تنگدستی میں مبتلا رہے۔ لہٰذا گذارش ہیکہ احقر کی صحت کیلئے اور تمام مصائب سے محفوظ رہنے کیلئے دعا فرمائیں۔ اور یہ بھی دعا فرماویں کہ اللہ جل شانہٗ احقر کو دینی خدمات کرنیکی توفیق عطاء فرمائے۔ اور امید ہیکہ کچھ نصیحت فرماکر مشکور فرماویں۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

صبح وشام تین تین تسبیح۔ درود۔ استغفار سوئم کلمہ اور تہجد واوابین نیز تعلیم سے فراغت ہو تو اشراق چاشت بھی۔ ان سب پر کم از کم دو ماہ مداومت کے بعد دوبارہ استفسار کریں۔

فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ) ۱۳ر شوال ۵۵ھ

(۳۸) مکتوب از طرف جناب ابن الکمال محمد شفیق الحق صاحب مشرقی پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گذارش بخدمت اقدس یہ ہیکہ احقر نے شعبان المعظم ۱۳۷۵ھ میں دارالعلوم دیوبند کے امتحان دورہ سے فراغت حاصل کی۔ اسی سال شوال کو آنحضرت کی خدمتِ مبارکہ میں حاضر ہوا تھا۔ تاکہ احادیث مسلسلات کی سماعت کرکے اجازت حاصل کروں۔ لیکن آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ بعد ختم بخاری مسلسلات پڑھائی جاتی ہے۔ اور ابھی مجھے فرصت نہیں ہے۔

چونکہ مکانی (گھریلو) ضروریات حد سے تجاوز کرچکی ہیں۔ اس لئے کف دست ملتا ہوا بندہ اپنے وطن سلہٹ کو روانہ ہوگیا۔ ۱۳۷۶ھ رجب المرجب میں اجازت مسلسلات کیلئے دوبارہ سلہٹ سے سہارنپور آنا چاہتا تھا۔ لیکن ویزہ کی مشکلات مانع ٹھریں۔ خداوندکریم ان مشکلات کو آسان کردے۔ سیدی المحترم! مکان آنیکے بعد ہمارے مشرقی پاکستان کا مایۂ ناز مدرسہ جامع العلوم کی خدمت کیلئے اسکے اراکین نے مجبور کیا اور بندہ نے قبول کرلیا۔ اب بندہ کے ذمہ دورہ کی بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی شریف، ترمذی شریف اور موقوف علیہ کی دوکتابیں ہیں۔ آنحضرت دعا فرماویں کہ خداوندکریم مجھے ادائے خدمت کے قابل بنادے۔ ثانیاً گذارش یہ ہیکہ بذریعہ کتاب (والانامہ یا اورکسی طریقہ سے) بندہ کو کتب احادیث نبویہ کی روایت کی اجازت عطا فرماکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ اور ناقص کو باطنی امور میں ترقی کیلئے حضور والا اوقات مخصوصہ کی مقبول دعاؤں میں یاد فرماویں۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

بعد سلام مسنون! سلسلہ حدیث کے اشتغال کی مسرت ہے، حق تعالیٰ شانہٗ قبول فرمائے۔ مبارک فرمائے۔ دارین کی ترقیات سے نوازے۔ اور علم حدیث پاک کی خدمت کے اسباب زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے۔ حضرت اقدس مدنی زادمجدہم سے تحصیل حدیث اور اجازت کے بعد نااہل و ناکارہ سے اجازت طلب کرنا بے ادبی ہے۔ تاہم آپ کا اصرار ہے تو اس ناکارہ کی طرف سے بھی اجازت ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ علم و عمل میں ترقیات عطا فرمائے۔ اس کا خصوصی لحاظ رکھیں کہ اسلاف کے اتباع سے باہر قدم نہ نکالیں۔ تجدد سے حتی الوسع دور رہیں۔ ہر کام میں مالک کی رضا اور سنت کے اتباع کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ یہ ناکارہ دل سے دعاگو ہے۔

فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ) ۲ ذی الحجہ ۷۶ھ

(۳۹) مکتوب از طرف جناب محمد انصار صاحب بہاگلپوری

سید المحققین راس المحدثین سیدی مولائی جناب حضرت شیخ الحدیث صاحب۔ السلام علیکم دامت برکاتکم العالیہ۔ بحمد اللہ بخیر و عافیت ہوں۔ اور آنجناب کی خیریت کا خواہشمند ہوں امید ہیکہ مزاج اقدس بخیر ہوگا۔ پس بعد سلام مسنون معروض خدمت آنکہ عرصہ سے دل میں یہ آرزو موجزن تھی کہ کچھ ایام آنحضرت کی خدمت بابرکت میں رہ کر احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصاً اور دیگر علوم دینیات کا عموماً استفادہ کروں۔ مگر ہمیشہ وقت کی عدم اجازت

دہی سے معذور اور قاصر رہا۔ حسن اتفاق سے امسال بقرعید کی چھٹی کچھ عجیب شکل سے مل رہی ہے۔ یعنی بقرعید کے بعد تعطیل ہوگی اور ۲۶ تک رہیگی۔ اس وجہ سے یہ موقع غنیمت باردہ کی طرح میسر آیا ہے۔ اس لئے آنجناب سے اجازت طلبی کیلئے رقعہ ارسال خدمت اقدس میں کررہا ہوں۔ امید ہیکہ اجازت سے نوازیں گے۔ اولاً درس بخاری شریف میں شرکت کا ارادہ ہے۔ دوم اگر آنحضرت کی شفقت نے یاری کی تو کسی خارج وقت میں ابو داؤد شریف خصوصی طور پر اور طحاوی شریف کے چند سبق پڑھوں گا۔ امید قوی ہے کہ وہاں کی حاضری کس دن بہتر ہوگی مع اجازت کے مطلع فرمائیں گے۔ جواب کیلئے کارڈ رقعہ کے ہمراہ ہے۔ اصل میں گذشتہ سال کے خط وکتابت نے خصوصاً اور اوجز المسالک کے مطالعہ نے کچھ اسقدر معتقد بنا دیا ہے۔ کہ ہر وقت موقع کا متلاشی رہتا ہوں کہیں کوئی موقع ملجائے۔ جسمیں حاضر ہوکر کچھ استفادہ کروں۔ چنانچہ گذشتہ سال کے آخر میں کسی مناسب موقع پر حاضر ہوا تھا۔ حسن اتفاق سے بخاری شریف میں شرکت کا موقع بھی ملا اور سبق بھی ملا تھا۔ اور سبق کے بعد چند اشکالات کو پیش کر کے جواب شافی سے اپنے دامن کو بھر کر واپس آیا تھا۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

بعد سلام مسنون! شوق سے آجائیں۔ لیکن حضرت اقدس سے استفادہ کے بعد ایک ناکارہ نااہل سے استفادہ کی نیت نہایت بے ادبی اور گستاخی ہے۔ نیز یہ ناکارہ اپنی نااہلیت کے باوجود اس قدر زیادہ مشغول رہتا ہے کہ مخصوص اوقات کے علاوہ کوئی وقت فراغت کا نہیں۔ بخاری شریف کے سبق میں شوق سے شرکت فرمالیں۔ اسمیں اس ناکارہ کو کیا انکار ہوسکتا ہے۔ لیکن میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ تعطیل کے ان طویل ایام کو انتہائی محنت اور یکسوئی کے ساتھ اگر آپ اپنی زیر درس کتب میں خرچ کریں کہ جتنا حصہ ان کتب کا ہوچکا ہے ان پر یہ وقت خرچ کیا جائے تو ایک جانب تو سہما ہی امتحان کیلئے زیادہ مفید ہے۔ دوسری جانب کتب کے مابقی کیلئے بہترین اساس ہے۔ آئندہ آپ کو اختیار ہے۔

فقط (حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ) ۷ ذی الحجہ ۹۱ھ

(۴۰) مکتوب از طرف جناب... مرغوب الٰہی صاحب مرادآبادی

میرے آقا میرے شیخ! السلام علیکم مزاج شریف۔ حضور کو ایک عرصہ کے بعد عریضہ تحریر کررہا ہوں۔ میرے حضرت بس میں کچھ عرض نہیں کرسکتا۔ اس تعلق و محبت کا

تقاضا جو اس نالائق کو حضور سے ہے اور ان بے پایاں شفقتوں کا مقتضی جو حضور فرماتے ہیں کچھ ہے۔ اور میرے حالات و پریشانیوں کی معذوریاں کچھ کرا رہی ہیں۔ بس میں سراسر قصوروار ہوں۔ اور مجھے اپنی نالائقیوں اور کوتاہیوں کا اعتراف واحساس ہے۔ اور آپکی کریمانہ عادت وشفقت سے معافیوں کی امید رکھتا ہوں۔

پہلے عریضہ میں میں نے عرض کیا تھا کہ میرے شریک دکان کا ایسا علیحدگی کا معلوم ہوتا ہے بہرحال جس روز حضور والا کا نامہ پہنچا ہے شرکت سے علیحدگی ہوگئی تھی پھر دوسرے دن اُن صاحب نے چند اصحاب کے سامنے گفتگو فرمائی اور کہنے لگے۔ بھائی معاملہ جوڑتے کے وقت سے تم توڑتے وقت بہت زیادہ اچھے نکلے۔ کیونکہ میں نے ایک منٹ کی دیر کئے بغیر فوراً معاملہ صاف کردیا غرضیکہ معاملہ پھر جوڑنے کیلئے زور ڈالا گیا۔ اور پھر شرکت جوڑی گئی۔ لیکن اس عرصہ میں انکی ذات سے مجھے جو تکالیف پہنچی ہیں وہ اب درجۂ شباب پر آگئیں۔ اور میں نے صاف کہدیا کہ بھائی جب تک تم اپنی ان عادات کو قابو میں نہ کروگے پھر نقصان کا اندیشہ ہے۔ بہرحال ان کی منشاء کے مطابق پھر شرکت قطعی ٹوٹ گئی۔ پیر کے دن صبح جبکہ شام کو ۷ ½ بجے کی گاڑی سے حضرت رائے پوری صاحب تشریف لارہے تھے اور یہ ان کے علم میں تھا کہ جبتک حضرت کا قیام رہیگا میں انکی خدمت میں رہوں گا۔ جس کا انھوں نے شکایتاً اور طنزاً اظہار فرمایا۔ بہرحال اب میں نے بالکل شرکت علیحدہ کرلی اور ان سے عرض کردیا کہ اس عدیم الفرصتی کے فوراً بعد تمام سرمایہ سپرد کروں گا۔ اور انھوں نے منظور کرلیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بسہولت وعزت سبکدوش فرمائیں۔ حضرت کا قیام جمعہ تک رہیگا۔ اور صبح ۸ ½ بجے والی گاڑی سے سہارنپور تشریف لیجائیں گے۔ حضور کا تذکرہ حضرت کی مجلس میں اکثر آیا۔ اور میری پریشانیوں کی بھی حضرت کو خبر ہوگئی۔ میں پریشانیوں کے عالم میں کثرت سے، بیشتر اوقات، دل اور زبان سے پوری رجوعیت قلب کے ساتھ بس دعاؤں ہی میں مشغول ہوں۔ اور ایک یہی سہارا اور ہتھیار ہے جو میرے پاس ہے۔ اور اسی سے دل کو ڈھارس ہوجاتی ہے اور قبولیت کی امیدیں بندھتی ہے۔ اگرچہ میں سراسر نالائق ہوں لیکن حضرت کا تعلق ہونا اور حضرت کی خصوصی دعاؤں کا شاملِ حال ہونا اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتوں اور قبولیتِ دعاؤں کیلئے زبردست باعث اور یقیناً پُرامید ہے۔

رات یعنی شب چہارشنبہ کو ایک خواب دیکھا ہے۔ جب بیدار ہوا تو تین بجے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ایک سرائے میں مقیم ہوں کسی بھٹیاری کے پاس بالاخانہ پر۔ اسی شہر میں کچھ اور لوگ بھی

میرے وطن کے متفرق جگہ آئے ہوئے ہیں۔ سب کا ارادہ بمبئی جانیکا ہوا روزگار کیلئے اور میرا ابھی ہے میں اسٹیشن پر ٹہل رہا تھا کہ پنجاب میل بمبئی جانیکے لئے آگیا۔ میں گھر کی طرف کو بھاگا۔ کہ ٹکٹ اور پانوں کی ڈبیہ لے آؤں۔ راستہ میں ایک شخص حافظ الطاف الرحمٰن ملے جو کہ بمبئی جارہے ہیں۔ انھوں نے بتلایا کہ میرے پاس بائیس۲۲ ٹکٹ ہیں ان لوگوں کے جو کہ جارہے ہیں اور وہ سب گاڑی میں بیٹھ چکے ہوں گے۔ جلدی چلنا چاہیئے۔ میں نے ان سے اپنی اتنی امداد کی خواہش کی کہ گھر تک میرے ساتھ چلیں۔ اور میں ٹکٹ و پان لیلوں۔ وہ بھی میرے ہمراہ ہو گئے۔ میں بھاگتا ہوا گھر پہنچا۔ بیوی پر ناراض ہوا کہ پان ابتک نہ تیار ہوئے۔ وہ پڑوس سے پان لائی۔ بہرحال ٹکٹ اور پان لیکر میں اور وہ اسٹیشن کی طرف بھاگنے لگے۔ راستہ میں اب وہ حافظ جی ایک اور صاحب عیسیٰ بھائی بن گئے۔ جنکے پاس میں اس کاروبار سے پہلے بیٹھتا تھا اور بمبئی بھی انکی دوکان تھی۔ اور آگ لگ جانیکے بعد مجھے علیحدہ ہونا پڑا تھا۔ ہم دونوں بھاگ رہے تھے کہ عیسیٰ بھائی کے بڑے بھائی نے راستہ میں عیسیٰ بھائی کو روک کر باتیں شروع کر دیں اور مجھے الجھن ہونے لگی۔ کہ گاڑی چھوٹ جائیگی۔ اور وہ لوگ چلے جائیں گے۔ غرض کہ میں نے ان سے بار بار تقاضہ کیا اور ہم پھر بھاگ رہے تھے۔ مگر اب بجائے عیسیٰ بھائی کے وہ ساتھی حاجی عبدالوہاب تھے اور ہم بڑی تیزی سے بھاگ رہے تھے۔ میں کسی قدر آگے آگے تھا۔ میری جوتیاں بوجھل تھیں اور بھاگنے میں دقت تھی۔ اب میں نے جوتیاں اتار کر ہاتھ میں لیلیں اور بھاگتے رہے۔ آگے جاکر راستے میں کسی نے بہت سی رسیاں بیچ سڑک میں باندھ رکھی تھی۔ آگے پیچھے دور تک میں بھاگتا رہا اور ہر رسی کے نیچے سے جھک کر نکل جاتا۔ مگر آگے جاکر رسیاں اتنی نیچے ہو گئی تھیں کہ ایک مرتبہ تو میری گردن جھک کر نکلنے میں پھنسی۔ لیکن فوراً میں ہاتھ سے ہٹا کر بھاگتا رہا۔ ایک مرتبہ اور الجھا مگر نکل کر بھاگتا رہا۔ اب اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر دوڑ رہا تھا۔ آگے پیچھے برابر برابر کالے پردے لٹک رہے تھے۔ مگر میں یہ کہتا ہوا کہ سب حجابوں کو اٹھادو۔ اور جلدی جلدی ہر پردے کو ہاتھ سے اٹھاتا ہوا برابر بھاگتا رہا۔ میرا ہمراہی ساتھ پیچھے پیچھے تھا۔ آخر کار ہم گاڑی کے قریب پہنچ گئے۔ لیکن گاڑی چھوٹ گئی۔ اور الٹی آہستہ آہستہ ہم سے آگے چل رہی تھی۔ اب ہم مایوس سے ہو چلے اور میرے ساتھی نے ایک گہری آہ کھینچی۔ اور میں نے خیال کیا کہ اب ہم ان ساتھیوں سے چوبیس۲۴ گھنٹے پیچھے ہو جائیں گے جو سوار ہو چکے ہیں۔ لیکن پھر ہمت عود کر آئی اور ہم اسی امید میں بھاگتے رہے کہ شاید گاڑی آگے لائن تبدیل کرنے کیلئے ایک سکنڈ کو رکے۔ اور ہم سوار ہو سکیں ہم بھاگتے رہے۔ ہمت جواب دے

چکی تھی۔ ٹانگیں تھکن سے لڑکھڑا رہی تھیں۔ لیکن ہم محض امید پر آخر کوشش کرنیکا عزم کر کے برابر بھاگ رہے تھے کہ گاڑی رک گئی اور میرے ساتھی کے منہ سے مسرت کی آواز نکل گئی۔ اور جو آگے کا ڈبہ قریب تھا۔ جلدی سے وہ اور پھر میں ہینڈل پکڑ کر سوار ہو گئے کہ اگلے اسٹیشن پر جہاں گاڑی رکیگی اپنے ساتھیوں کے ڈبہ میں جا پہنچیں گے۔ جنھوں نے ہمارے لئے پہلے ہی جگہ کر رکھی ہوگی۔ یہ چھوٹا سا ڈبہ مسافروں سے جو کہ ۵-۶ تھے بھرا ہوا تھا۔ اور ہم بھی اندر پہنچکر خوشی اور اطمینان کا سانس لے رہے تھے۔ میرے بائیں ہاتھ میں جوتیوں کی بجائے سیبوں کا بھرا ہوا رومال تھا۔

شرکت کی علیحدگی سے پہلے پے در پے دو دن میں نے دو خواب دیکھے۔ ایکدن یہ کہ میرا آگے کا دانت یعنی سامنے کا جو کھانے کیلئے نہیں بلکہ خوبصورتی کیلئے ہوتا ہے۔ بغیر تکلیف اور خون دیئے بغیر نکل گیا۔ میں نے آسانی سے کھینچ کر نکال دیا۔ ایکدن اس کے بعد دیکھا کہ کوٹھے پر ہوں جو کہ ڈاک خانہ ہے۔ باہر جانیکے لئے مجھے چپراسی نے راستہ بتلایا۔ وہ بہت تنگ زینہ تھا۔ میں دو ایک قدم چلا تو دم گھٹا۔ میں واپس نکل آیا۔ اس نے چوڑا کرنیکے لئے اس کو ہلایا میں پھر گھسا۔ تو اس کے پٹڑے جو اوپر نیچے چنے ہوئے سے تھے۔ ایکدم نیچے کو گرنے لگے اور میں جلدی سے علیحدہ ہو کر اوپر کی جانب کو گر گیا۔ اور کھڑا ہو کر بیوی کے پاس آکر اسکا تذکرہ کیا کہ کیسے حادثہ اور خطرہ سے اللہ تعالیٰ نے آج بچا لیا۔

حضور کا کافی وقت جو نہایت قیمتی ہے میں نے لے لیا ہے اور تعبیر کی تمنا ہے۔ جسکی حضور کے کرم سے امید کرتا ہوا رخصت ہوتا ہوں۔ باقی حالات اور دینی احوال پھر عرض کروں گا۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہ

پہلے کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ خوابوں کی اتنی اہمیت نہیں ہے۔ آپ کے خواب ماشاء اللہ اچھے ہوتے ہیں۔ خدا کرے یہ امور خوابوں کی حدود سے واقعات کی حدود تک پہنچ جائیں۔

پہلا خواب بہت مبارک ہے۔ نتیجہ کے اعتبار سے کامیابی کا مژدہ ہے جسکے اندر سب سے پہلے رحمان کے الطاف کو دخل ہے۔ اس کے بعد عیسیٰ کی معیت ممکن ہے۔ روحانی شیخ کی توجہ کا اثر ہو۔ اس کے بعد وہاب کے انعام سے عطا کی امید ہے۔ لیکن راستہ میں الجھاؤ بہت ہیں جنکی ابتدا بے ضرورت اخراجات کی کثرت سے ہے۔ جو پانوں کی صورت میں ہے اور رسی وغیرہ وہ موانع شیطانی ہیں جو حائل ہوتے رہتے ہیں۔ دانت والا خواب بظاہر آپکی طرف سے

آپ کے اکابرین سے کسی کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ اس لئے آپ خود غور کرلیں۔ زینہ والا خواب ممکن ہے شرکت ہی سے تعلق رکھتا ہو اچھا کیا کہ آپ نے شرکت سے علیحدگی کرلی۔ آپکی صلاحیتوں سے بہت امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔ تفکرات کے اظہار سے مایوسی ہوتی ہے۔ یہی وہ قلبی بھائی کا دوسروں سے باتوں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ کاش آپ کچھ دن رائے پور رہنے کا وقت نکال سکیں۔ فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہ) ۱۱ صفر ۶۸ھ

(۴۱) مکتوب از طرف جناب مولوی رفیق احمد صاحب مظاہری

معدن علومِ حقانی معرفت علوم ربانی واقف اسرار یزدانی مخدومی جناب استاذ المکرم الحاج شیخ الحدیث صاحب دام فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کا محبت نامہ صادر ہوا حضرت نے معمولات دریافت فرمائے۔ نیز اضافہ کیلئے فرمایا۔ انشاء اللہ حضرت جو تجویز فرمائیں گے اسپر ضرور ہمت کرونگا۔ مندرجہ ذیل معمولات پابندی کیساتھ ادا کر رہا ہوں بعد ہر نماز پنج وقتہ ایک بار الحمد شریف۔ ایکبار آیۃ الکرسی۔ ایکبار قل یاایہا الکفرون۔ تین تین مرتبہ قل ہو اللہ شریف اور معوذتین، رات میں سورہ بقرہ کی آخری دو آیات شریفہ پڑھتا ہوں نیز ۳۳ مرتبہ الحمد للہ۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ۔ ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ لا الٰہ الا اللہ اور صبح ومغرب کی نماز کے بعد کلمہ توحید دس مرتبہ۔ اور اللھم اجرنی من النار سات مرتبہ۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم تین مرتبہ، یاحی یاقیوم برحمتک استغیث اصلح لی شانی کلہ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین سات مرتبہ۔ اور استغفار ایک سو مرتبہ، سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ایک سو مرتبہ۔ درود شریف ایک سو مرتبہ۔ بعد نماز صبح سورہ یٰسین شریف پڑھکر ایصال ثواب۔ ذکر بارہ تسبیح کو دو وقت میں پورا کرتا ہوں۔ صبح کے وقت لا الٰہ الا اللہ دو تسبیح اور الا اللہ چار تسبیح۔ بعد نماز عصر اللہ اللہ چھ تسبیح۔ اللہ، ایک تسبیح۔ تلاوت قرآن پاک ایک پارہ بعد مغرب۔ بعد نماز ظہر پچیس ۲۵ مرتبہ اللھم بارک لی فی الموت وفی مابعد الموت، دن بھر میں گیارہ سو مرتبہ درود شریف۔ اور بعد نماز عصر ایک ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ، جمعہ کے روز درود شریف کچھ معمول سے زائد پڑھتا ہوں۔ نیز جمعہ کے روز صلوٰۃ التسبیح اور سورہ کہف پڑھتا ہوں۔ اور بعد نماز عصر اعتکاف کرتا ہوں۔ اشراق چاشت بھی کچھ روز سے شروع کردی ہے۔ اللہ استقامت دے اور زائد کی توفیق دے۔ حضرت

کوئی تصوف کی کتاب تجویز فرمائیں جس کے پڑھنے سے گناہوں سے اجتناب ہو جائے اور نیک عمل کی توفیق اور اخلاص ہو نیز اپنے عیوب معلوم ہوتے رہیں خود ستائی ہمارے اندر بہت ہے جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں تو ہر عیب میں نفس کو مبتلا پاتا ہوں۔ بعض لوگ مجھ سے وظیفہ دریافت کرتے ہیں۔ کیا بتلا دیا کروں؟ اب تک تو ان کو ٹالدیتا ہوں۔ مگر وہ لوگ بار۔ بار اصرار کرتے ہیں۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

بعد سلام مسنون! تعلیمی مشغلہ کے ساتھ جو معمولات آپنے لکھے ہیں۔ وہ کافی ہیں۔ ان پر اضافہ کی ضرورت نہیں۔ انکو پابندی اور اہتمام سے کرتے رہیں۔ البتہ ۳۳ مرتبہ والی تسبیحات ہر نماز کے بعد ہیں۔ آپکے خط سے یہ صاف واضح نہیں ہوا کہ آپ ہر نماز کے بعد پڑھتے ہیں یا صرف صبح اور عصر کے بعد۔ اسیطرح استغفار۔ درود شریف۔ سوئم کلمہ کی ایک ایک تسبیح صبح وشام دونوں وقت ہے۔ مطالعہ کیلئے اکمرتبہ تو احیاء العلوم کا مطالعہ کریں۔ اور جب وہ پوری ہو جائے تو اس کارڈ کے ساتھ اپنے احوال لکھکر بھیجیں کہ اس کے مطالعہ سے کیا اثر ہوا۔ اس کے بعد کوئی دوسری کتاب تجویز کی جاسکتی ہے۔ اس کے جلد ختم کرنیکی عجلت نہیں جب بھی ختم ہو جائے۔ فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۹ جمادی الثانی ۶۹ ھ

(۴۲) مکتوب از طرف ایک مستمات صاحبہ از بریلی۔

مخدومی محترمی حضرت مرشدی مولائی۔ دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مزاج وہاج۔ مؤدبانہ گذارش ہے کہ بوقت غلامی حضور والا نے ایک ایک تسبیح درود شریف استغفار، کلمہ سوم، ارشاد فرمائی تھی جسپر برابر تعمیل ہو رہی ہے۔ تہجد کیلئے بھی امر فرمایا تھا۔ جو مجھ سے نہ ہو سکا۔ حضرت عمی جان مدظلہا کو ان کے استاذ مرحوم ومغفور نے ایک تسبیح۔ از رب اشرح لی تا قولی الایۃ بتلائی تھی اب اس کا مجھے بھی شوق ہے۔ حضور کی اجازت درکار ہے۔ ایسے ہی حضور والا نے مجھے سبحنک لا علم لنا الخ پڑھنے کو بتلایا تھا۔ مگر اب یاد نہیں رہا کہ کتنی مرتبہ اور کس وقت پڑھا جائے۔ حضرت عمی جان صاحبہ اور آپ کی اس کنیزک نے قرآن پاک صحیح کرنا شروع کر دیا ہے۔ پہلے نورانی قاعدہ پڑھا اور اب پارہ عم شروع ہوا ہے بخیر انجام واتمام کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

یہاں ایک معمولی عامی بادلا سا آدمی بنام احمد الحق آیا ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ آیت

رَبِّ اشرح لی کو من لِسَانی تک پڑھنا چاہیئے یفقہوا قولی کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ ورنہ دعا ناقص ہوجائیگی کہ یہ ارشاد گرامی امام ربانی قطب عالم جناب سیدی مرشدی حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کا ہے۔ اسمیں جناب کی جو رائے عالی ہو۔ اس سے مطلع فرمائیں۔ نیز اس نے یہ بھی کہا کہ اتنے تم تہجد کا اہتمام کرو وقت ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ عشاء کے فرض وسنت کے بعد بارہ[۱۲] رکعت پڑھ لیا کرو۔ پھر وتر پڑھ لیا کرو۔ اس کے متعلق جو رائے ہو مطلع کریں۔ براہِ خدا دعا خیر سے امداد فرمائیے۔" گذشتہ جمعہ کو برخورداری .... مرحومہ کو خواب میں دیکھا۔ نہایت اچھی حالت اور عجیب وغریب ٹھاٹھ میں ہے۔ ہمارے یہاں جو ایک معمولی عامی شخص رہتا ہے وہ بھی غالبًا ہمراہ ہے۔ وہ مرحومہ کو دیکھ کر بتلا رہا ہے کہ دنیا میں جو مرتبہ غوث کا ہوتا ہے وہ حق تعالیٰ نے اس کو یہاں عطا فرمایا ہے۔ اس فرط مسرت وخوشی میں آنکھ کھل گئی۔ فقط

جوابُ از حضرتِ اقدسؒ مدظلہٗ

بندہ دو ہفتہ سے دہلی، میوات وغیرہ کے سفر میں تھا۔ واپسی پر خط رکھا ہوا ملا۔ تہجد بعد عشاء چار رکعات پڑھ لیا کریں۔ اور آخر شب میں آنکھ کھل جائے تو آٹھ رکعات ورنہ بعد اشراق بہ نیت قضا بارہ رکعات پڑھ لیا کریں۔ آیۃ شریفہ رَبِّ اشرح لی اختیاری ہے چاہے لسانی تک پڑھیں چاہے قولی تک۔ حضرت سے جو نقل کیا گیا ہے وہ صحیح ہے۔ مگر وہ ایک لطیفہ ہے جو ایک اشکال کا جواب ہے کہ اس دعا کے باوجود لکنت نہیں گئی۔ ورنہ نبی کی دعا کو ناقص کہنا بھی مشکل ہے[۱]۔ سبحٰنک اللّٰھم ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اور بھی جسکا دل چاہے پڑھ لے۔ تصحیح قرآن کی سعی سے مسرت ہوئی۔ خواب مبارک ہے حق تعالیٰ شانہٗ کسی کو ادنیٰ بات پر

---

[۱] کسی شخص نے حضرت اقدس گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا واحلل عقدۃً من لسانی یفقھوا قولی (جس کا ترجمہ یہ ہے۔ میری زبان کی گرہ کھول دیجئے۔ تاکہ وہ میری بات سمجھ لیں) کو پیش کرکے جواب خداوندی اوتیت سؤلک یاموسیٰ (اے موسیٰ جو کچھ آپ نے مانگا عطا کیا) پر اعتراض کیا کہ حضرت موسیٰ کی زبان میں لکنت تو آخر وقت تک باقی رہی تھی۔ پھر جو کچھ مانگا تھا وہ کہاں عطا کیا گیا؟ اس پر برجستہ فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہی ناتمام تھی۔ خود ہی اس کا سوال کیا تھا کہ اتنی گرہ کھول کہ لوگ بات کو سمجھنے لگیں۔ پس جو بات کہتے گو بدقت کہتے۔ مگر لوگ سمجھ ضرور لیتے تھے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ اگر یفقھوا قولی نہ کہتے تو دعا تام ہوتی۔ اور ساری لکنت جاتی رہتی۔ (تذکرۃ الرشید ۱۲) حضرت شیخ دام مجدہ العالی نے اپنے مکتوب میں اسی لطیفہ ونکتہ کیطرف اشارہ فرمایا ہے۔ شاہد

اعلیٰ درجہ مرحمت فرمادیں تو کیا مانع ہے۔ نیز درجہ میں برابر ہونیسے بالکلیہ برابری بھی لازم نہیں یمبئی کے سات منزلہ مسافرخانہ کی سی مثال سمجھ لیجئے۔ کہ پہلی منزل عام مؤمنین کی۔ دوسری منزل صلحاء کی اب اگر آخری منزل انبیاء کی ہو تو نبی ہونیکی حیثیت سے سارے نبی اس منزل پر ہیں۔ مگر سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ پر کوئی بھی نبی نہیں ہے۔ فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۴، رجب المرجب ۶۵ھ

(۴۳) مکتوب از طرف جناب مولانا محمد منظور صاحب نعمانی

حضرت مخدومنا! دامت فیوضکم وبرکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! خدا کرے مزاج اقدس بعافیت ہوں۔ ابھی تک کوئی مکان نہیں مل سکا۔ اس لئے مکان کے سلسلہ کی تکالیف بدستور ہیں۔ ابھی نماز ظہر سے پہلے سوتے ہوئے ایک خواب دیکھا بلکہ اسی پر آنکھ کھلی۔ اب تک اس سے دل میں کچھ سرور ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذلک!! دیکھا کہ جناب والا رائے پور میں ہیں اور یہ خادم بھی ہے۔ حضرت والا جانب شمال ایک پلنگ پر ہیں اور حضرت رائے پوری مدظلہٗ اس کے متصل والے پلنگ پر ہیں۔ اور اسی کے برابر والے پلنگ پر چند خدام ہیں۔ جو اس وقت یاد نہیں۔ میں بھی انھیں کیساتھ بیٹھا ہوا ہوں۔ اس مجلس میں حضرت رائے پوری مدظلہٗ معرفتِ خداوندی اور آخرت کی ترغیب و ترہیب کے سلسلہ میں کچھ ایسی اعلیٰ باتیں ارشاد فرمارہے ہیں کہ میں نے حضرت سے ایسی باتیں کبھی نہیں سنیں۔ اور ہمارے قلوب بہت زیادہ متاثر ہورہے ہیں۔ اس وقت حضرت کے جسم سے کرتا اترا ہوا ہے۔ اور کمر برہنہ ہے۔ اور کچھ ایسا تذکرہ بھی ہے گویا حضرت کو خارش کا کچھ اثر ہے۔ اور خدام کی منشاء کے مطابق حضرت علاج اور پرہیز و احتیاط نہیں فرماتے۔ مجلس جاری ہے کہ اچانک جناب والا نے سب کو یہ ارشاد فرمایا کہ سب اپنے اوپر کپڑا اوڑھ لیں۔ چنانچہ ہم سب لوگوں نے جو ایک پلنگ پر بیٹھے ہوئے تھے ایک رضائی یا لحاف اپنے اوپر ڈال لیا۔ اور غالباً خواب ہی میں مجھے اس موقعہ پر حدیثِ کساء یاد آگئی۔ اور مولوی محمد اقبال سلمہٗ ہشیارپوری جو ہمارے ساتھ پلنگ پر بیٹھے ہوئے تھے اس پر غالباً حضرت کی منشاء پاکر حضرتِ والا کے پاس چلے گئے۔ اور حضرتِ والا نے ان کو بچوں کی طرح اپنی رضائی میں چھپالیا۔ میں نے حضرت والا کی طرف اس خیال سے دیکھا کہ شاید مجھے بھی اپنے پاس بلالیں۔ لیکن حضرت نے میری طرف محبت کی نظر تو فرمائی لیکن مجھے بلایا نہیں۔ کچھ دیر تک پوری مجلس اسیطرح کپڑے اوپر اوڑھے بیٹھی رہی۔ جیسے کہ بالکل سکوت کا عالم ہے۔ اور کوئی

خاص حالت ہے۔ پھر کچھ ایسا خیال آتا ہے کہ حاجی ظفرالدین صاحب آتے ہوئے محسوس ہوئے اور میرے دل میں خیال آیا کہ جناب والا نے کپڑے اوڑھنے کو اس واسطے ارشاد فرمایا کہ حاجی صاحب موصوف کو یہ خیال نہ ہوئے کہ ان لوگوں نے حضرت رائے پوری کو آرام نہیں کرنے دیا۔ اور ابتک گھیرے بیٹھے ہیں۔ بہر حال مجھے خواب ہی میں یہ شبہ ہوا اور میں نے ارادہ کیا کہ میں حضرت والا سے پوچھونگا کہ یہ کپڑے اوڑھنے کا حکم بزرگی کے لائن کی کوئی بات تھی یا انتظامی لائن کی۔؟ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ چند منٹ اس خواب سے لذت لیتا رہا۔ پھر خیال آیا کہ شاید نماز کا وقت ہوگیا۔ گھڑی دیکھی تو جماعت کے ختم کا وقت تھا۔ وضو کر کے دوڑا۔ پہنچا۔ تو لوگ مسجد سے نکل رہے تھے۔

کل سے مکان کی دستیابی کیلئے عریضہ لکھنے کا ارادہ تھا۔ اب یہ خواب اور محرک ہوگیا۔ اپنی حالت کبھی اچھی ہوجاتی ہے۔ اور کبھی سخت انتشار اور پراگندگی خیالات میں آوارگی کی کیفیت ہوجاتی ہے اور یہ زیادہ تر مکان کی تکلیفوں کے وقت ہوتا ہے۔ کبھی کبھی حضرات انبیاء علیہم السلام اور سلفِ صالحین کی خدمتِ دین کے سلسلہ کی تکالیف اپنے نفس کو یاد دلاکر اس کو مطمئن کرتا ہوں اور وہ مطمئن بھی ہوجاتا ہے۔ لیکن دوسرے اوقات میں پھر وہی چیزیں عود کر آتی ہیں۔ اس ابتلاء کے زمانے میں دعوات و توجہات کا بہت زیادہ محتاج ہوں۔

ایک چیز مجھے بہت دنوں سے کھٹک رہی ہے۔ لیکن اب تک میں نے اس کو عرض نہیں کیا۔ آج عرض کئے ہی دیتا ہوں تاکہ اگر آپ کو کوئی مضائقہ نہ ہو اور میرا خیال بھی یہی ہے (کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں) تو میں پھر بالکل مطمئن ہوجاؤں اور کھٹک بھی باقی نہ رہے۔ اور اگر نامناسب ہو تو پھر حضرت اس کی اصلاح کیلئے دعا۔ فرمائیں اور مناسب خیال فرمائیں۔ تو تدبیر بھی بتلائیں۔ وہ یہ ہے کہ ادھر کچھ عرصہ سے حضرتِ والا سے میری محبت اور عقیدت اتنی بڑھ گئی ہے کہ میرے اندازہ میں حضرت رائے پوری مدظلہٗ سے اتنی محبت و عقیدت نہیں ہے۔ اگرچہ رعب اور وقار دل میں انھیں کا زیادہ ہے۔ والسلام ختام خویدکم محمد منظور نعمانی۔ ۲۱ ھ

جوابِ از حضرتِ اقدس مدظلہٗ میں آپ کی محبت کو ذریعہ صلاح و فلاح اور موجب نجات سمجھتا ہوں۔ انتم شھداء اللّٰہ فی الارض۔ خواب انشاء اللّٰہ مبارک ہے۔ اور خواب ہی میں حدیثِ کسار کا خیال انشاء اللّٰہ تعیین مراد ہے۔ یہ ناپاک ہو یا حضرت رائے پوری ہر شخص اپنے سے معیت اور محبت کا تعلق رکھنے والوں کے لئے

اپنی نااہلیت کے قلبی اعتراف کی وجہ سے اس دعا پر مجبور ہے۔ اَللّٰھم ھولاءِ اھل بیتی ....
نا ذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرًا۔ حضرت کا تجرد عن اللباس انقطاع عن الدنیا ہے اور ظاہر بدن پر خارش کے آثار بظاہر وہ اثرات ہیں جو آج کل چاروں طرف سے بصورت رنج لاحق ہو رہے ہیں۔ بالخصوص الیکشن کے بعد سے اور خدام کی طرف سے خیر خواہانہ انداز میں یہ الزام کہ حضرت ان معاملات میں احتیاط نہیں فرماتے۔ اور کسائی دعاؤں کے بعد دین کا ظفر حق تعالیٰ شانہٗ آپ تک پہنچا دے تو اس کے لطف وکرم سے کیا بعید ہے۔ اس ناپاک کیساتھ محبت کے اضافہ میں، تو مضائقہ نہیں۔ لیکن عقیدت کسیاو اہتماما حضرت اقدس ہی کیساتھ زیادہ ہونا ضروری ہے۔ فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) یکم جمادی الاول ۱۳۶۶ھ

(۴۴) مکتوب از طرف جناب مولوی محمد سلیمان صاحب میواتی

مکرم محترم حضرت مولانا الحافظ الحاج محمد زکریا صاحب مدظلہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آنجناب کی خیریت خداوندکریم سے نیک چاہتا ہوں۔ خادم کو آنجناب کی زیارت نوح کے جلسہ میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد سے زیارت سے محروم ہوں۔ خیریت تو معلوم ہوتی رہی۔ یہ ناچیز مع دس رفقاء کے سات جون کو نظام الدین سے چلکر آٹھ کو بھاول پور پہنچا۔ چار روز کام کیا۔ الحمد للہ اچھا کام ہوا۔ جمعرات کو وہاں سے خانپور رحیم دین پور پہنچے۔ یہاں ایک پیر کا مزار ہے۔ یہی ایک جگہ ہے جہاں پوری گدی کا تعلق دیوبند کے اکابرین سے ہے۔ یہاں ایک بزرگ ہیں ان سے ملاقات کی جو مولانا عبداللہ صاحب کے استاذ ہیں۔ نابینا ہیں ہم نے ان سے دعا کی درخواست کی۔ فرمایا۔ تمھارے واسطے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اللہ تمھیں کامیاب کرے۔ یہاں سے ہم خانپور آئے۔ جمعہ پڑھا اور کراچی کیلئے روانہ ہوگئے۔ جناب والا دعا فرمائیں کہ یہ چلنا پھرنا مسلمانوں کی بخشش اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جس زندگی کو لیکر آئے تھے اسپر پڑ جانیکا ذریعہ بن جائے۔

حضرت! سندھ والوں میں کام کی مقبولیت بہت ہے۔ لوگ بہت ہی توجہ کیساتھ بات کو قبول کرتے ہیں۔ لیکن حاجی کیمپ ایک میلہ بنا ہوا ہے۔ جہاں پر عورتیں بے پردہ آزادی کے ساتھ پھرتی ہیں۔ یہاں آکر (تبلیغی) کام کرنیسے عورتوں پر بھی اثر پڑا۔ کچھ عورتیں پردہ بھی کرنے لگیں ہیں۔ آپ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ایسی حالت میں مسلمانوں کا ایمان محفوظ رکھے

یہاں پر نظر کی حفاظت بہت ہی مشکل ہو رہی ہے۔ اتوار کی رات کو عشاء کے فرضوں کے بعد تسبیح فاطمہ پڑھ رہا تھا۔ پڑھتے ہوئے نیند کا غلبہ ہو گیا اور جناب کا چہرہ مبارک نظر آیا۔ آپنے فرمایا کہ تو نے لات ماردی۔ اور چہرۂ مبارک پر خفگی کے آثار تھے۔ جسکی وجہ سے طبیعت پر پریشانی ہے اور فکر سا ہو رہا ہے۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہ

بعد سلام مسنون! تبلیغی مساعی سے مسرت ہوئی۔ تبلیغی گشتوں میں آپ حضرات کو ہر قسم کی مجالس اور مواقع میں جانیکی نوبت آتی ہے۔ اور آوے گی۔ اس لئے دو امر کا خاص طور سے اہتمام رکھیں۔ اول یہ کہ عورتوں پر نگاہ بالکل نہ پڑے اور بے ارادہ پڑجائے تو دوبارہ ادھر نہ دیکھیں اور نگاہ کو فوراً ہٹالیں۔ حدیث پاک کے ارشاد کے موافق پہلی نگاہ جو بے ارادہ ہو معاف ہے۔ لہٰذا اس کا خاص اہتمام رکھیں۔ اسی کا دوسرا جزء امردوں کا اختلاط ہے۔ بالخصوص امراء کے امارد سے گریز رکھیں۔ اگر تبلیغ میں اس قسم کے لوگ کہیں اتفاق سے شرکت کریں تو اسکا لحاظ رکھیں کہ ان سے تخلیہ میں ملنے کا وقت اور موقعہ نہ ملے۔ دوسری چیز امراء کے ساتھ برتاؤ ہے۔ ان کے مال و دولت ثروت اور راحت کو وقعت کی نگاہ سے ہرگز نہ دیکھیں یہ کوئی خوبی کی چیز نہیں بلکہ فتنہ کی چیز ہے۔ مال کی بدولت آدمی اکثر بڑے فتنوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ اپنے لطف سے ان فتنوں سے محفوظ رکھے۔ یہ مسئلہ ذرا نازک اور سمجھ کا ہے کہ ایک جانب تو ان کے دنیوی عزت وجاہ کی وجہ سے ان کا احترام ضروری ہے کہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آدمیوں سے ان کے مرتبہ کے موافق معاملہ کرو۔ دوسری طرف اپنی طبیعت کو ان پر رشک کرنیکے بجائے ترس کھانے پر آمادہ کرنا ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے ان غریبوں کو کیسے فتنہ کی چیز میں مبتلا کر رکھا ہے کہ اگر یہ حضرات اس کا حق ادا کریں تو یقیناً مال اچھی چیز ہے۔ لیکن ہم لوگوں سے آج کل اللہ اور رسول کے اہم حقوق ہی ادا نہیں ہوتے تو مال کے حقوق کیا ادا کریں گے؟ اسلئے یہ بڑی نازک چیز ہے۔ میری طرف سے دوسرے رفقاء تبلیغ کو بھی یہ پیغام پہنچا دیں۔ بندہ کے خیال میں خواب میں بھی آپ کو اسی طرف توجہ دلائی گئی خواب میں ایسے امور کیطرف توجہ دلانا اللہ کا احسان ہے جو قابل تشکر ہے۔ (پیام مولوی سعید الدین دہلوی) میں نے میانجی سلیمان کے خط میں دو امر لکھے ہیں۔ ان کو خود بھی دیکھ لیں اور جماعت کے احباب کو بھی سمجھا دیں۔

میرے محترم! اہل ثروت کیساتھ ذلت اور تملق سے نہ رہنا۔ اپنے اوپر مشقت کو حتی الوسع برداشت کرنا مگران کے سامنے دست سوال سے ذلیل نہ ہونا۔ اس کے ساتھ ہی نہایت اہم یہ ہے کہ یہ استغنا ظاہر کے بجائے دل سے زیادہ ہونیکی ضرورت ہے۔ ہم لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہوگئی کہ ظاہر سے تو ہم بڑا استغنا ظاہر کرتے ہیں۔ مگر دل سے ان کے احسانات کے متمنی رہتے ہیں۔ حالانکہ اس کا الٹا ہونا چاہیئے تھا کہ دل سے جتنی بھی احتیاج کا اظہار ہو وہ مالک اور مقلب القلوب کیطرف ہونا چاہیئے۔ اور جتنی بھی لجاجت سے مانگا جائے مانگے اور ان متمول حضرات سے نہ لجاجت کا معاملہ ہو نہ ایسا استغنا ظاہر ہو جو اپنے کو تکبر میں پھنسادے۔ اللہ جل شانہ مجھے بھی ان دونوں تحریروں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے کہ خود ان مکروہات میں سب سے زیادہ مبتلا ہوں۔ "فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ، ۲۵ شعبان ۔ ۶۶ھ

(۴۵) مکتوب از طرف جناب مولوی نورالاسلام صاحب چاٹگام

بعتبہ عالیہ حضرت مرشدی و مولائی دامت برکاتکم۔ فأفضتہ علینا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امابعد گذارش ہے کہ بندہ بفضلہ، تعالیٰ و بدعائے حضرت مرشدی مع الخیر و مستدعی الخیر ہے۔ آمین ثم آمین۔ احوال یہ ہے کہ کچھ روز گذرے مرسلہ خط کے جواب سے خرسندی حاصل ہوئی۔ رات کو ذاکرین جہر کیساتھ اسم ذات کا ذکر کرتے ہیں۔ خدا کی قسم ایسا مزہ آتا ہے جو خارج از بیان ہے۔ ؎

خوش نماید نالۂ شبہائے شان ذوقہا دارم بلفظ اللہ شان

امید کرتا ہوں کہ سابقہ اوراد کیساتھ اس کی بھی اجازت مرحمت ہو بشرطیکہ مناسب ہو۔ دعا کا خواستگار ہوں۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ، پانچ تسبیح نفی اثبات۔ دس تسبیح اسم ذات اہتمام سے کرلیا کریں۔ فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ،) ۲۵ ربیع الثانی ۶۹ھ

(۴۶) مکتوب از طرف جناب شفقت حسین صاحب۔

نقیتہ السلف حجۃ الخلف حضرت اقدس مولانا الحاج الحافظ مولوی محمد زکریا صاحب دام اقبالہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بندہ نے ایک خواب دیکھا ہے کہ تین حضرات ایک مقام پر جمع ہیں۔ میں بھی وہاں حاضر ہوگیا۔ تو ایک حضرت نے میری طرف گھور کر دیکھا اور کہنے لگے کہ تو اپنے کو کیا سمجھتا ہے۔ اسی دوران میں ان کی آنکھوں میں بجلی کی روشنی پیدا ہوگئی

میں ڈر گیا۔ تھوڑی سی روشنی میری آنکھوں سے پیدا ہوئی۔ ان حضرت کا حلیہ یہ ہے کہ لمبا قد بھوری آنکھیں اور درمیانی عمر ہے۔ اور وہ دونوں (حضرات) اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہے اور میں مشاہدہ بھی نہیں کر رہا۔ اس خط کے تحریر کرتے وقت میرا گمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف ہے اور (ان) دونوں (حضرات) کیطرف حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گمان ہوتا ہے۔ آپ کی اصلاح کا منتظر ہوں۔ بفضلہ آپکے تعلیم کردہ معمول ادا کر رہا ہوں۔ اور یہ مجھکو بالکل سہل معلوم ہوتے ہیں۔ صرف دو گھنٹے میں ختم کر دیتا ہوں۔ البتہ میرا گمان چند روز سے بدل گیا ہے اگر کسی شخص کا کام میرے سے ہو جائے اور اپنے معمول میں ہرج ہو جائے تو (اسکو) ہرج نہیں سمجھتا۔ اس سے قبل ایسا نہیں تھا۔ اس کی اصلاح چاہتا ہوں۔ اور میرے میں ایک مرض اور ہے کہ تمام راز اپنی بیوی سے کہدیتا ہوں۔ ورنہ طبیعت بے چین رہتی ہے اور مجھے بڑا اشتیاق ہے کہ میں فقیر کامل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بنا دیا جاؤں۔ میں نے اسکی دعا بھی کی ہے۔ اور بہت سے امور کی دعا کی تھی وہ تو پوری ہو گئیں۔ فقط والسلام۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ آپ کا خط عصر بعد پہنچا۔ خط میں اتنی تاخیر نہ چاہیئے۔ کبھی کبھی خطوط اور احوال لکھتے رہنا چاہئیں۔

خواب بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ ترقیات سے نوازے لیکن اسمیں ایک خاص تنبیہ بھی ہے کہ اپنے کو عجب اور تکبر سے بچانا ہے۔ بظاہر آپ کو اپنی دعا کے قبول ہونے پر کچھ گھمنڈ سا پیدا ہو رہا ہے۔ اس سے بہت اہتمام سے توبہ کیجئے۔ اور اپنے کو اس سے بچائیے کسی شخص کے کام کی ضرورت سے معمول میں ہرج ہو جانیکا مضائقہ نہیں۔ لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ اسکی قضا دوسرے وقت کر لی جائے۔ اس لئے کہ معمولات کا اہتمام اور دوام کو ترقی میں بہت دخل ہے۔ اپنے تمام راز کسی دوسرے سے کہنا مناسب نہیں۔ چاہے بیوی ہو چاہے کوئی اور ہو۔ البتہ جس بات کے کہنے میں دوسرے کا نفع ہو اسمیں مضائقہ نہیں فقیر کامل ہونیکی جو تمنا آپ نے لکھی ہے اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا کہ فقیری سے کیا مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ سے اسکی رضا اور محبت کی دعائیں کرنا چاہیئے۔ بڑی دولت یہ ہے کہ وہ پاک مالک اپنا بندہ بنا لے۔ دعا قبول ہو جانا اللہ کا بڑا احسان ہے مگر ایسی حالت میں دو چیز کا بہت اہتمام کیا جائے۔ ایک یہ کہ کسی کو نقصان پہنچانیکے لئے

کبھی دعا نہ کی جائے۔ چاہے کتنی ہی اپنے کو تکلیف پہنچے۔ دوسرے اس چیز سے گھمنڈ ہر گز پیدا نہ ہو کہ یہ نقصان کی چیز ہے۔ فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) (صاحب مدظلہٗ) ۱۲ر شوال سنہ ۶۹ھ

(۴۷) مکتوب از طرف جناب رحیم بخش حاجی سلیمان صاحب ماروا

مکرم محترم عالی جناب حضرت اقدس مدظلہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بندہ ۳۷ھ میں حضرت علامہ تھانوی ؒ سے بیعت ہوا اور تعلیم بھی حضرت ہی کے ذمہ رہی۔ ۴۸ھ میں سلسلۂ تعلیم مولانا محمد عیسیٰ کے سپرد ہوا۔ اور سنہ ۶۲ھ تک جاری رہا۔ اور تبلیغی کام اوامر و نواہی کا بندہ کے سپرد کیا گیا۔ تبلیغی کام کے متعلق تعلیم حاصل کرتا رہا۔ شومیٔ قسمت سے حضرت الہ آبادی کا بھی وصال ہو گیا روحی تعلیم جنم روگ ہے۔ تازیست تکمیل ہوتی نہیں۔ حضرت اقدس کے مجازین کی طرف نظر دوڑائی مگر تسلی و تشفی نہ ہوئی۔ بالآخر مولانا منظور نعمانی جو کہ میرے بہت بڑے کرم فرما ہیں سے مشورہ لیا جن کا پرچہ بھی ہمراہ ہے۔ کچھ دنوں حضرت قاری طیب صاحب سے سلسلۂ تعلیم جاری رہا۔ مگر وہ بھی اکثر سفر میں رہتے ہیں۔ ماہ دو ماہ تک جواب نہیں ملتا۔ اب حضور سے عرض ہے کہ میری بیعت قبول فرمائیں۔ اور سلسلۂ تعلیم جاری رکھنے کی اجازت فرمادیں۔

(اوپر جناب مولانا محمد منظور صاحب نعمانی کے جس مشورہ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ یہ ہے۔)

بعد سلام مسنون! حضرت کے خلفاء میں سے کسی کے بارے میں خاص مشورہ دینا میرے لئے مشکل ہے۔ ذاتی تجربہ نہیں ہے۔ سنتا ہوں کہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب امرتسری اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب صدر مدرس مظاہر علوم۔ مولانا وصی اللہ صاحب اعظمی حضرت کے خلفاء میں اصلاح و تعلیم میں بہت زیادہ ممتاز ہیں۔ ذاتی تجربہ اور علم کسی کے متعلق نہیں۔ خود میں ان امور میں حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ میں نے ان کو بڑا محقق اور حد درجہ متبع سنت پایا ہے۔ فقط والسلام۔ محمد منظور نعمانی یکم مارچ سنہ ۰۷ء۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

از ناکارہ و ناپاک زکریا۔ بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مع خطوط اکابر پہنچے۔ آپ کا جذبہ قابل رشک اور قابل مبارکباد ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ترقیات سے نوازے اور استقامت نصیب فرمائے۔ لیکن یہ ناکارہ اس کا بالکل اہل نہیں۔ مولانا محمد منظور صاحب نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ محض اپنی محبت کے جذبہ میں تحریر فرمادیا۔ اتباع سنت بہت اونچی چیز ہے۔ یہاں اتباع فرائض کی بھی تکمیل نہیں ہوتی۔ سراپا عجز و تقصیر ہوں۔ اپنی نااہلیت کے علاوہ جب کہ آپ حضرت مولانا

الحاج قاری محمد طیب صاحب کی طرف رجوع فرما چکے ہیں اور وہ حضرت تھانوی قدس سرہ کے خلفاء میں ہونے کی وجہ سے اس کے زیادہ مستحق بھی ہیں۔ پھر دوسری طرف رجوع کرنا بھی نقصان کا سبب ہے۔ اہل حق میں سے کسی طرف رجوع کے بعد بلا کسی سخت مجبوری یا شرعی عذر کے دوسری طرف رجوع کرنا ترقی کو مانع ہے۔ اور بسا اوقات مضرت کا سبب ہوتا ہے۔ اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ اب آپ کسی دوسری طرف رجوع نہ فرماویں۔ اسفار کی مشغولی یقیناً حضرت موصوف کو زیادہ رہتی ہے۔ لیکن یہ کوئی ایسا عذر نہیں ہے جس کی وجہ سے دوسری طرف رجوع کیا جائے۔ اس کا حل یہ ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے خطوط پر جو حضرت مہتمم صاحب کے نام ہوں۔ یہ لکھ دیا کریں کہ اگر حضرت سفر میں ہوں تو دوسرے صاحب جواب تحریر فرماویں۔ حضرت ہی واپسی پر جواب تحریر فرمائیں۔ سفر کا عذر ایسی چیز ہے کہ ہر شخص کو پیش آتا ہی رہتا ہے۔ البتہ دینی امور میں مشورہ سے بندہ کو بھی عذر نہیں ہوگا۔ تبلیغی امور یا دوسرے دینی امور میں مشورہ فرمانا ہو تو بندہ بھی حاضر ہے۔ اور زیادہ بہتر بنا بر تعلقات قدیمہ یہ ہے کہ ایسے امور میں مولانا محمد منظور صاحب سے مشورہ کر لیا جایا کرے۔ فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ) ۱۹ ربیع الثانی ۶۶ھ

(۴۸) مکتوب از طرف جناب مولوی رحمت اللہ صاحب سلہٹی

بخدمت شریف حضرت مولانا الحافظ الحاج محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گذارش خدمت اقدس میں یہ ہے کہ احقر مدت سے متمنی تھا کہ دارالعلوم (دیوبند) میں دورۂ حدیث شریف سے فارغ ہو کر حضور والا کی خدمت میں درس حدیث شریف سے مشرف ہوں۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ گذشتہ سال حضرت شیخنا المدنی مدظلہٗ العالی اور دیگر اساتذہ کرام سے دورۂ حدیث پڑھنا نصیب ہوا اور امسال مولانا شیخ التفسیر مدظلہٗ سے دورۂ تفسیر پڑھنے کی نیت سے گھر سے باوجود موانع شدیدہ آیا تھا۔ لیکن حضرت مولانا رخصت ہو گئے۔ اس لئے بقیہ فنون میں داخلہ لے لیا تھا۔ اور بڑی تمنا تھی کہ اکابر مظاہر علوم کے دروس حدیث سے آئندہ سال مستفیض ہوں گا۔ لیکن کیا کروں دنیا کی فضا بدل گئی۔ اعزہ اقارب بڑی تاکید کیساتھ مسلسل خطوط لکھ رہے ہیں کہ جس طرح ہو سکے گھر آجاؤ۔ چنانچہ ایک مرتبہ احقر تیار بھی ہو رہا تھا اور اساتذہ کرام سے مشورہ لے رہا تھا۔ بعض حضرات نے اجازت بھی دیدی تھی۔ لیکن حضرت شیخنا المدنی دامت برکاتہم نے فرمایا کہ دو کل دو مہینے رہ گئے امتحان سالانہ دیکر چلے جاؤ اور ان کو

لکھو کر دو مہینے اور صبر کریں،، سو احقر رک گیا۔ اور حضرت شیخ معظم کے ارشاد پر عمل کیا۔ مگر وہ مدت کی تمنا کی تلافی کس چیز سے کروں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ بہت سوچ وفکر کے بعد خیال ہوا کہ حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہو کر اجازت (حدیث) کا شرف حاصل کروں۔ جسطرح حضرت مولانا فخر الدین صاحب دامت برکاتہ سے گذشتہ سال بموقع ختم بخاری شریف اجازت کی برکت حاصل کی۔ لہٰذا حضرت والا سے بہنایت عجز و نیاز سے درخواست ہے کہ اجازت کے آداب سے آگاہ فرماویں۔ اور احقر کی اس تمنا کی تکمیل فرمائیں۔ تاکہ قلب مضطرب کو تسکین ہو۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

بعد سلام مسنون! اس سے مسرت ہوئی۔ کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنے لطف وکرم سے آپ کو حضرت اقدس مدنی دام مجدہم کی شاگردی میں دورۂ حدیث کی سعادت سے نوازا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اسکی برکات سے مالا مال فرمائے اور ترقیات دارین سے نوازے۔ حضرت اقدس کے تلمذ کے بعد کسی دوسرے سے اجازت کی ذرا بھی ضرورت نہیں اور مجھ جیسے ناپاک سے ارادہ تو اس رفعت کے ساتھ بے ادبی ہے۔ جو آپ کو حاصل ہے اس وقت سال کا ختم ہے اور امتحان کا قرب ہے۔ آپ کے سفر میں حرج زیادہ ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ بندہ ۲۵ اپریل کو بسلسلۂ شوریٰ دیوبند ہی حاضر ہوگا وہیں اس کارڈ کو بندہ کو دکھا کر ملاقات کرلیں۔ زبانی گفتگو آپ سے ہوجائیگی۔ اس کے بعد بھی آپ آنا چاہیں تو شوق سے جب چاہیں تشریف لے آئیں۔ یہ کارڈ ہمراہ لیتے آویں۔ آپنے جس محبت کا اظہار کیا ہے اس کی بنا پر مخلصانہ مشورہ ہے کہ سال کا ختم ہے وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس قلیل وقت میں حضرت اقدس کی خدمت میں روزانہ حاضری کا کوئی وقت بہت اہتمام سے نکالیں۔ مناسب یہ ہے کہ صبح کی نماز حضرت کی مسجد میں پڑھا کریں۔ چاہے حضرت تشریف فرما ہوں یا نہ ہوں۔ اور بسہولت ممکن ہو تو عصر کے بعد سبق میں اس طرح شرکت کر لیا کریں۔ کہ اس وقت کسی طالب علم کی طرف ذرا بھی التفات نہ ہو۔ بلکہ ہمہ تن توجہ صرف حضرت کی طرف ہو۔ اور یہی آپ کے خصوصی احباب میں جو امسال فارغ ہو کر جانے والے ہیں ان کو میرا یہ مشورہ پہنچا دیجئے جو عمل کریگا ثمرہ پائیگا۔ فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ۔) ۱۵ رجمادی الثانی سنہ ۶۹ھ

(۹۴) مکتوب از طرف جناب اسمٰعیل ولی یعقوب صاحب۔

بخدمت گرامی حضرت مولانا محمد زکریا صاحب صدر مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

بعد سلام مسنون! عرض اینکہ بندہ ایک مدت سے اصلاح وتعلیم کی غرض سے بیعت ہونا چاہتا ہے۔ بندہ کا طبعی رجحان آنجناب کی طرف ہے۔ امید ہے کہ آپ قبول فرما کر مشکور فرمائیں گے میں نے آپ کی تصانیف میں سے الاعتدال فی مراتب الرجال دیکھی ہے۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہ

ارادہ بہت مناسب اور مبارک ہے لیکن انتخاب انتہائی غلط۔ قطع نظر اپنی نااہلیت کے۔ نہ میں سفر کر سکتا ہوں۔ نہ بظاہر آپ مشاغل کی وجہ سے کر سکتے ہیں۔ اس لئے آپ کے لئے مولانا محمد طیب صاحب مناسب ہیں کہ وہ سفر فرماتے رہتے ہیں۔ فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ، ۲۳ ذی الحجہ ۶۸ھ

(۵۰) مکتوب از طرف جناب مولانا محمد منظور صاحب نعمانی

حضرت مخدومنا! دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کرے مزاج اقدس بخیر وعافیت ہوں۔ میں آج رات ہی میں یہاں پہنچا ہوں۔ ۱۵۔ ۲۰ دن یہاں ہی قیام کا ارادہ ہے۔ اس درمیان میں ۵۔ ۶ دن کیلئے بہار بھی جانیکا خیال ہے۔ سہارنپور سے جا کر نظام الدین قریباً دس دن قیام رہا۔ الحمد للہ اس پورے سفر سے میرے سب ساتھ والیوں کو بھی بڑا فائدہ پہنچا۔ نظام الدین میں تو ان کا مستقل معمول رہا کہ ہمہ وقت حجرہ سے لگی بیٹھی رہتی تھیں۔ اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ العالی کے ارشادات سنتی رہتیں۔ اور اس سے بہت ہی متاثر ہوئیں۔ یہانتک کہ ایکدن تینوں نے جمع ہو کر مجھ سے کہا کہ آپ مرادآباد یا لکھنؤ جانیکو کیوں سوچتے ہیں۔ جنت تو یہاں ہی ہے یہاں کے سوا کہیں کا بھی جانا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ خصوصاً میری بچی .... کا تو یہ حال ہے کہ مولانا محمد یوسف صاحب کی باتیں پہنچانا اور وہاں کے تذکرے کرنا اس کا مشغلہ بن گیا ہے۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ عورتوں پر اس کی باتوں سے بڑا اثر پڑتا ہے۔ حضرت کی خادمہ اور دونوں بھتیجی بھی حضرت کی صاحبزادیوں اور محترمہ اماں جی صاحبہ کی محبتوں اور شفقتوں سے بہت ہی متاثر ہو کر آئی ہیں۔ اور مجھے بڑی امید ہے کہ اس حاضری سے انشاء اللہ ان کی زندگیوں کے رخ کے بدل جانے پر بڑا اثر پڑیگا۔ الحمد للہ دینی ترقی کا شوق اور جوش وجذبہ لیکر آئی ہیں۔ حضرت والا میرے ساتھ ان کیلئے بھی خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

اس وقت ایک خاص حاجت ہے جس کیلئے کچھ زحمت دینا چاہتا ہوں۔ تصوف اور

اس سے تعلق رکھنے والوں کے متعلق عام انشا پردازوں کا رویہ تو پہلے سے معاندانہ تھا ہی لیکن جماعت اسلامی کے حلقہ کے بعض اہل علم وقلم جو اپنی نیتوں میں مخلص ہیں اور اپنی ناواقفی بلکہ غلط واقفیت کی بناء پر اصلی اور حقیقی تصوف کی بھی قوت سے مخالفت کر رہے ہیں۔ اور ایک وسیع دینی حلقہ پر اس کا اثر پڑ رہا ہے اور ان کی محرومی کا باعث ہو رہا ہے ضرورت تھی کہ جو حضرات، اس موضوع پر لکھنے کے واقعی اہل ہیں وہ اس طرف اہتمام سے توجہ فرماتے۔ لیکن چونکہ ان حضرات کی نظر سے وہ مخالفانہ تحریر نہیں گذرتیں۔ نیز مضامین کی شکل میں کچھ لکھنا ان حضرات کا مشغلہ بھی نہیں ہے اس لئے اپنی قطعی نااہلیت کے باوجود کچھ لکھنا شروع کیا ہے۔ لیکن طے یہ کر لیا ہے کہ اس موضوع پر حضرت ہی کی امداد اور رہنمائی سے لکھوں گا۔ ابتدائی تمہیدی قسط تو لکھ کر کاتب کو بھی دیدی ہے لیکن اصل موضوع شروع نہیں کیا گیا۔ اب تک جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل صرف یہ ہے کہ دین کے تین شعبے ہیں۔ ایمان (اعتقادیات) اسلام (اعمال صالحہ متعلقہ جوارح) احسان (تصوف) ان میں سے تیسرے شعبے کی حقیقت اور دین میں اسکی اہمیت سے اکثر ابناء عصر غافل ہیں جس کے خاص اسباب یہ یہ .... ہیں۔ حالانکہ دین میں اس شعبہ کی بڑی اہمیت ہے۔ اور یہی دین کا قلب اور اسکی روح ہے۔ کیونکہ در اصل اس کا موضوع وکیفیات قلبیہ ہیں۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔

اب آگے مجھے کتاب وسنت کی روشنی میں ان کیفیات کی حقیقت اور ان کی اہمیت کے متعلق کچھ لکھنا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کیفیات کا سراغ ادعیہ ماثورہ سے بہت کچھ مل جاتا ہے۔ مثلاً اسئلك يقينا صادقا وقلبا خاشعا۔ رب اجعلني لك ذكارا ...... لك رهابا لك مخبتا اليك اواها منيبا۔ اللهم اجعلني اخشاك كاني اراك ابدا۔ ادعیہ ماثورہ کے مجموعہ سے ایسی دعائیں تو انشاء اللہ بڑی تعداد میں نکال لی جائیں گی۔ لیکن ان دعاؤں کے علاوہ ان کیفیات کے بارے میں جن کی تحصیل وتکمیل تصوف کا اصل موضوع اور خانقاہوں کا خصوصی مشغلہ اور نصب العین ہے اور جو احادیث وآثار حضرت کی نظر میں ہوں زحمت فرما کر ان سے مطلع فرمایا جائے۔ اور اگر اس مقصد میں پوری مدد دینے والی کوئی کتاب حضرت کی نظر میں ہو تو زحمت فرما کر اس سے مطلع فرمایا جائے۔ اور اگر اس مقصد میں پوری مدد دینے والی کوئی کتاب حضرت کی نظر میں ہو

تو اسپر دلالت فرمادیجائے۔ افسوس ہے کہ بڑی زحمت دے رہا ہوں۔ لیکن کوئی اور جگہ نظر نہیں آتی۔ فقط۔ محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہ۔ ۲۲ صفر ۶۶ھ الکھنؤ۔

خاکسار ابوالحسن علی۔ بعد سلام مسنون۔ عرض پرداز ہے کہ ایک لفافہ جس میں حضرت رائے پوری مدظلہ کا مرسلہ کارڈ بھی تھا۔ آٹھ دن ہوئے جمعہ کے روز پہنچ چکا ہے۔ خلاصۂ مضمون یہ ہے کہ ۲۸ فروری بالکل مناسب تاریخ ہے۔ آپ حضرات کو مطلع فرمادیں۔ والسلام مع الاکرام علی۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ

احیاء العلوم کے حاشیہ پر تخریج عراقی اور جدید طبع شدہ بیان القرآن در تھانہ بھون کے حاشیہ پر مسائل السلوک اور التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف کے ملاحظہ کے بعد اگر ضرورت باقی رہی تو تعین مضمون کے ساتھ حکم فرمادیں۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ) ۲۵ صفر ۶۶ھ

(۵۱) مکتوب از طرف جناب اسمٰعیل ولی یعقوب صاحب

محترم ومکرم جناب مولانا محمد زکریا صاحب۔ ادام اللہ فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنجناب کا خط موصول ہوا جس سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ شانہ آپ کی دعا کو قبول فرمائے۔ اور بندہ کو اپنے الطاف سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ شانہ آپ ہی کو میرے لئے اس چیز کا وسیلہ بنائے۔ میرا رجحان آنجناب ہی کی طرف ہے۔ امید ہے کہ آپ قبول فرماکر میری تعلیم وتربیت شروع فرماویں گے۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہ

بندہ نے خیرخواہانہ مشورہ[خ۵] دیا تھا۔ اگر یہی اصرار ہے۔ تو مجھے عذر نہیں۔ غسل کے بعد بہ نیت توبہ دو رکعت پڑھکر سابقہ سے توبہ آئندہ کو عہد کریں۔ اور ہر نماز کے بعد سوئم کلمہ ۳۳ مرتبہ صبح وشام استغفار، درود شریف اور سوئم کلمہ کی تین تین تسبیح پڑھا کریں۔ بندہ کے کون کون سے رسائل آپ کے پاس ہیں، اور آپ نے اب تک دیکھے ہیں۔ آئندہ خط میں آخری خط ارسال کیا کریں۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ) ۱۶ ذی الحجہ ۶۸ھ

خ۵۔ یہ مشورہ مکتوب خ۴۹ میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ (شاہد غفرلہ)

(۵۲) مکتوب ازطرف جناب مولوی شمس الدین صاحب مظفرنگر

الی مرشدنا و مقتدانا حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، فدویانہ گذارش ہے کہ خادم کو چودہ سال تک ایک بدعتی پیر کی بیعت میں رہنے کے بعد پروردگار عالم نے اپنی خاص عنایت سے ہدایت فرمائی۔ اور مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی کی بارگاہ سے فیضیاب ہوا۔ اور عرصہ تک حضرت سے ہدایات حاصل کیں۔ حضرت کے وصال کے بعد اپنے ان احباب سے مستفیض ہوتا رہا جن کا حضرت سے قدیم تعلق تھا۔ لیکن تقریباً ایک سال سے یہ صورت بھی مفقود ہو چکی ہے۔ اور اب ایک تشنہ کام ہو کر مخزن ہدایت کا متلاشی ہوں۔ اب اپنے تمام معتمدین کے مشورے کیساتھ یہ رائے قائم کی ہے کہ آپ سے درخواست کروں۔ چنانچہ یہ عریضہ خدمت عالیہ میں گزران کا ملتجی ہوں کہ آپ خادم کو اپنے دامن ہدایت میں لے لیں۔ اور جوابی کارڈ پر اس مژدہ جانفزا سے مشرف فرمائیں۔ پھر جیسی اجازت ہو عرائض ارسال خدمت کروں یا خود حاضر خدمت ہو کر شرف قدمبوسی حاصل کروں۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ | اجیب عنہ بالھدایۃ الی الشیخین الملدنی والرائپوری۔ فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہ) ۲۳ شعبان ۶۷ھ

(۵۳) مکتوب ازطرف جناب مولوی محمد علی صاحب۔

مولائی المکرم زید مجدکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت عریضہ روانہ کرنیکی تقریب صرف میری روحانی بیقراریاں ہیں۔ میں اس سے پہلے ایک صاحب کی انگیخت سے یہاں ...... میں ...... ۱۹۶۷ء میں بیعت ہو گیا تھا۔ انھوں نے اسم ذات کا ورد کرنے کی تلقین کی میری طبیعت کو ان سے مناسبت نہ تھی۔ نہ مجھے ان سے علمی دائرے کے سوا کوئی خاص عقیدت تھی۔ بہت پچھتایا۔ بیماریاں بڑھتی جاتی ہیں۔ اور پریشانیوں میں اضافہ ہے۔ نماز پڑھتا ہوں مگر سکون نہیں۔ خدا کو یاد کرتا ہوں۔ مگر دل میں جمعیت نہیں۔ بے کیف نمازیں بے سرور یاد دل کی اذیت کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ اس ماہ سے ارادہ کی پوری پختگی کے ساتھ صرف تہجد کی نماز کے بعد ذکر شروع کیا ہوا ہے۔ یعنی لا الٰہ الا اللہ۔ جی لگتا ہے۔ نہ اخفاء ہوتا ہے اور نہ جہر بالقول مگر یہ کسی مربی کی تربیت کے زیر اثر نہیں۔ اس لئے اور پریشان ہوں۔ ذکر کے وقت میں تو نہیں۔ مگر ہمہ وقت یہ حالت قائم نہیں رہتی۔ خاطر اور ہواجس کا ہجوم رہتا ہے۔ مرشدین! میری دستگیری فرمایئے۔ خدارا اس راہ میں میری تشنگی کو دور فرمایئے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ

اس وقت میں حد سے زیادہ مضطرب ہوں۔ مجھے اپنی طبیعت کی افتاد کیلئے آپ کے سوا کوئی مربی نظر نہیں آتا۔ خدارا رحم فرمائیے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ آپ سے بیعت ہوں۔ اور صرف بیعت نہیں بلکہ اصلاح چاہتا ہوں۔

مرشد من! آپ ہی میری بیقراری دور کر سکتے ہیں۔ خدارا مجھے سنبھالیئے۔ لیجئے یہ ہے غلام کا ہاتھ، اور کیجئے کچھ میری نجات کا سامان۔ حضرت بیمار ہوں۔ علاج چاہتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ مجھ پر رحم فرمائیں گے۔ میرے معمولات یہ ہیں۔

تین اور چار کے درمیان تہجد اور ذکر نفی واثبات۔ سنتوں کے بعد چائے پھر نماز بعد اذان طلوع آفتاب تک ترجمۂ قرآن۔ صرف ونحو فقہ کی کتابوں کے سبق۔ کھانا دوپہر کا قیلولہ۔ نماز ظہر۔ حدیث مشکوٰۃ اور ریاض (الصالحین) کا مطالعہ فتوی نویسی چائے۔ نماز عصر اخبار بینی، نماز مغرب۔ کھانا۔ قرآن سننا یا پڑھنا۔ نماز عشاء اور خواب۔

جواب از حضرتِ اقدس مدظلہٗ

بعد سلام مسنون! تمھارے دینی جذبہ اور دلی شوق سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ تمھیں ترقیات سے نوازے اور تمھاری دستگیری فرمائے۔ اس سے قطعِ نظر کہ یہ ناپاک اس کا اہل ہے یا نہیں۔ جب کہ بیعت کا تعلق ایک جگہ قائم ہو چکا۔ دوسری جگہ اس طرح تعلق قائم کرنا مناسب نہیں۔ اور پھر میں آپ سے دور ہوں۔ ملاقات کے اسباب مفقود۔ خط وکتابت کا سلسلہ بھی معلوم نہیں کب تک رہ سکتا ہے ایسی حالت میں بہتر یہ ہے کہ آپ مجھ سے مشورہ کرتے رہیں۔ بندہ انشاء اللہ خیر کا مشورہ دیگا۔ آپ کا نظام الاوقات بہت مناسب ہے۔ اسپر عمل کرتے رہیں۔ البتہ اسم ذات کی جو تسبیح مولانا موصوف نے بتائی تھی وہ بھی جاری کردیں۔ اور نفی اثبات کو جاری رکھیں۔ لیکن مولانا کو اسکی اطلاع نہ کریں۔ بلکہ ان کی خدمت میں ایک خط لکھیں جسمیں اپنی تقصیر عدم مکاتبت میں تشتت اور اعذار کی وجہ سے تاخیر پر معذرت ہو اور ان کے فرمودہ عمل پر پابندی کا عزم لکھتے ہوئے اسکی خواہش اور تمنا کہ نفی اثبات کی بھی خواہش ہے۔ اس کی اجازت اور مقدار سے مشرف فرمادیں اس کا جو جواب آوے بندہ کو اس سے مطلع کریں۔ انشاء اللہ دوسرا مضمون لکھوں گا۔ بعد ظہر مطالعہ میں شمائل ترمذی کے مستقل مطالعہ کا اضافہ کریں۔ اگر خصائل ملجائے تو زیادہ بہتر ہے۔ ورنہ اصل عربی ہی کا مطالعہ کریں۔ اور سرسری کتابی حیثیت سے نہیں بلکہ حدیث کے ایک ایک لفظ کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔ ترجمہ کریں اور یہ غور کریں کہ آقا کی یہ صفت غلام میں بھی پائی جاتی ہے یا نہیں۔

اگر نہیں تو عزم کریں کہ انشاء اللہ پیدا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور اگر بجائے دیکھنے کے احباب کو سنانے کی صورت پیدا ہوسکتی ہو تو زیادہ نافع ہے۔ تین مرتبہ اسطرح کتاب کو دیکھنے کے بعد بندہ کو اطلاع کریں۔ اور اس خط کو ہمراہ روانہ کریں۔ اگر اس کو کسی وجہ سے روانہ نہ کرنا چاہیں تو شمائل والے مضمون کی نقل روانہ کردیں۔ بھائی صاحب سے بعد سلام مسنون! آپ نے تو مستقلاً پاکستانی بننے کے بعد ناپاکوں کا ایسا بائیکاٹ کیا کہ گویا کبھی راہ ورسم تھی ہی نہیں۔

فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہ) ۵ر ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ

(۵۴) مکتوب از طرف جناب طاہر حسنی صاحب: اچھاور ریاست بھوپال

مخدوم معظم مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ کے بعد عریضہ پیش کرنیکی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ دوران علالت میں غیر شعوری طور پر بیداری وغفلت میں آیۂ شریف رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ زبان پر جاری رہی۔ دوسرا واقعہ اسی دوران میں یہ پیش آیا کہ ایسا معلوم ہوا کہ میرا کوئی مرافعہ بحضور رب العزت ایک اراضی کے سلسلہ میں پیش ہوا۔ اور دوسرے اقوام بھی خواہشمند تھے۔ بعد تحقیق حکم میرے متعلق ہوا کہ اسے دیجائے۔ اس حکم کے بعد کچھ ایسا اطمینان وسکون حاصل ہوا جو ناقابل بیان ہے۔ ایک روز صبح کی سنتوں سے فارغ ہوکر سجدہ میں استغفار کر رہا تھا۔ نیند آگئی اور دیکھا کہ میرا چھوٹا بھائی جس کے نماز نہ پڑھنے کی شکایت خدمت والا میں میں نے کی تھی میرے پاس بیٹھا ہے۔ اسی حالت خواب میں جب سجدہ سے سر اٹھایا تو اس نے کہا کہ کھانا لایا ہوں۔ دسترخوان پر چنا ہوا تھا۔ اور دو کٹورے چینی کے۔ اندر سے سفید اوپر مختلف رنگوں کے پھول۔ ان پر بنے ہوئے تھے۔ اور بڑا عمدہ قسم کا پکا ہوا گوشت ان میں تھا۔ اور روٹیاں بھی کئی حصوں میں تھیں۔ میں نے کہا تم شروع کرو میں ہاتھ دھو کر آتا ہوں (اتنے میں) آنکھ کھل گئی۔

ابھی ہفتہ عشرہ ہوا ایک روز میں نے دو رکعت نفل نماز پڑھکر دعا کی کہ خداوندا! وہ کونسا عمل ہے جو...... (سمجھ میں نہیں آیا)...... وہ رات حالت خواب میں نماز پڑھتے گذار دی۔ مجھے ابھی تک کوئی کام نہیں مل سکا۔ یہ حالت بیماری بسا اوقات بڑی بے چینی و توحش کا باعث ہوجایا کرتی ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

عزیزی علی میاں سلمہٗ کو بھی کافی عرصہ سے خط لکھنے کی نوبت نہیں آئی۔ چنانچہ انکا معذرت نامہ موصول ہوا وہ سمجھتے ہیں کہ میں خفا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انھیں صلاح وفلاح نصیب فرمائیں۔

اپنی مخصوص دعاؤں میں اس خادم کو فراموش نہ فرمائیں۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

وعلیکم السلام۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ علالت کے دوران غیر شعوری طور سے آیت استغفار کا زبان پر جاری ہونا بہت مبارک ہے کہ یہ انشاء اللہ مناسبت کی علامت ہے۔ مگر شعور کو اس کے تابع رکھنے کی سعی مناسب ہے، کہ وہ اس سے افضل ہے۔ آراضی کے متعلق مرافعہ کی صورت زیادہ پسندیدہ نہیں۔ اس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ اس قسم کی چیزوں کی طرف انہماک زیادہ ہے اور خیالات کی گہرائیوں میں اس قسم کی چیزیں مرکوز ہیں۔ حالانکہ اندرون قلب میں وہی پاک ذات اس کا دیدار اور اسکا ذوق و شوق اسکا خوف اسکی امید غرض وہی وہ ہونا چاہیئے۔ اس کے غیر کا دل کی گہرائیوں میں گزر کیوں ہو۔ چھوٹے بھائی کے متعلق خواب انشاء اللہ مبارک ہے۔ آپ کے فیض صحبت سے انشاء اللہ وہ کسی وقت متاثر ہوں گے۔ اور ان کے تاثر و دینداری سے آپ کے مراتب بلند ہوں گے۔ نماز کے متعلق خواب بالکل واقعہ ہے کہ اہم العبادات ہے۔ قرب الٰہی میں اس کو بہت زیادہ دخل ہے۔ جتنی زیادہ یکسوئی اور ذوق شوق سے ہوگی اتنی ہی زیادہ تقرب کا سبب ہوگی ابھی تک کوئی کام نہ ملنے سے قلق ہے اللہ جل شانہٗ آپ کی مدد فرمائے۔ کام کے لئے ظاہری تدبیر اور سعی بھی کرنا چاہیئے۔ لیکن قلب کو اس میں زیادہ مشغول نہ کرنا چاہیئے۔" فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ)　۲ صفر ۶۹ھ

(۵۵) مکتوب از طرف جناب طاہر حسنی صاحب ریاست بھوپال،

مخدوم معظم مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! گرامی نامہ شفقت نامہ، باعث صد افتخار ہوا۔ الحمد للہ کام ملنے کے اسباب پیدا ہو رہے ہیں۔ مستدعی ہوں کہ جناب والا دعا فرمائیں کہ خداوند عالم جو کچھ عطا فرمائیں وہ فلاح و بہبود کیساتھ عطا فرمائیں۔ اور مجھے میرے حال پر ایک لمحہ کیلئے بھی نہ چھوڑیں۔ گذشتہ عریضہ میں اپنے مرافعہ کا جو ذکر میں نے کیا تھا۔ اس بارے میں جو ہدایات موصول ہونگی وہ یقیناً صحیح ہوں گی .... بیماری کے بعد سے جس کو تقریباً دو ماہ ہوئے ہیں تہجد کی نماز قطعاً نہیں ہو رہی ہے۔ کوشش کے باوجود بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ یہ کیا صورت ہے۔ پندرہ۔ بیس روز ہوئے ایک گروہ چوروں کا ہمارے مکان پر آگیا۔ نقدی میں تو کچھ ملا نہیں۔ بچے کی تین۔ چار قمیصیں۔ لڑکی کے دو۔ تین پائجامے لیگئے۔ الحمد للہ وہ صندوق بچ گیا جسمیں مرحومہ کے کپڑے تھے۔ حالانکہ اسی بکس پر سے بچے کا بکس اٹھا کر لیگئے۔ ملتمس ہوں

کہ دعا فرمائیں خداوند عالم جملہ تقصیرات کو اپنی رحمتِ واسعہ سے معاف فرمائیں۔ عزیزی علی میاں سلمہ اللہ تعالیٰ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کو خط بھی لکھا ہے۔ نہ معلوم وہ خط انھیں ملا یا نہیں؟ اگر جناب والا کے پاس مقیم ہوں تو بعد سلام مسنون جواب کی تاکید فرمادیں۔

عقد ثانی کے متعلق اکثر احباب کی رائے ہے کہ ناگتخدا سے کی جائے۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے ——— کہ بیواؤں کا معاملہ ان احباب کی نظر میں کیوں غیر ضروری ہورہا ہے۔ حالانکہ سب سے زیادہ وہ اس توجہ کے مستحق ہیں۔ اسی وجہ سے دیکھنے میں آرہا ہے کہ ان کی تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ مناسب رائے سے سرفراز فرمایا جائے۔ فقط۔

جوابِ از حضرت اقدس مدظلہ'

اسی وقت گرامی نامہ پہنچا۔ کام ملنے کے اسباب پیدا ہونے سے مسرت ہے۔ حق تعالیٰ شانہ تکمیل فرمائے۔ تہجد کے ترک سے ملال ہے۔ بالخصوص عادت کے بعد ایسے امور کبھی کبھی ناپسندیدہ قول و فعل سے بھی ہوتے ہیں۔ اور کبھی مشتبہ مال کے استعمال سے بھی۔ بہر حال سعی فرماتے رہیں۔ عقد ثانی کے متعلق اگر ضرورت کا کوئی درجہ ہے تو ضرور کرنا چاہئے۔ بندہ کے نزدیک کم عمر بیوہ زیادہ مناسب ہے۔ علی میاں ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ آمد کے خطوط آتے رہتے ہیں۔ چوری کے قصہ سے قلق ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ حق تعالیٰ شانہ' دارین میں تلافی مافات کرکے آئندہ کو مکارہ سے محفوظ رکھے۔" فقط۔ (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ') ۱۶ ر صفر ۶۹ھ

(۵۶) مکتوب از طرف جناب محمد صدیق صاحب۔

مخدوم و معظم قبلہ و کعبہ حضرت والا مدظلہ العالی، سلام مسنون و آداب خادمانہ۔ حسب ارشاد یہ کمترین ہر نماز کے بعد پانچ منٹ ذکر قلبی کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض کرتے ہوئے قلم رکتا ہے کہ تعمیل واقعی نہیں ہوسکتی۔ اس لئے عرض ہے کہ قلب سے اللہ اللہ کس طرح کہا جاوے۔ آقاؤ مولانا نوراللہ مرقدہ سے شرف نیازمندی کے بعد عرصہ تک اس کمترین کا تعلق ایک بدعتی سے تھا۔ اس کے بعد جس قدر اس کی طبیعت میں غلو ہوتا گیا تعلقات میں فرق آتا گیا حتیٰ کہ اب ایک دوسرے کا دشمن ہے۔ قابل گذارش یہ ہے کہ جب اس سے تعلقات تھے تو ایک روز (اس نے) قلب نیاز مند پر کچھ اثر ڈالا تھا کبھی حرکتِ قلب باآواز ہوتی تھی۔ کبھی قلب ایک قسم کا طواف کرتے یعنی چکی کی طرح گھومنے لگتا وغیر ذالک ایک مرتبہ قلب کی آواز میں بقدر زور پیدا ہوا کہ صاف طور پر ہمہ وقت کھٹ کھٹ محسوس ہوتی تھی اور قلب اسی کو اللہ اللہ کی آواز

بتلاتا تھا۔ غالباً ڈیڑھ دن کے بعد خود نے یہ کہا کہ اب بند ہو جائیگی۔ چنانچہ بند ہو گئی۔ چنانچہ اسکو یاد کرکے درمیان میں بھی چند مرتبہ قلب کی حرکت پر غور کرتا رہا۔ اور اب مستقلاً پنج وقتہ نماز کے بعد اس کا اہتمام کرلیا۔ مگر کبھی تو یہ آواز یا حرکت قلب محسوس ہوتی ہے اور اس وقت دل لگتا ہے۔ اور کبھی یہ حرکت محسوس نہیں ہوتی۔ اس وقت طبیعت گھبراتی ہے اور پانچ منٹ مشکل ہو جاتے ہیں۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہ قلب کی جو حرکت اس توجہ سے ہو رہی تھی وہ قابل التفات نہیں توجہات کے ذریعہ جو اثرات ہوتے ہیں۔ وہ بلبلہ برآب ہوتے ہیں۔ قلب کو ان سے کوئی تاثر نہیں ہوتا۔ جو کھٹک آپ نے لکھی وہ اجرار قلب ہے۔ نہ زیادہ اہم ہے اور نہ قابل اہتمام۔ ذکر قلبی یہ ہے کہ زبان بند کرکے دل پر اللہ کی ضرب لگائی جائے اگر کسی وقت توحش ہو تو اس وقت چھوڑ دیجئے ورنہ لذت آنے نہ آنے کی پرواہ نہ کیجئے۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ) ۱۸ ذیقعدہ سنہ ۶۰ھ

(۵۷) مکتوب از طرف جناب امداد الحق صاحب لائل پوری

سیدنا و سندنا و مولانا و ملجانا و ماوانا شیخنا شیخ الحدیث صاحب متعنا اللہ بطول حیاتکم الطیبہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، ۔ ناکارہ خلائق بہت دیر کے بعد عریضہ ارسال خدمت کر رہا ہے۔ کوئی معذرت بجز سو ءعملی کے نہیں ہے جو آپ کو عرض کروں۔ حضرت والا عملی حالت و قلبی حالت نہایت خراب ہے۔ کوئی عمل اطاعت بھی بوجہ خلوص نہ ہونیکے موجب اطمینان نہیں اور سیات کی کثرت تو الگ رہی اس واسطے گاہے گاہے فکر آخرت سے طبیعت بے چین سی ہو جاتی ہے۔ مگر اسکا اصلاح عمل پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ حضرت کی برکت و شفقت کے باعث اذکار تو ادا ہوتے ہی رہتے ہیں۔ گو بے ثمر ہی ہوں۔ کیونکہ نہ وقت ذکر کے اور نہ بعد ازاں کوئی خاص حالت یا انابت یا محبت مخصوصہ نہیں پیدا ہوتی، اور دل کو یہ کہہ کر تسلی دیتا ہوں کہ نالائق اس قابل ہی کب تھا کہ اللہ کا پاک نام اپنی ناپاک زبان پر لاسکے یہ بھی ان کی محض عنایت ہے تو زائد کے استحقاق کے کیا معنے۔ دل میں ذکر کے وقت ایک لرزہ سا ہوتا رہتا ہے۔ اور نماز بھی اگر توجہ سے نصیب ہو جائے تو لرزہ سا رہتا ہے۔ گو اس میں ترقی تو حسب ارشاد عالی نہیں مگر تاہم اس کا وجود ہے جس سے جی لگتا ہے اور اگر کبھی مفقود ہو جائے تو صدمہ سا رہتا ہے۔ حضرت والا اپنی خیریت مزاج سے ضرور مطلع فرما کر مزید ممنون فرمادیں۔ اور احقر کے واسطے دعاء خاتمہ ایمان فرمادیں۔ اور معصیت سے اجتناب اور اطاعت کی توفیق نصیب فرمائیں۔ اگر موجودہ حالت جو تا دم تحریر ہے

باقی رہی تو سوء خاتمہ کا خطرہ ہے۔ مجھے ایک اشکال عملیات کے متعلق ہے۔ پہلے بھی مجھے اس میں تشویش تھی۔ اور ایک صاحب کی تحقیق سے مزید تشویش ہوئی۔ اشکال یہ ہے کہ سب اکابر حضرات عملیات کرتے تھے۔ اور اس پر مستقل تصانیف بھی فرمائیں۔ مثلاً حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رح، حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرت سہارنپوری اور حضرت تھانویؒ ان حضرات کے عملیات سے نفع بھی ہوتا رہا۔ اور اس سے بالکل جواز پر اطمینان ہوتا ہے۔ مگر شبہ یہ ہے کہ ان (عملیات) میں تخصیصات وقیود کچھ نہ کچھ ہوتی ہیں۔ تو قیودات کا دخل فی التاثیر (ہونا) کیسا ہے؟ اور ساتھ ہی تخصیصات کا ثبوت سنت سے نہیں ہوتا اور دیگر رسومات کو بوجہ تخصیصات کے ہی بدعت قرار دیا جاتا ہے، اور یہاں (عملیات میں) تخصیصات (وقیود) کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ پھر (عدم قیود کی صورت میں) تاثیر نہ ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ بلکہ صاحب عمل کے نزدیک قیود واجب ہوتی ہیں۔ اس کے متعلق تشفی فرمائیں۔ نیز ایک صالح اور اپنے اکابر سے تعلق رکھنے والے بزرگ کے بعض عملیات میں یہ چیز بھی دیکھی۔ کہ سات مساکین کو کھانا کھلانا اور ایک کتا جو سیاہ کالا ہو اس کی دعوت کرنا وغیرہ حالانکہ علاوہ اور تخصیصات کے کتے کا کالا ہونا زیادہ سبب اشکال ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں کالے کتے کو شیطان فرمایا گیا ہے۔ امید کہ جواب سے ممنون فرمائیں گے۔ فقط؛

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

بعد سلام مسنون! ملاقات کی واقعی دقت ہوگئی اور جو منافع اس سے حاصل تھے وہ مفقود۔ بندہ نے اسکا بدل اپنے رسائل کے دیکھنے کو تجویز کیا ہے۔ سنانے کی کوئی صورت ہو جائے تو بہت ہی بہتر ہے۔ ورنہ پھر یکسوئی میں مطالعہ کرلیں۔ مجمع کا مطالعہ مثمر نہیں ہوتا۔ اور ہر ماہ تین یوم کا اعتکاف بھی کرلیں تو بہت ہی بہتر ہے۔ اس میں زیادہ وقت رسائل کے دیکھنے میں خرچ ہونا چاہئے۔ ان اکابر کے عملیات حضرت گنگوہی، حضرت سہارن پوری، وغیرہ کے غالباً آپ نے دیکھے نہیں یا مجھے سب معلوم نہیں۔ مجھے تو جہاں تک معلوم ہے ان حضرات کے عملیات زیادہ تر حدیث کی دعائیں یا اسماء الٰہی ہیں۔ ان میں یہ قیودات کہیں بھی نہیں ہوتیں۔ اس کے علاوہ اگر کسی عمل میں کوئی تخصیص بھی ہو تو وہ بمنزلہ دوا اور اس کے پرہیز کے ہے۔ جب ظاہری دواؤں میں ہی خاص خاص قیود سے اثرات بدل جاتے ہیں۔ جوشاندہ اور خساندہ کا اثر علیحدہ علیحدہ ہے ایسے ہی عملیات بمنزلہ دواؤں کے ہیں۔ ان کو عبادت سمجھکر نہیں کیا جاتا۔ اسلئے ان کو

بدعات کی قیود پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔ بدعات میں جو قیودات ہوتی ہیں ان کو عبادت اور ورد میں موجب اجر سمجھا جاتا ہے تو اس کے لئے تو نص کے ہونے کی ضرورت ہے اور علوم کیلئے اتنا کافی ہے کہ اسمیں کوئی ناجائز چیز نہ ہو۔ پس اگر عملیات کی قیودات میں کوئی ناجائز چیز ہوگی تو وہ جائز نہ ہوگی۔ اور اگر شرعاً ناجائز نہ ہو بلکہ مباح ہو تو وہ بمنزلہ دوا اور پرہیز کے ہے۔
کاٹے کتے کے کھلانے کا تعویز مجھے معلوم نہیں۔ معلوم ہونے پر کچھ تفصیل عرض کر سکتا ہوں۔ لیکن اس ضابطہ کے تحت میں جو بندہ نے لکھا ہے سب جزئیات شامل ہوگئیں۔ اگر اب بھی اشکال باقی رہا ہو تو بے تکلف لکھیں۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ) ۲۷ محرم ۸۸ھ

(۵۸) مکتوب از طرف جناب مولوی رفیق احمد صاحب مظاہری ہزاری باغ

بخدمت معدن علوم ربانی واقف اسرار یزدانی شیخ شریعت و طریقت جناب شیخ الحدیث صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خدا کرے مزاج عالی بعافیت ہوں۔ آپنے تحریر فرمایا کہ اوراد تحریر کرکے بھیجو۔ اس لئے عرض ہے کہ بعد نماز صبح۔ استغفار، سوئم کلمہ درود شریف ایک۔ ایک تسبیح۔ صبح کی نماز کے بعد التحیات کی ہیئت میں کلمہ توحید دس مرتبہ۔ اللھم اجرنی من النار۔ سات مرتبہ، بسم اللّٰہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ تین مرتبہ، یاحی یاقیوم برحمتك استغیث اصلح لی شانی کلہ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین سات مرتبہ، اس کے بعد یہی تمام اوراد مغرب کی نماز کے بعد بھی پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد سورہ یٰسین شریف ایک مرتبہ پڑھکر اپنے سلسلہ کے بزرگوں کو آپ سے لیکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک (اسکا ثواب) بخشتا ہوں۔ اس کے بعد دو تسبیح کلمۂ طیبہ کی اور چار تسبیح الا اللّٰہ کی کرتا ہوں۔ اس کے بعد اشراق پھر تعلیم پھر چاشت کی نماز پڑھتا ہوں۔ بعد ظہر الحمد شریف ایک مرتبہ، آیۃ الکرسی ایک مرتبہ، سورۂ کافرون ایک مرتبہ، قل ھو اللہ شریف تین مرتبہ، معوذ تین۔ تین مرتبہ۔ اس کے علاوہ ہر نماز کے بعد تسبیحات فاطمہ پڑھتا ہوں، بعد عشاء اللھم بارك لی فی الموت وفی ما بعد الموت ۲۵ مرتبہ بعد نماز عصر باقی رہا ہوا ذکر پورا کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ دن میں ایک ہزار مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھتا ہوں۔ یہاں ہمارے ضلع میں بدعات کی کثرت ہے۔ ہم لوگوں کو وہابی بتلا کر بات بھی نہیں سنتے۔ دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ دین پر ثابت قدم رکھے۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ معمولات سے بہت مسرت ہے۔ ان پر کسی اضافہ کی ضرورت نہیں۔ مداومت کا اہتمام رکھیں۔ موت کا مراقبہ کر لیا کیجئے۔ اس ناکارہ کے رسائل کا سننا تو بہت اچھا ہے۔ ورنہ کم از کم تھوڑا سا مطالعہ میری ملاقات کا بدل ہے،، فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ) ۱۲/۷ ۶۹ھ

(۵۹) مکتوب از طرف جناب محمد یوسف صاحب دھرہ دون

جناب حضرت راہنمائے راہ شریعت و طریقت شیخ الحدیث صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گذارش خدمت عالیہ بابرکت میں یہ ہے کہ ایک شخص جو میرے دوستوں میں سے ہیں وہ اپنے پھوپھا کی لڑکی مسماۃ .... سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ دونوں میں تقریباً دس سال سے عہد و پیمان ہیں کہ شادی آپس میں کریں گے۔ مگر اس کا بھائی .... اس کام میں حائل ہے۔ وہ آپ سے دعا اور تعویذ کی درخواست کرتے ہیں۔ تاکہ یہ کام ہو جائے۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ وعلیکم السلام۔ عنایت نامہ سے رنج و ملال ہوا۔ کبھی نہ کبھی تو آپ نے خط لکھا وہ بھی کیسی لغویات کے واسطے۔ آپ لکھتے کہ میں اتنی مقدار ذکر کی روزآنہ کرتا ہوں اس میں کچھ اضافہ اور کر دیجئے۔ تو مجھے کتنی مسرت ہوتی۔ اللہ کے بندے کس مشغلہ میں لگ رہے ہو۔ کچھ اپنا فکر کرو۔ جانے کا وقت ہر آن قریب ہوتا جا رہا ہے۔ کچھ توشہ ساتھ لیجانے کی فکر نہایت اہم اور ضروری ہے۔ یہاں جو کچھ کر لوگے وہی کام دیگا۔ یہ زندگی بہر حال ختم ہو جانے والی ہے اور وہ زندگی کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے۔ وہاں یہ صورت بھی ممکن نہیں کہ روز کما لیا اور روز کھا لیا۔ بلکہ وہاں تو صرف یہاں کا کمایا ہوا کام آتا ہے۔ کچھ کمانا ہے تو کما لو ورنہ خالی ہاتھ جانا پڑیگا۔ بندۂ ناکارہ کو دعا سے انکار نہیں۔ مولا سے بہرحال ہر ضرورت مانگنی ہے۔ اور محتاج کا کام ہی مانگنا ہے۔ اس قسم کے تعویذ نہ بندہ کو آتے ہیں اور نہ بندہ لکھتا ہے۔ اس لئے معذوری ہے۔ تاہم بیماری وغیرہ کے لئے اللہ کا پاک نام لکھدیتا ہوں۔

آپ نے تحریر کیا راہنمائے راہ شریعت و طریقت! ان دونوں لفظوں کی بھی آپ نے مٹی خراب کی۔ کونسی چیز آپ نے شریعت، یا طریقت کی دریافت کی جس کی رہنمائی کروں۔ فقط۔ (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ) ۹ ربیع الاول ۶۶ھ

(۶۰) مکتوب از طرف جناب محمود الحق صاحب ایڈووکیٹ

ذو المجد والکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! ایں صلوٰۃ التسبیح پڑھنا چاہتا ہوں۔ مگر دن میں بالکل وقت نہیں ملتا۔ کیا رات کو بعد نماز مغرب وعشاء یا بعد تہجد پڑھ سکتا ہوں۔ کوئی حرج تو نہیں۔ اور شب میں جہر کیساتھ پڑھنا کیسا ہے؟ اور اگر تعداد مقررہ سے سہواً کمی زیادتی ہو جائے اور نماز میں وہ کمی پوری نہ ہو سکے یا زیادتی ہو جائے تو اس کمی یا زیادتی کا نماز پر کیا اثر پڑتا ہے۔ یا اسی طرح کسی مقررہ تعداد کے کسی وظیفہ میں کمی وبیشی سے کوئی نقصان عائد ہوتا ہے۔؟ مثلاً کوئی وظیفہ ایک تسبیح پڑھنا ہے اور سہواً ننانوے بار یا ایک سو ایک بار پڑھ لیا گیا تو کیا اثر ہو گا اور کیا نقصان؟ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

اول وقت بعد زوال ہے۔ یہ نہ ہو تو پھر شب و روز برابر ہیں۔ شب کو جہری قرأت میں مضائقہ نہیں۔ تسبیح ہر حال سرّا ہے۔ سہواً کمی زیادتی کا ادراک اگر نماز میں ہو جائے تو قیام وقعدہ وغیرہ میں اس کو پورا کر لیا جائے۔ نماز کے بعد ادراک ہو تو کچھ بدل نہیں اور نماز سے اسمیں کوئی نقص نہیں آتا۔ اوراد کی تعداد کی کمی زیادتی سہو سے ہو تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ عمداً ایسا کرنے سے صاحب تعداد کی تجویز کی برکات سے محرومی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر حدیث پاک کی تعداد ہے تو گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد کی جو برکات عدد کے متعلق تھیں وہ حاصل نہ ہوئیں تاہم نفس ذکر کی برکت حاصل ہو گی۔ اسیطرح مشائخ کے اوراد میں اس شیخ کی حیثیت کیموافق برکت میں کمی ہو گی۔ تعمیلاً لکھدیا ورنہ آپ خود شیخ ہیں۔" فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۶۱) مکتوب از طرف جناب مولوی عبد الوہاب صاحب دیوا ڑی

سے رکتا ہے خامہ معرض احوال کیلئے کیونکر لکھوں گذارش بیتاب کیا لکھوں

بخدمت اقدس حضرت مولانا و مرشدنا جناب الحاج الحافظ المحدث المولوی شیخ الحدیث صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خدا کرے مزاج عالی بعافیت ہوں۔ گذارش ہے کہ جو گستاخی ہو معاف فرمادیں اور (اس گستاخی سے) مطلع بھی فرمادیں۔ تاکہ آئندہ پرہیز کروں۔ فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ انہ لایحب الظلمین۔ ولمن صبر و غفر ان ذلک لمن عزم الامور[۵]۔ جناب نے رجوع کے متعلق جو تحریر فرمایا ہے۔ اس کے متعلق دریافت ہے

---

[۵] یہ پچیسویں پارہ کی دو آیتیں ہیں۔ جن کا ترجمہ علی الترتیب یہ ہے۔ جو شخص معاف کرے اور اصلاح کرے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے [illegible] (سورۂ شوریٰ)

کہ یہ رجوع کرنا آپ کے خیال میں بہتر ہے یا ضروری۔ دوسرے یہ کہ جناب (رجوع کے متعلق) بندے کو حکم دے رہے ہیں یا مشورہ۔ تیسرے یہ کہ اگر بغیر رجوع کئے ہی صحبت اختیار کی جائے تو یہ مفید ہے یا مضر۔ ایک عرض یہ ہے کہ حضرت مولانا دامت برکاتہم میرے نزدیک بزرگ ہیں اور میرا عقیدہ بھی یہی ہے۔ لیکن میرا مذاق ان کے مذاق سے ملتا نہیں۔ اس لئے مشورہ دیجئے کیا کروں۔ یہاں مجھے دیکھکر لوگوں کے ارادے ہو رہے ہیں کہ ہم تمھارے شیخ سے بیعت ہوں گے۔ میں انسے کہتا ہوں کہ یہاں اور بھی بزرگ ہیں تو وہ جواب دیتے ہیں "ناجی ہم تو انھیں سے ہوں گے" کہتا ہوں کہ ان سے ملاقات نہ ہو سکے گی۔ جواب ملتا ہے تم کرادو۔ حضرت! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بدولت یہ ذہن لگادی کہ بس دو ہی چیزیں تیسری ہے ہی نہیں۔ یعنی اس کی محبت اور اس کی رضا خدا کی قسم دل شرماتا ہے کہ خدا سے اس کے علاوہ کچھ مانگوں ـــــ فقط (**انھیں صاحب کا دوسرا خط**) حضرت! ہمنے کسی بزرگ سے سنا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کبھی اپنے مرشد کی صورت میں بھی ہوتی ہے۔ اور مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی رسالہ میں دیکھا ہے کہ اگر کسی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق ہو تو ایک ایک ہزار مرتبہ سورہ کوثر اور درود شریف جمعہ کی شب میں پڑھکر سو جائے۔ بنابریں یہ عمل میں نے ۲۰ رجب کو شب جمعہ میں کیا۔ تو آخری شب میں آپ کی زیارت ہوئی خواص کے مجمع میں۔ دو شخص جنکو میں نہیں جانتا فرط محبت میں ظہر مبارک اور شانے کو لپٹ رہے ہیں۔ میں نے عاجزی اور ادب سے مصافحہ کیا۔ ابھی ہاتھ جدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ طویل جدائی کی یاد نے آنکھوں سے آنسو بہادیئے۔ اسپر آپ نے کچھ کلام فرمایا جس کا مطلب یہ تھا کہ اس رونے میں ابھی اور خلوص چاہیئے۔ پھر دوبارہ گفتگو جو کچھ دیر بعد ہوئی یہ فرمایا کہ "تو پڑھنے کے زمانے میں ہوشیار اور اول درجے کے ذہین لوگوں میں تھا۔ اور پھر بھی نہ سمجھا اس بات کو ـ مجھے وہ بات یاد نہیں رہی۔ اسکے بعد دیکھا کہ ایک بڑی قیمتی چیز میری جیب میں پڑی ہوئی ہے اور اسی جیب میں کوئی مصنوعی گھٹیا سی چیز بھی پڑی ہے۔ میں نے ان دونوں (چیزوں) کو ایک ساتھ ہی ملالیا۔ اس کے بعد جناب والا مع ہمراہیوں کے ایک سنار کی دوکان پر تشریف لے گئے۔ اور اسکو سنار کی دوکان پر پیش کیا۔ مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ چیز میرے پاس سے آپکے پاس کیسے پہنچ گئی۔ بہر حال ترازو میں جس وقت وہ چیز آئی تو مجھے اس کا خطرہ ہوا کہ وہ مصنوعی چیز سنار نکال دیگا۔

لیکن پھر معلوم نہ ہو سکا کہ وہ نکالی یا نہیں۔ میں وہاں سے رخصت ہو کر جدا ہوا تو ایک دوست حافظ عبد المجید صاحب سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ تم نے میرے شیخ نہیں دیکھے چلو آج دکھاؤں ان کو ساتھ لیکر سنار کی دوکان تک آیا معلوم ہوا کہ آپ مع ہمراہیوں کے رخصت ہو چکے۔ پھر معلوم نہیں کیا ہوا۔ بندہ نے جس وقت آپ کو دیکھا اس وقت آپ نے سیاہ عمامہ باندھ رکھا تھا۔ اور قد پہلے سے کچھ دراز تھا۔ اور چہرہ مبارک بھی پہلے سے کہیں زیادہ بارونق نظر آرہا تھا اور جناب بڑی خوشی ظاہر فرما رہے تھے۔ سوتے وقت میرا یہ خیال بالکل نہیں تھا کہ آپ کی صورت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئیگی۔ یا نہیں۔ بس زیارت کا شوق تھا اور کچھ نہیں۔ فقط "

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

بعد سلام مسنون! تمہارے دونوں عنایت نامے ایک دن کے فصل سے پہنچے۔ پہلے خط کے متعلق سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ تم نے میری ناراضگی کا خیال بالکل غلط کیا۔ ناراضی اول تو ہے نہیں اور نہ کوئی وجہ ناراضی کی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان احوال اور لغشتات اور پریشانی میں جن میں آپ حضرات ہیں بات کے نہ ہونے پر بھی ناراضی نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ ایسے موقع میں ہمیشہ تعلق کا غلبہ رہا کرتا ہے۔ اس کے بعد یہ ہے کہ میں نے جو رجوع کے متعلق لکھا تھا اس کا منشا نہ حکم تھا اور نہ ناراضگی بلکہ مخلصانہ مشورہ تھا کہ مجھ سے اب چونکہ آپ کی ملاقات کے ظاہری اسباب بعید ہو گئے اور آمد و رفت کے سلسلہ میں دقتیں بھی بڑھتی جا رہی ہیں۔ مناسب نہیں ہے تو پھر ضرورت نہیں۔

آپ نے دوسرے خط میں جو خواب لکھا اس کا منشا بھی بظاہر یہی ہے۔ اسلئے اب میں مشورہ نہیں دیتا۔ خواب کا بظاہر مطلب یہ ہے کہ اصل منبع اور سرچشمہ ہدایت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے وہیں سے ظاہری اور باطنی علوم کا فیضان ہے اور شیخ محض ایک صورت اور واسطہ ہے۔ سنار کے پاس بیٹھ کرنا بظاہر ایک لطیف تنبیہ ہے۔ اس امر کی کہ ظاہری اعمال گو خوشنما اور بہترین ہوں لیکن حقیقی جوہر سنار کے پرکھنے سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی کوشش ہونا چاہیئے کہ زیور میں خالص سونے کی طرح سے اعمال میں بھی حقیقی اخلاص کا جوہر ہونا چاہیئے۔ اور اسی کی سعی کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اس کا خیال بھی نہ کریں کہ میں ناراض ہوں۔ اس کے متعلق میں پہلے ریواڑی کے قیام میں بھی آپ کو

لکھ چکا ہوں کہ ناراضی اور ہوتی ہے اور تنبیہ اور ہوتی ہے۔ اگر میں نے پہلے کبھی کسی بات کو
کہا ہے تو وہ تنبیہ تھی۔ ناراضگی نہیں تھی۔ فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ، ۲۹ صفر ۶۸ھ

(۶۲) مکتوب از طرف جناب مولوی عبد اللہ صاحب مظاہری

حضرت سیدی و مولائی دامت انوارہم العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خادم سفر میں جا رہا تھا۔ عین روانگی کے وقت صحیفۂ قدسی نے مشرف فرمایا تھا۔ درمیان سفر کے عریضہ ارسال کرنے کا موقعہ نہ مل سکا۔ اس وجہ سے کچھ تاخیر ہوئی۔ تبلیغ کا کام خادم نے حضور والا ہی کے حکم سے شروع کیا تھا (اب) حضور والا ہی خادم کے کام و نیز خادم کی نگرانی فرمائیں رکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ نیکی بر باد گناہ لازم کا مصداق ہو جائے۔ بسا اوقات خیال ہوتا ہے کہ تبلیغی کام چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ خادم کا نفس بہت زیادہ شریر ہے۔ ؎

زیر ہوتا ہی نہیں نفسِ شریر　　　دستگیری کر، مرے اے دستگیر

نفس کی شرارتوں سے خادم بالکل بھی مامون نہیں ہے۔ بلکہ بیحد پریشان رہتا ہے۔ تبلیغ میں جب بھی نکلنا ہوتا ہے تو خادم کی گندگیوں اور سیہ کاریوں سے ناواقف حضرات عجیب اعتماد وادب واحترام سے پیش آتے ہیں۔ حتی کہ حضرت تھانوی اور ان کے اجل خلفاء کے ساتھ تعلق رکھنے والے بھی ایسے ہی کام کی بھی صورت ہوئی کہ جہاں بڑے بڑے اکابرین کی آمد و رفت رہتی ہے۔ وہیں دین کا اتنا چرچا نہیں ہوتا جس قدر اس ناکارہ کے جانے سے ہوا۔
حالانکہ خادم خوب جانتا ہے کہ یہ جس مالک کا کام ہے وہ جس سے چاہیں لے لیں۔ یہ حضرات خادم سے ناواقف ہیں۔ اس لئے ظاہری حالت سے دھوکہ کھا رہے ہیں۔ لیکن حضور والا باوجود اس سب سوچ وبچار کے بھی خادم ہرگز اپنے نفس شریر سے مامون نہیں۔

ایک حکیم صاحب کا سوال ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حرام اشیاء سے فائدہ نہیں ہوتا۔ لیکن تجربہ اس کے خلاف ہوتا ہے اور اکثر استعمال کرانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کی کیا تطبیق ہے۔ فقط والسلام۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ

کام کا اہتمام کرتے رہیں۔ شیطان کا کام تو ہر طرح سے نقصان پہنچانا ہے۔ کام میں عجب بھی پیدا کرنیکی کوشش کرتا ہے تاکہ محنت برباد ہو جائے اور اس قسم کے خیالات سے کام بند کرانیکی کوشش

بھی کرتا ہے سمجھ کی بات یہ ہے کہ دشمن کے حملوں سے ہوشیار رہ کر کام کیا جائے۔ اگر دونوں میں سے کوئی سی ایک صورت اختیار کی گئی۔ تو گویا اس کو اپنے اوپر غالب کر لیا۔

یہ بات کہ بڑوں بڑوں کے جانے سے وہ فائدہ نہیں ہوتا؛ یہ نفس کا دھوکہ ہے۔ ہر شخص کو اپنا نفع محسوس ہوتا ہے۔ فوائد مختلف نوع کے ہوا کرتے ہیں۔ بعض صورت میں زیادہ نظر آتے ہیں اور بعض حقیقت میں گہرے ہوتے ہیں۔

جس حکیم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ ارشاد ہے کہ حرام میں نفع نہیں ہے۔ وہ ان موجودہ حکیموں سے بہرحال زیادہ حاذق ہے۔ اور جب دو حکیموں کے قول میں اختلاف ہو۔ تو زیادہ حاذق کا قول بہرحال معتبر ہوگا یہ تو ترجیح ہے اور تطبیق یہ ہے کہ نفی کلی نفع کی ہے۔ اور وقتی طور پر جزوی نفع کسی خاص مرض کیلئے ہو جانا نفع کلی کی نفی کے معارض نہیں۔ اسی وجہ سے فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے کہ اگر کوئی حاذق حکیم کسی خاص مرض کے لئے کسی ناجائز دوا میں نفع منحصر بتادے تو اس کا استعمال جائز ہے۔ جیسے کہ اگر لقمہ اٹک جائے اور اس وقت شراب کے سوا کوئی چیز نہ ہو تو اس کے گھونٹ سے وہ لقمہ اتارا جا سکتا ہے۔ یہ بھی نفع ہوا۔ لیکن اس کو کلی نفع نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح کسی وقتی مرض کا فائدہ ہے۔" فقط

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہ) ۱۵ رجب سنہ ۶۹ھ

(۲۳) مکتوب از طرف جناب بشیر احمد صاحب گورداسپور

سیدی و مولائی قبلہ استاذی حضرت شیخ مدظلہ۔ بعد تسلیم و بصد تعظیم کے عرض ہے کہ عرصہ سے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بیعت حاصل کرنے کا شوق ہے۔ لیکن اب تک محروم ہوں۔ کئی دفعہ بندہ خدمت اقدس میں حاضر بھی ہوا۔ لیکن آپ سے اس آرزو کو ذکر نہ کر سکا۔ آپ حضرات کی خدمت سے دور رہنے کی وجہ سے ہر وقت دل کو پریشانی رہتی ہے۔ اور دنیاوی معاملات کا بوجھ بھی سر سے نہیں اترتا۔ اور انھیں باتوں کو سوچ سوچ کر قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اور کوئی بھی فائدہ نظر نہیں آرہا۔ حضرت! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے رنج و غم کو دور کرے۔ اور اپنی اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عنایت فرمائے۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ

ارادہ نہایت مبارک ہے۔ مگر اس ناپاک کا انتخاب صحیح نہیں۔ حضرت مدنی اور حضرت رائے پوری میرے بھی اکابر ہیں۔ اور حیات ہیں۔ ہر دو کو غنیمت سمجھیں اور استخارہ مسنونہ کے بعد حسب طرف

رجحان ہو ارادہ کریں۔ یہاں آنے کو آپ نے لکھا شوق سے جب چاہیں آجاویں۔ فقط"

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۰ ربیع الثانی ۶۶ھ

(۶۴) مکتوب از طرف جناب مولوی عبد اللہ صاحب مظاہری

حضرت قدوۃ السالکین وزبدۃ العارفین دامت انوارہم العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، صحیفہ قدسی نے مشرف فرمایا۔ جماعت باہر گئی ہوئی تھی۔ ہفتہ کے روز واپس ہوئی بفضلہ، تعالیٰ بہت کامیاب رہی۔ کوشش کرنے سے ایک موضع میں مسجد بھی تعمیر ہوگئی۔ حضور دعا فرمائیں کہ خداوند عالم اس ناکارہ سے بھی کچھ کام لے لیں۔ ان اطراف کی تقریبات میں اور عام دعوتوں میں کچھ نہ کچھ رسومات کا ہونا ضروری ہے۔ اور ولیمہ وغیرہ میں ریا اور تفاخر بھی عام طور سے پایا جاتا ہے۔ اس لئے خادم کا عدم شرکت کا ارادہ ہے۔ حضور والا کا کیا حکم ہے۔ ہمارے یہاں کی کل مجالس ہی اسی طرح کی ہوتی ہیں کہ اس میں سوائے غیبت و مہمل اور لغو باتوں اور فضول ہنسی مذاق کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ (اس لئے) خادم نے ایسی مجالس میں اٹھنا بیٹھنا یک لخت بند کر دیا ہے۔ لیکن اگر کوئی میرے پاس آتا ہے تو میں بڑے اخلاق سے ملتا ہوں۔ حضور عجیب بدنصیبی ہے کہ یہ خادم ایک عرصہ تک تہجد کا نہایت پابند رہا لیکن اب کبھی کبھی قضا ہو جاتی ہے۔ اور پھر صبح کو قضا پڑھتا ہوں۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ (مجالس میں عدم شرکت کے متعلق) خیال بہت مبارک ہے لیکن اس کی تحقیق نہایت ضروری ہے کہ فلاں شخص تفاخر اور ریا سے کر بھی رہا ہے یا نہیں کہ مسلمان پر سوء ظن بھی جائز نہیں۔ کبھی نیکی برباد گناہ لازم ہو۔ مبادا شیطان خود اپنے کو تفاخر اور ریا میں نہ پھنسا دے کہ ہم ایسے متقی ہیں۔ اس لئے یہ چیز نہایت احتیاط کی ہے۔ اس میں نہایت حزم اور غور و فکر سے کام کریں۔ یہ چیز ایسی ارزاں نہیں ہے۔ تہجد کا قضا ہونا بھی بسا اوقات کسی معصیت سے ہوتا ہے۔ اور ہم لوگ اکثر گناہوں میں پھنس جاتے ہیں کہ اس فعل کو بجائے گناہ کے عبادت سمجھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس سے بچنے یا استغفار کرنے کی بھی نوبت نہیں آتی۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۶ ذیقعدہ ۶۵ھ

(۶۵) مکتوب از طرف جناب حامد حسن صاحب بریلوی "

مخدوم و محترم حضرت والا دام مجدکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خدا کرے

مزاج عالی بعافیت ہوں۔ یہاں پر ایک شخص کلمۂ سوم اور صلوٰۃ التسبیح میں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لاحول ولا قوۃ۔ ان سب کلمات کو واؤ کیساتھ پڑھتا ہے۔ بلا واو سبحان اللہ الحمد للہ نہیں پڑھتا۔ نیز یہاں ایک بدعتی مولوی نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ واو کیساتھ پڑھنے میں گناہ عظیم بلکہ صریح کفر ہے۔ اس پر ذرا تفصیل سے روشنی ڈالی جائے۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ دونوں طرح پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ روایات حدیثیہ میں یہ کلمات دونوں طرح وارد ہوئے ہیں۔ حصن حصین میں جہاں جہاں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں وہاں ملاحظہ فرمالیں۔ بعض روایات میں واو کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ بعض میں بلا واو کے بلکہ صلوٰۃ التسبیح کی حدیث میں تو واؤ کے ساتھ ہی ذکر کیا ہے۔ دلیل اس سے پوچھیے جو حرام یا کفر بتاتا ہے۔ فقط (حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ) ۲ رجادی الاول ۶۶ھ

(۶۶) مکتوب از طرف جناب فضل محمد صاحب جالندھری

مکرمی و معظمی و مخدومی قبلہ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خادم کی دلی تمنا ہے کہ جناب کے ہاتھ پر بیعت ہوں۔ لہٰذا بارگاہ ایزدی سے قوی امید ہے کہ حضرت والا فدوی کی درخواست منظور فرما کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں گے۔ حضرت والا! اگر آپ نے مجھے بیعت نہ فرمایا تو میرا انجام شائد ہی ٹھیک ہو۔" فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ ارادہ مبارک ہے اور ضروری، مگر انتخاب نامناسب ہے میرے اکابر میں حضرت مدنی اور حضرت رائےپوری بقیۃ السلف ہیں۔ جن کا وجود نہایت مغتنم ہے۔ استخارہ مسنونہ کے بعد جدھر میلان ہو اگر فراغت ہو تو دو چار یوم قیام کی نیت سے وہاں حاضر ہو جائیں۔" فقط

(حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ) ۲۷ رجادی الثانی ۶۵ھ

(۶۷) مکتوب مبارک از حضرت اقدس مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائےپوری

سیدی ومولائی حضرت اقدس دام مجدہم۔ از احقر عبد القادر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ۱۵ ذی الحجہ کو گرامی نامہ موصول ہوا۔ مولوی عبد الرحمن کی خدمت میں حاضر نہ ہونے کا افسوس ہے۔ غریبوں کے مفصل حالات ہی کیا ہوتے جو حضرت کو سناتا۔ لیکن یہ راستہ بہت خطرناک ہے۔ حضرت تو ہرگز ہرگز تکلیف نہ فرمائیں۔ احقر کے اوپر بہت ہی بار ہوگا۔

ایک بات کہنے کو جی چاہ رہا تھا۔ مگر اب خیال آیا کہ لکھ ہی دوں وہ یہ کہ مولانا مولوی کریم بخش صاحب پروفیسر لاہور والے یوں فرماتے ہیں کہ اثبات مجرد جو چشتیہ میں ہے۔ اور دو ضربی لفظ۔ اللہ، اللہ اس کا کوئی ثبوت شرعی نہیں ہے۔ بلکہ یہ مخالف ہے۔ چنانچہ علامہ سیوطی نے اتقان میں بھی اسکی مخالفت کی ہے۔ اور رضی میں بھی نحوی قواعد کے اعتبار سے مخالفت تحریر کی ہے۔ ان کا یوں بھی بیان ہے کہ میں حضرت تھانوی کی خدمت میں تھا۔ اور مولانا مولوی اسعد اللہ[1] صاحب بھی تھے۔ اسکی تحقیق میں حضرت مولاناؒ نے فرمایا کہ ہاں کرنا نہ چاہیئے۔ احقر کو اس سے بڑا تعجب ہے۔ لہٰذا اس کی تحقیق مطلوب ہے۔ حضور تحقیق فرمادیں۔ جناب والا مولانا مولوی اسعد اللہ صاحب سے بھی دریافت فرمالیں کہ اس کے متعلق حضرت نے کیا فرمایا تھا۔ والسلام

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

مولوی کریم بخش صاحب کا یہ اشکال اپنا اشکال نہیں۔ وہ ابن قیم کی کتابیں دیکھتے رہتے ہیں۔ اور ابن قیم متشدد ہیں۔ ان کا مستقل رسالہ اس بارہ میں ہے۔ جس میں انھوں نے اپنی عادت کے موافق اس پر انکار کیا ہے۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کی مجلس میں کیا ذکر تھا۔ وہ مولانا اسعد اللہ صاحب کو اچھی طرح تو محفوظ نہیں۔ لیکن جو ہے اس کو وہ خود لکھیں گے۔ نیز یہ مسئلہ آج سے نہیں قدیم سے زیر بحث رہا ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے شفاء العلیل میں لکھا ہے کہ قدما نقشبندیہ کے یہاں یہ ہے ہی نہیں۔ بکانہٗ لم یکن عند المتقدمین الخ اس کے بعد مترجم نے لکھا ہے کہ اثبات محض شریعت میں کہیں ثابت نہیں۔ اس کے باوجود لکھتے ہیں سمعت سیدی ابو الداؤ الخ خفاجی نے نسیم الریاض میں اس پر مفصل بحث کی ہے۔ اور بوادر صفحہ سرسٹھ (۶۷) پر حضرت تھانوی نے اس کو نقل کیا ہے اور مفصل بحث کی ہے۔ جس سے مولانا کی رائے انکار کی نہیں معلوم ہوتی۔ بلکہ توجیہات فرمائی ہیں۔ جس سے حضرت تھانوی کا نہ صرف قبول کرنا بلکہ بعض وجوہ سے ترجیح دینا معلوم ہوتا ہے۔ رضی کا غلط کہنا مجھے معلوم نہیں کہ کہاں ہے۔ لیکن قواعد نحویہ سے غلط ہونا معلوم نہیں ہوتا۔ مبتدا محذوف الخبر ساری دنیا میں شائع ہے۔ اور صوفیہ کے یہاں خود اس کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ حاضری، اللہ ناظری وغیرہ الفاظ سے وہ اس طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔ بوادر کے صفحہ دو سو چھپن (۲۵۶) پر بھی اس کی تحقیق ہے۔ اور اس تحقیق[2] کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ بحمد اللہ سب اشکال رفع

---

[1] مجاز حضرت اقدس تھانوی و ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ’’ شاہد غفرلہٗ ‘‘

[2] حضرت اقدس زید مجدہٗ نے صرف بوادر کا حوالہ ہی دیا ہے۔ مقام کی اہمیت کے پیش نظر حضرت تھانوی کے (بقیہ صفحہ ۷۶ پر ملاحظہ فرمائیے)

ہو گئے۔ اور اس کے بدعت ہونیکا حکم قلت تدبر سے ناشی ہونا ثابت ہو گیا۔ ان سب عبارتوں کے مقابلہ میں مولوی کریم بخش کی زبانی روایت جس کی پوری کیفیت بھی معلوم نہیں ناقابل التفات ہے۔ ابن حجر مکی شافعی اپنے فتاوی میں لکھتے ہیں۔ وذکر لا الٰہ الا اللہ افضل من الذکر الجلالۃ مطلقا وھذا بلسان اھل الظاھر الخ اسی طرح امام غزالی کمۃ التجرید صفحہ تین سو اکتیس (۳۳۱) پر لکھتے ہیں۔ مادمت ملوثا بالنظر الی ما سواہ الخ اسی کتاب میں آگے چل کر لکھتے ہیں۔ السالک لہ ثلثۃ احوال .... و اذا کنت فی عالم الجذبۃ فواظب علی قول اللہ۔ اللہ الخ۔ اور یہ امام غزالی محدث بھی ہیں۔ فقیہہ بھی۔ اس کے علاوہ صحیح حدیثوں میں بکثرت وارد ہے کہ اللہ کے ننانوے (۹۹) نام ہیں۔ من احصاھا دخل الجنۃ من حفظھا دخل الجنۃ۔ ان کے یاد کرنے کے لئے بھی تکرار اور بار بار پڑھنا لازم اور ثابت ہے اسی وجہ سے شیخ ابو النجیب سہروردی سے تفسیر عزیزی میں نقل کیا گیا ہے۔ کہ جب کوئی طالب انکے

بقیہ حاشیہ :" ارشاد کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے " جس طرح قرآن پڑھنے میں کبھی تو تلاوت مقصود ہوتی ہے اور کبھی محض ذہن و حافظہ میں اس کا استحضار اور راسخ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص ایک ایک مفرد کا تکرار کرکے یاد کرتا ہے۔ ایک شخص ایک ایک جملہ کا ایک شخص ایک ایک آیت کا یہ سب جائز ہے۔ اس کاوش کی ضرورت نہیں کہ اس میں سلف کا کیا طریق تھا۔ اسی طرح عبادت ذکر سے کبھی تو خود ذکر مقصود بالذات ہوتا ہے۔ اور کبھی ذہن میں کسی خاص مطلوب کا استحضار اور رسوخ مقصود ہوتا ہے۔ جس سے اس عبادت کا تعلق ہو۔ یہاں الا اللہ اور اسم جلالہ کے تکرار معتاد سے مقصود بالذات ذکر نہیں۔ بلکہ ایک خاص مطلوب کا استحضار مقصود ہے۔ اور وہ خاص مطلوب فنائے علمی غیر اللہ اور توجہ الی اللہ میں تدریجا ترقی کرنا ہے۔ چنانچہ ابتداء میں کثرت مشہود ہوتی ہے۔ اس لئے لا الٰہ الا اللہ سے اس مشہود کی نفی کرکے اس کو راسخ کیا۔ پھر جب اس نفی میں ایک درجہ میں گویا کامیابی ہوگئی۔ تو محض ثبوت ذات کو ذہن میں راسخ کرنے کے لئے الا اللہ کا تکرار کیا۔ پھر ثبوت بھی ایک نسبت حکمیہ تھی۔ اس سے بھی نظر اٹھا کر صرف ذات کا تصور ذہن میں راسخ کرنے کے لئے اسم جلالہ کا تکرار کیا۔ اس کی مزاولت سے قلب میں غیر مطلوب سے بے التفاتی اور حضرت مطلوب کی طرف خالص التفات میں ملکہ راسخ ہو کر پھر ذکر کامل کا حق ادا کرکے قریب مقصود حاصل کرتا رہے گا۔ بفضلہ تعالی اس تقریر سے سب اشکالات رفع ہو گئے۔ اور اس کے بدعت ہونے کے حکم کا قلت تدبر سے ناشی ہونا ثابت ہو گیا۔ بوادر النوادر تخریج خفیف صفحہ ۲۵۶ " شاہد غفرلہ۔

پاس آتا تو اس کو ایک دو چلوں کے بعد اپنے سامنے بٹھا کر ننانوے (۹۹) نام پڑھتے اور آنکھوں سے آنکھیں لڑاتے۔ اگر کسی نام پر اس پر تغیر اور تاثر ہوتا۔ تو وہی نام پاک اس کو تلقین فرمادیتے کہ تجھکو ابرار کا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ الجواہر السلوک صفحہ ایک سو پینتالیس (۱۴۵) پر تحریر ہے کہ اسم ذات کا طریقہ یہ ہے کہ ضرب لگاتے ہوئے اللہ کا ذکر کرے اور یہ نیت کرے کہ غیر اللہ مقصود نہیں، مطلوب و محبوب نہیں الخ۔ اس صورت میں یہ مبتدا محذوف الخبر ہوا۔ جو نحوی قواعد کے بالکل موافق ہے۔ بلکہ اس ناپاک کے نزدیک اوفق بالفاظ القرآن ہے کہ قل اللہ ثم ذرھم الآیۃ میں بھی مبتدا محذوف الخبر ہے۔ بعض مشائخ نے علامات قیامت کی حدیث۔ لاتقوم الساعۃ حتی یقال فی الارض اللہ، اللہ[حـــہ] سے استدلال کیا ہے۔ معترض کہتے ہیں۔ کہ اس سے عام مراد ہے۔ یہ صحیح ہے لیکن یہ ہی اس عام کا ایک جزء ہے۔ اس کے اخراج کی کوئی دلیل نہیں۔ بہرحال حضرت تھانوی کا انکار تو غلط نقل کیا گیا ہے۔ تفسیر اتقان میں مجھے سرسری تلاش میں نہیں ملا۔ اس کے حوالہ کے معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔ مشائخ سلوک میں یہ چیز کسی خاص سلسلہ میں نہیں۔ بلکہ سب سلسلوں میں مختلف طرق سے رائج ہے۔ ان سب کے مقابلہ میں انکے اجماعی مسئلہ کو نہ تو ابن القیم کے رو سے غلط کہا جا سکتا ہے اور نہ سیوطی کے کہنے سے پھر رضی وغیرہ کا تو ذکر ہی کیا ہے، جامع الاصول صفحہ تیرہ (۱۳) پر لکھا ہے۔ اول صیغ الذکر لفظ اللہ عند النقشبندیہ وقول لا الہ الا اللہ عند الشاذلیۃ وھما مع الصلوٰۃ والاستغفار عند سائر الطرق ومعنی لفظۃ اللہ ای اللہ مقصودی او مطلوبی او محبوبی الخ والاصح عند النقشبندیہ لا ترکیب لہ بل یقول اللہ ویلاحظ بحت الذات بلا ترکیب لہ بل یقول اللہ ویلاحظ بحت الذات بلا ترکیب

اس میں صاف ظاہر ہے کہ حضرات نقشبندیہ کے یہاں بھی دو قول ہیں۔ راجح یہ ہے کہ یہ لفظ مفرد ہے۔ لیکن ان پر کوئی اشکال نہیں۔ اس لئے کہ وہ تکلم ہی نہیں کراتے بلکہ تصور محض کراتے ہیں اور بقیہ حضرات کے یہاں یہ لفظ مرکب ہے۔ اور مختلف تراکیب مذکورہ اس میں ہو سکتی ہیں۔ اگرچہ ان میں سے حذف حرف ندا کو نحو والوں نے غلط بتا دیا ہے۔ یہ ہی غالباً منشا ہو گا۔ رضی کے لکھنے کا اس صورت میں زائد سے زائد یہ ہے کہ اس کو منادی نہ بنایا جائے۔ بلکہ بندہ کی توجیہ میں یہ مبتدا محذوف الخبر ہے۔ اور حضرت تھانوی کی توجیہ میں کلمہ کے ایک جزء کا تکرار ہے۔ اسمیں

حـــہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تک بھی زمین پر مرد و بشر میں سے کوئی اللہ اللہ کہنے والا باقی رہیگا قیامت نہ آئے گی۔

کوئی اشکال نہیں ۔ فقط۔ (حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ) ۔ ۳۰ ر ذی الحجہ سنہ ھ

(۶۸) مکتوب از طرف جناب عبد الباری صاحب۔

بخدمت اقدس مولانا و مرشدنا دام فیوضہم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ خدا کرے مزاج عالی بعافیت ہوں ۔ احقر جب سے یہاں تبادلہ ہو کر آیا ہے ۔ قرآن پاک کی تعلیم کا سلسلہ برابر قائم کئے ہوئے ہے ۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ سترہ طلبا قرآن پاک حفظ کر چکے ۔ اب ان کو دیگر ضروریات دین کی باتیں بتلا رہا ہوں ۔ میں یہ سارا کام سرکاری وقت کے علاوہ کرتا ہوں ۔ اب چونکہ حکومت نے قانوناً پابندی لگا دی ہے ۔ اس لئے دشواری ہو رہی ہے ۔ اور اس (پابندی) کی وجہ یہ ہوئی کہ ہمارے مدرس اول صاحب نے اس قسم کی رپورٹ کی ہے کہ یہ آدمی مذہبی اور اسلامی تعلیم سے زیادہ ذوق و شوق رکھتے ہیں ۔ اور سرکاری تعلیم میں تساہل برتتے ہیں ۔ اس لئے ان کو ہندو آبادی میں رکھا جائے ۔ حالانکہ حضرت ہم اپنے وقت میں تبلیغ کیا کرتے تھے ۔ مولانا محمد عمران صاحب نے مجھے مشورہ دیا ہے ۔ کہ ملازمت ترک مت کرو ۔ اگرچہ مخالفین محکمہ تعلیم کے افسران کو غلط رپورٹیں دیکر اور قسم قسم کے الزامات لگاکر ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اور سب سے زیادہ تعجب یہ ہے کہ یہ مدرس صاحب مسلمان ہیں ۔ جب سے مجھ پر تبلیغ کی پابندی لگائی گئی ہے ۔ ایک بےچینی سی رہتی ہے ۔ اور بار بار تقاضہ ہوتا ہے کہ ملازمت ترک کر دوں ۔ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ صدق یقین ، توکل کی دولت سے مالا مال فرمائیں ۔ اور دین کی خاطر اعلیٰ سے اعلیٰ ایثار و قربانی کے لئے ہمت و استقلال عطا فرمائے ۔ اور مخالفت و مشکلات کی جو گھٹائیں چھا رہی ہیں ۔ ان کو اپنے فضل و کرم سے دور فرمائے ۔

حضرت ! نماز و تلاوت دعا کرتے ہوئے یا ویسے ہی بیٹھے ہوئے گریہ و زاری کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور جب یہ حالت ہوتی ہے تو قلب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ٹوٹ جائے گا ۔ پھر خیال آتا ہے کہ مولا کی جیسی بھی مرضی ہو اس کا شکر و احسان کرنا چاہیئے ۔ اور وہ جس حال میں بھی رکھے اس پر صبر کرنا چاہیئے ۔ ایک دن کچھ سوتے اور کچھ جاگتے ہوئے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ جو میرے والد صاحب کی شکل کے بالکل مشابہ تھے ۔ سفید عمامہ ، سفید کرتا ، سفید پائجامہ پہنے ہوئے لمبی داڑھی جس کے کچھ بال سفید اور کچھ سیاہ سے ہیں ۔ آئے اور مجھے پکڑ کر سوتے سے اٹھایا ۔ اور میرے سر پر کئی بار ہاتھ پھیرا ۔ اور آنکھیں دیکھ کر فرمایا ۔ بیٹا تمہاری آنکھیں زرد ہو گئیں ۔ اور بڑی محبت سے دیر تک ہاتھ پھیرتے رہے ۔ اس کے بعد غائب ہو گئے ۔ چونکہ نماز تہجد کا وقت

ہوگیا تھا۔ اس لئے اس میں مشغول ہوگیا۔ امید ہے کہ تعبیر سے مطلع فرمائیں گے ۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ مولانا عمران خان صاحب کا مشورہ صحیح ہے۔ ترک ملازمت اس وقت تک نہ کریں، جب تک کوئی دوسری صورت معاش کی نہ پیدا ہو جائے۔ بچوں کو ترغیب دیکر گھر پر دینی تعلیم دیدیا کریں۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ مدرس صاحب مسلمان ہوکر ایسا کرتے ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خواب بہت مبارک ہے اکثر تسلی کے لئے ایسے خواب دکھلائے جاتے ہیں۔ گھبرائیے نہیں۔ اللہ مبارک فرمائے۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۴/۱۱-۶۹۔

(۶۹) مکتوب از طرف جناب محمد طاہر صاحب ۔

سیدی و مولائی دام مجدہم۔ السلام علیکم۔ بندہ بعافیت ہے امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ کئی روز سے خط لکھنے کا قصد تھا۔ مگر عدیم الفرصتی مانع رہی۔ حضرت والا نے مرید تو کرا دیا لیکن اس کے بعد کوئی توجہ نہیں کی۔ جب مرید آپنے کرایا ہے تو اب توجہ کی بھی خاص طور پر ضرورت ہے۔ حضرت مدنی مدظلہٗ نے چھ چھ تسبیح صبح و شام سبحان اللہ و درود، و استغفراللہ کی پڑھنے کیلئے فرمائی تھی، وہ تسبیح پابندی کے ساتھ پڑھ رہا ہوں۔ دیوبند بھی خط لکھا تھا۔ مگر وہاں سے ابتک کوئی جواب نہیں آیا۔ اب حضرت والا بھی اگر کچھ توجہ فرمائیں۔ تو اچھا ہوتا کہ احقر کی بھی گاڑی اس کشمکش سے نکل جائے۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ دین و دنیا کا کوئی کام بغیر سعی کے نہیں ہوتا۔ اور جتنا اہم ہو اتنا ہی سعی درکار ہے۔ اس کام میں صحبت اور خدمت اہم ہے۔ ماہانہ نہ ہو سکے تو کم از کم دو ماہ میں ایک سفر ضروری ہے ۔ اگر دل چاہے تو ۲۰ مارچ سے قبل یہاں آجاؤ کہ حضرت مدنی ۲۱ کو یہاں تشریف لاکر گاڑی سے واپس جائیں گے۔ بندہ کا بھی وعدہ ہے۔ تم بھی ساتھ چلے چلنا۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۰ ربیع الثانی ۶۶ھ

(۷۰) مکتوب از طرف جناب محمد غوث صاحب

مخدومی مکرمی جناب مولانا صاحب دام اقبالہٗ۔ بعد آداب کے خدمت اقدس میں ایک گذارش پیش کرتا ہوں ۔ اور امید قوی ہے کہ اب میری تمنا ضرور پوری ہو جائے گی۔ خادم نے آپکی تعریف مولوی ضیاء الاسلام صاحب فارغ دیوبند و سہارنپور سے سنی ہے۔ اور جو کچھ تعریف

آپ کی مولوی صاحب نے کی ہے۔ اس سے زیادہ میرے دل نے بھی تسلیم کی ہے۔ اس لئے خاکسار نے عرض مدعا پیش کرنے کی جرأت کی۔ آمدم برسرِ مطلب (میں ایک متوسط درجہ کا آدمی ہوں اور میرا نام غوث ہے۔ عمر تقریباً ۳۲ سال کی ہے۔ اور عرصہ ۱۱ سال سے ایک طوائف کی محبت میں گرفتار ہوں۔ اور ساتھ ہی اس کے وہ بھی مجھ پر دم دیتی ہے۔ میں اور وہ دونوں نکاح کیلئے تیار ہیں۔ لیکن اس کی والدہ، ہمشیرہ اس نیک کام میں رکاوٹ ڈالتی ہیں۔ اور اب تک میری اس سے پاک محبت ہے۔ اور وہ میرے ساتھ بھاگنے کے لئے بھی تیار ہے۔ لیکن میں ایسا کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ اس لئے جناب کی خدمت اقدس میں یہی عرض کرتا ہوں۔ کہ اس کی والدہ اور ہمشیرہ رضامند ہو کر اس کام کو کر دیں۔ تاکہ وہ حلال کی زندگی بسر کرے اور حرام سے سبکدوش ہو اور یہ طوائف تین بہنیں ہیں۔ بڑی کا نام .... ہے۔ منجلی کا نام .... ہے۔ اور یہ نکاح میں ہیں۔ چھوٹی کا نام یعنی جس سے میرا مدعا ہے .... ہے۔ اور میں نے ابتک شادی وغیرہ نہیں کی ہے۔ اب آپ سے ملتجی ہوں کہ آپ کوئی نقش یا کوئی اور چیز عطا فرمایئے۔ کہ یہ نامراد اپنی مراد کو پہنچے " فقط "

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

عنایت فرمایم۔ میں سفر میں چلا گیا۔ اس لئے دیر ہوئی۔ اس قسم کے تعویذ مجھے نہیں آتے۔ اس لئے معذوری ہے البتہ دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہٗ آپ کو اور مجھے گناہوں سے بچائے۔ اور اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک حدیث کی دعا لکھتا ہوں۔ اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔ اور درمیان میں یہ دعا چودہ سو مرتبہ[۱] پڑھ لیا کریں۔ کم زیادہ نہ ہو۔ دعا یہ ہے۔ اللّٰهم اكفني بحلالك عن حرامك ــــــــ امید ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ آپکی مدد فرمائیں گے

فقط (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ) ۸۔ ربیع الاول ۹۲ھ

(۱۷) مکتوب از طرف جناب جمیل احمد صاحب گھاسیڑوی

مکرمی و محترمی حضرت اقدس مولانا مولوی شیخ الحدیث صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گذارش آنکہ بندہ گھاسیڑہ جہاں کے میانجی موسیٰ ہیں وہاں کا رہنے والا ہے۔ اس وقت

[۱] اس قسم کے ادعیہ میں عدد کی تعیین سائل یا اس کے مقصود کے نام کے ساتھ ہوتی ہے۔ لہٰذا اصحاب حوائج اس مجوزہ تعداد پر اکتفا نہ کریں۔ بلکہ اپنے اپنے نام کے مطابق عدد نکال کر پڑھیں " شاہد غفرلہٗ۔

سید صاحب کے ساتھ تبلیغ میں آیا ہوا ہے۔ مجھے ایک خواب نظر آیا ہے۔ براہ مہربانی اسکی تعبیر عنایت فرمادیں۔ خواب حسب ذیل ہے۔

میرے گھر حضرت مدنی صاحب تشریف لائے۔ اور گھر آکر گھر میں چارپائی پر لیٹ گئے۔ میں اس وقت گھر پر نہیں تھا۔ مگر معلوم ہوگیا تھا کہ گھر پر کوئی مولوی صاحب آئے ہیں۔ باہر سے آتے ہی والدہ سے دریافت کیا کہ کونسے مولوی صاحب ہیں۔ والدہ نے فرمایا کہ وہ مولوی ہیں جو انگریزوں سے زیادہ لڑتے ہیں۔ میں فوراً سمجھ گیا۔ کہ حضرت مدنی صاحب ہیں۔ اس کے بعد میں گھر میں آیا۔ آتے ہی میں نے حضرت مدنی کے ہاتھ پیر دبانے شروع کئے۔ مولانا نے خوش طبعی کے لئے مذاق فرمایا۔ میں نے دل میں کہا کہ یہ حضرات تو ایسے ہی بے تکلف ہوتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مدنی نے فرمایا۔ کہ مجھے فیروزپور جھرکہ کی طرف جانا ہے۔ وہاں پر حاجی عبدالرحمٰن مرحوم کے پاس کچھ میرے روپے ہیں۔ ان کو لینے کے لئے جانا ہے۔ میں نے حضرت مدنی صاحب کے ساتھ جانیکا ارادہ کیا۔ مگر کسی مجبوری کی وجہ سے نہ جاسکا۔ میرا روحانی تعلق حضرت مدنی دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس سے ہے۔ فقط ؛

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

تعبیر ظاہر ہے۔ حضرت مدنی کی روحانیت تمہاری طرف خاص طور پر متوجہ ہے۔ اور یہ اس محبت کا مظہر ہے۔ جو حضرت کو تمہارے ساتھ ہے۔ حضرت قدس سرہٗ کا عبدالرحمٰن کے پاس روپے کے مطالبے کے واسطے جانا وہی حضرت قدس سرہٗ کا خصوصی مطالبہ تھا۔ جو رحمٰن کے ہر بندے کے ساتھ تھا تمہارا ساتھ نہ جانا اچھا نہیں ہوا۔ اور حضرت مدنی کے ساتھ گستاخی ہوئی۔ اور ظاہر حضرت کے ساتھ تمہارا وہ تعلق نہیں جو حضرت کی شایان شان ہے۔ فقط ؛

(حضرت مولانا) (محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ۔

(۴۲) مکتوب از طرف جناب فضل احمد صاحب

سیدی و مرشدی قبلہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

عرض آنکہ خادم اسی شوال میں حضرت والا سے بیعت ہوا تھا۔ معمولات پر حسب ارشاد حضرت والا بفضل اللہ تعالیٰ عمل درآمد ہے۔ گو کما حقہٗ نہیں۔ چونکہ میری تباہ شدہ حالت کی داستان طویل ہے اس لئے اس کو جدید لفافہ میں پیش خدمت کروں گا۔ اس خط پر صرف دو چیزوں کا حل مقصود ہے۔ ایک یہ کہ میں نے رات کو خواب میں یہ دیکھا ہے کہ گاؤں کے اندر ہر گلی کوچہ

ہیں یہ شور اٹھ رہا ہے۔ کہ اس لڑکی سے فضل احمد نے زنا کیا ہے۔ ہر فرد بشر کیا بوڑھا۔ کیا بچہ کیا عورت۔ اور میں کبھی کسی گلی میں بھاگتا ہوں اور کبھی کسی میں۔ شرم کے مارے کسی طرف منہ نہیں کرتا۔ لوگ کہتے ہیں۔ ارے بھائی اسے شرم آتی ہے۔ اور اس وقت نہ آئی۔

صبح بیدار ہوا۔ حیران ہو گیا۔ پہلے بھی دو ایک دفعہ ایسے ہی خواب دیکھ چکا ہوں۔ کبھی لڑکے کے ساتھ۔ کبھی لڑکی کے ساتھ۔ مگر اب کے بہت پریشانی ہوئی۔

(۲) یہ کہ میں نے شیشہ کے مرتبان میں دوائی ڈال کر چارپائی کے نیچے رکھا تھا۔ حقیقۃً اس کا خواب یہ دیکھا کہ دوائی چمچی سے نکالنے لگا۔ مرتبان نیچے سے ٹوٹ گیا۔ صبح کو دیکھا بالکل ثابت ہے۔ یہ دونوں خواب ایک ہی رات کے ہیں۔ ۲ ربیع الاول کی رات کے

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

اگر حقیقتاً زنا صادر ہوا ہے۔ تب تو توبہ و استغفار کے سوا چارہ کیا ہے۔ اور اگر نہیں کیا۔ اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو تو تعبیر ظاہر ہے۔ اتقوا مواضع التھم۔ ان دونوں خوابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری معاشرت میں کچھ بد احتیاطی ہے۔ اور بد نظری کی ملاوٹ ہے۔ مرتبان والا خواب مبارک ہے انشاء اللہ امراض روحانیہ و جسمانیہ سے صحت کی بشارت ہے۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ)

(۷۳) مکتوب از طرف جناب بشیر احمد صاحب۔

آنجناب قبلہ و کعبہ حضرت مولینا مولوی شیخ الحدیث صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد تعظیم کے گذارش ہے کہ یہاں پر خیریت ہے۔ اور حضرت والا کی خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہے۔ دیگر احوال یہ ہے کہ حضرت سے گذارش ہے کہ میں آپ حضرات سے کچھ تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ میں نے حضرت کی تصانیف کردہ کتابیں پڑھی ہیں۔ سبحان اللہ ان کتابوں سے مجھے اور لوگوں کو بڑا فائدہ ہوا ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ نماز کے پاس کو بھی نہیں نکلتے تھے۔ ماشاء اللہ اب اچھی طرح سے کچھ لوگ نماز بھی پڑھنے لگے ہیں۔ حضرت عرض یہ ہے کہ ہم لوگوں کو کچھ شغل بتلا دیں۔ تاکہ آپ حضرات کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمارے سے بھی خوش رہیں۔ اور چونکہ میری رائے ہے کہ اگر اس گاؤں میں بزرگان دین رنجہ قدم فرمالیں تو بہت ہی برکت کی چیز ہے۔ خدا کرے یہ چیز آپ حضرات سے ربط و محبت کا ذریعہ بن جائے امید ہے کہ آپ حضرات ضرور تشریف لا دیں گے۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ مشورہ رجوع الی الاکابر بالملونی والرائپوری آنے کی اجازت ہے جب چاہیے آجاؤ۔ فقط

(۴۷) مکتوب از طرف جناب عبد الباری صاحب مدراس

بخدمت حضرت اقدس مولانا و مرشدنا دام فیوضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
بندہ بفضلہ تعالیٰ بعافیت ہے حضور والا کی عافیت کا خواہاں وجویاں حضرت کبھی کبھی تو طبیعت میں فرحت وانبساط ہوتا ہے۔ اور عبادت میں بھی بڑا لطف آتا ہے۔ اور کبھی کبھی نہایت روکھا و پھیکا پن ہوتا ہے۔ کبھی ہر وقت قلب حاضر یاد اللہ میں رہتا ہے۔ اور خوب دل لگتا ہے۔ اور کبھی وہ فرحت اور انبساط نہیں آتا ہے۔ بلکہ دل پر ایک پریشانی سی ہوتی ہے۔ حزن غم ہوتا ہے نہ مجمع میں نہ دوستوں میں اور نہ کتابوں میں نہ گھر میں اہل وعیال میں دل لگتا ہے۔ نہ کسی سے بولنے کو جی چاہتا ہے توبہ استغفار کرتا ہوں لیکن یہ حالت اپنے آپ فرو ہو جاتی ہے۔ اور پھر فرحت اور انبساط کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اس روکھا و پھیکا پن کی حالت میں دل میں عجیب عجیب خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اپنی سیاہ کاریوں کی فہرست سامنے ہوتی ہے اور موت کو زندگی پر ترجیح ہوتی ہے۔ اور یہ کہ اتنے گناہ اور یہ معمولی عبادت وہ بھی نامکمل کہ اس مولیٰ کریم کے دربار کے لائق ادا نہیں ہوسکتی ہے۔ پھر امید کیسی کاش ایسی مخلوق ہوتا کہ جس پر مواخذہ نہ ہوتا۔ اور ہمیشہ فرمانبرداری میں رہتا۔ میں اپنی اس طبیعت سے بیزار نظر آتا ہوں۔ اور اس حالت کو غفلت سمجھتا ہوں کہ فرحت انبساط منقطع ہو جاتی ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہوتا ہے کبھی دل میں سوائے حیرانی پریشانی کے کچھ نظر نہیں آتا۔

میرے آقا میں انتہائی خلجان میں مبتلا ہوں۔ میری ہر گھڑی زندگی مصیبت نظر آرہی ہے لمحہ لمحہ گذر گیا۔ اور بد سے بدتر حالات۔ ہمارا نہ حال اچھا نہ قال اچھا میری قسمت ادھر کھینچ رہی ہے جو مولائے کریم کی ناراضگی کی جگہ ہے۔ اس عالم میں کوئی صورت ربانی کی نظر نہیں آرہی ہے۔ کوئی عمل بارگاہ خداوندی کے لائق نہیں ہے۔ ادھر وقت روانگی آرہا ہے جہاں جزا سزا ہوتا ہے مولائے کریم کو صورت دکھانا ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ فقط!!

جواب از حضرت اقدس مدظلہ یہ دونوں حالتیں قبض وبسط کی کہلاتی ہیں۔ سب کو پیش آتی ہے۔ گھبرانا نہیں چاہیے۔ قبض کی حالت

میں استغفار کی کثرت رکھیں۔ اور بسط کی حالت میں اللہ کا شکر۔ فقط ۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ)

(۷۵) مکتوب از طرف جناب عبد الباری صاحب مدراس

بخدمت حضرت اقدس مولانا و مرشدنا، دام فیوضہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
میرے دل میں حضور والا کی ہر دم یاد رہتی ہے۔ کوئی وقت ایسا نہیں جو کہ حضور والا کی یاد نہ آتی ہو صورت مبارکہ کا نقشہ ایسا بندھ گیا ہے گویا کہ ہر جگہ موجود ہیں، کوئی کام کرنے کو جب اٹھتا ہوں تو فوراً خیال ہوتا ہے کہ کوئی ناجائز تو نہیں ہے۔ گویا کہ حضور والا ہر وقت ہر گاہ موجود ہیں اور رہنمائی فرما رہے ہیں۔ آج شب کو وقت ذکر اللہ کہتے ہوئے کچھ سوتے کچھ جاگتے۔ ایک عورت حسین سامنے نکلتی ہوئی نظر آئی۔ ہر چند خیال ہٹایا کہ واقعی در اصل ہے یا خواب دیکھ رہا ہوں۔ لیکن ذرا دیر بعد ذکر بند کیا کہ غائب عجیب کشمکش میں پڑ گیا۔ پھر ذکر اللہ جاری کر دیا۔ با طمینان ختم ہو گیا۔ لیکن قلب میں ایک وحشت سی سوار ہو گئی۔ کہ یہ کیا تھا۔ ایک دن خواب میں دیکھا کہ لاہور گیا ہوں۔ جناب مولانا محمد صدیق صاحب مدظلہ العالی سے ایک سڑک پر کھڑا یہ بات کہہ رہا ہوں کہ جناب رئیس اعظم جلال آباد۔ محمد اسمٰعیل خاں صاحب مولانا تھانوی سے بیعت ہیں۔ لیکن مجھے ایسا سمجھ میں آتا نہیں۔ ان کی حالت اوقات دیکھ کر بھائی صاحب نے بہت زور سے ڈانٹا کہ خبردار جو مولانا تھانوی کا نام لیا پھر نیند کھل گئی ۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ یہ جواب رمضان بعد لکھا گیا کہ حالت ذکر میں عورت کا ظہور دنیا ہے جو آپ کو ذکر سے ہٹانے کیلئے آئی تھی

فقط (حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ)

(۷۶) مکتوب از طرف جناب عبد الحمید صاحب بھاول نگر

بحضور سراج المحدثین، زبدۃ السلف، قدوۃ الخلف حضرت الحاج مولینا العارف باللہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم۔
بعد از تسلیم و تعظیم و اشتیاق قدمبوسی ملتمس ہوں کہ عرصہ اٹھارہ بیس یوم سے مریض ہوں حضرت والا کی مجلس بابرکات میں حضوری اس وقت چند لحظہ نصیب ہوئی تھی۔ جب کہ اعلیٰ حضرت مدنی دام ظلہم کے متعلق گرفتاری کی منحوس و پریشان کن خبر اس روسیاہ نے دی۔ اور حضرت والا نے بذریعہ مولانا غلام محمد صاحب پہنچائی۔ حال مقیم سہارنپور سے بندہ نالائق کو دولت کدہ پر طلب

فرمایا تھا۔ حضرت والا بعد از فراغت کتب درسیہ شہر بھاول نگر میں ایک مسجد میں تدریس کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ متوکلاً علی اللہ الکریمؒ مگر شامت اعمال کہ عرصہ سے مریض ہو کر اس سعادت سے محروم ہوں۔ بعد از نماز فجر درس قرآن کریم و بعد از نماز عشاء درس احادیث ترغیبہ و ترہیبہ متعلقہ نماز کا ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔ چونکہ مسجد بارونق مقام پر واقع ہے۔ اس لئے بحمداللہ تبلیغ کا نمایاں اثر ہے۔ مگر ہائے افسوس کہ ان خدمات سے محروم ہوں۔ حضرت والا توجہ باطنی سے دعاء فرمادیں کہ ہر گرفت و مرض سے نجات و شفاء عاجلہ کاملہ نصیب ہو۔ اور فیوضات باطنہ سے کچھ پڑھنے کے متعلق ارشاد فرماویں۔ تو از بس خدام نوازی و کرم بخشی ہوگی۔ فقط "

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ سلسلۂ تعلیم و تبلیغ سے بیحد مسرت ہوئی۔ بندہ ناکارہ صحت کے لئے دعا کرتا ہے، اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد و احاذ۔ ہر نماز کے بعد سات، سات مرتبہ اول آخر درود شریف تین تین مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ ترقیات باطنیہ کے لئے سلسلہ بیعت و ذکر و شغل ضروری ہے۔ جس وقت تک یہ سلسلہ قائم ہو درود شریف بکثرت پڑھیں۔ فقط "

(۷۷) مکتوب از طرف جناب عبد السبحان صاحب مدراس

بگرامی خدمت۔ حضرت قبلہ استاذ العلامہ مولانا مولوی صاحب دام نوالہٗ۔ السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔ مزاج شریف۔

ہم بفضلہ خدا خیریت سے ہیں۔ اور صحت و تندرستی آپ بزرگوں کی بدرگاہ قاضی الحاجات نیک مطلوب ہے۔ دیگر گذارش ہے کہ آپ سے چند مسئلہ کے متعلق اصلاح کی ضرورت ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل مسئلوں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ جواب خط سے سرفرازی بخشیں گے تو آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا۔ ایضاً۔ آپ نے چہل حدیث میں حفظ کرنے کے متعلق ایک دعا نقل کی ہے۔ اور چند سورتیں جدا جدا پڑھنا کر کے بھی نقل کیا ہے۔ مگر میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پہلی رکعت میں سورہ یٰسین پڑھنا اور دوسری رکعت میں سورہ الم سجدہ۔ لیکن کیا یہ درست ہے کہ پہلی رکعت میں پچھلی سورۃ اور دوسری رکعت میں آگے کی سورۃ پڑھنا۔ اور اس میں بھی چھوٹے بڑے کا فرق ہے۔ اس لئے مجھے شبہہ ہوا دوسرے وقتی نماز میں پہلی رکعت میں مثلاً پہلی رکعت میں سورہ مزمل پڑھ لیا۔ دوسرے میں سورہ ملک۔ کیا اس طرح پڑھنا درست ہے۔ اگر وقتی نمازوں میں اس طرح پڑھنا درست نہیں۔ تو جو عمل حفظ کرنے کے لئے لکھا ہے

اس میں کیا درست ہو سکتا ہے ؟ نمبر دوسرا۔ فتوائے دار العلوم میں دیکھا ہے۔ کہ ترکی ٹوپی پہننا جائز نہیں۔ میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ ترکی ٹوپی تو قوم کے دشمن کی ایجاد کردہ ٹوپی ہے۔ اس لیے اس کو بالکل نہیں پہننا چاہیئے۔ اور ایک میرے دوست کہتے ہیں کہ ترکی ٹوپی تو لباس میں داخل نہیں۔ مردوں کو تو صرف لال کپڑا نہیں پہننا کرکے حدیث میں آیا ہے۔ ترکی ٹوپی دوسرے رنگ میں ہوتی ہے۔ پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ نمبر تین۔ شب قدر۔ و شب برات وغیرہ راتوں میں جو نفل نمازیں اس میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھنے کو لکھتے ہیں۔ کیا یہ بھی درست ہے۔ دو تین سال سے پڑھنیکی بہت خواہش ہے۔ مگر مدرسہ میں جاکر داخل نہ ہو سکا۔ کیونکہ عمر ۲۶ سال گذر چکی۔ اور میں ابتداء سے پڑھنا چاہتا ہوں۔ اس لئے مدرسہ میں داخل کریں گے یا نہیں۔ اسی خیال میں دو تین سال گذر گئے۔ لیکن پھر بھی ہمت کرکے جنوبی ارکاٹ میں لال پیٹ ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایک عربی مدرسہ بھی ہے۔ امسال اس مدرسہ میں جاکر داخل ہو گیا فی الوقت میزان الصرف جاری ہے مگر مشکل اس بات کی ہے کہ یہاں مسئلہ و ترجمہ وغیرہ ٹامل زبان میں سکھاتے ہیں۔ اور یہاں کے اکثر طلبہ ڈاڑھی منڈاتے ہیں۔ اور یہاں کے اساتذہ اس کے متعلق کچھ پوچھتے ہی نہیں۔ اس لئے مجھے یہاں پسند نہیں۔ اور کہیں ایسا نہ ہو کہ ان لوگوں کا اثر مجھ پر بھی نہ پڑ جائے خدائے تعالیٰ یہاں کے اساتذہ کو نیک سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔

اب خدمت اقدس میں مؤدبانہ التماس ہے کہ آپ مجھ ناچیز کو اپنے مدرسہ میں داخل کرلیں۔ اگر اجازت ہو تو بندہ حاضر خدمت ہو جائیگا انشاء اللہ۔ لیکن اگر فی الوقت مدرسہ میں داخل کرنے کا قانون نہ ہو تو پھر بھی مجھ ناچیز کو کسی طرح داخل کرلیں۔ اور ناچیز پر رحم کرتے ہوئے میرے کھانے وغیرہ کا بندوبست کہیں سے للّٰہ کرکے مجھے کسی طرح اپنے مدرسہ میں داخل کرلیں تو آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا۔

کئی دن سے بندہ آپ کے دیدار کا بھی مشتاق ہے۔ لہٰذا قوی امید ہے کہ آپ ضرور مجھے اپنے مدرسہ میں داخل کرلیں گے۔ اور مجھ ناچیز کو خدمت کا موقعہ بھی عطا فرمائیں گے۔ خط بہت طویل ہو گیا۔ مطالعہ کی زحمت کا مشکور ہوں۔ اور معافی کا خواستگار بھی ہوں۔ دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ مجھے اور آپ کو اور تمام مسلمانوں کو علم و عمل کی توفیق دیوے۔ آمین ثم آمین۔ زیادہ کیا لکھوں۔ آداب عرض۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

یہ سورتیں حدیث پاک میں ایسے ہی آئیں ہیں۔ لہذا اسی ترتیب سے پڑھنا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ فرائض میں تو ترتیب قرآنی سے پڑھنا ضروری ہے۔ غیر فرائض میں نہیں۔ سورہ اخلاص کئی مرتبہ ایک رکعت میں پڑھنا جائز ہے مگر خلاف اولیٰ ہے۔ ترکی ٹوپی عوام کے لئے جائز ہے۔ مگر خلاف اولیٰ ہے۔ طلبائے عربی کو اس کا استعمال مناسب نہیں۔ مدرسہ میں داخل ہونے کے متعلق ناظم صاحب مدرسہ سے مکاتبت فرمادیں۔ فقط۔

(حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۹ رذی الحجہ ۶۵ھ

(۷۸) مکتوب از طرف جناب قمر الزماں صاحب جالندھری

حضرت سلامت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بڑی مدت کے بعد احقر خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ آپ کے لئے مدت سے ایک گرم سوئیٹر اور موزوں کا جوڑا رکھا ہوا ہے اگر آپ اجازت دیں تو پارسل کردوں۔ اور اگر آپ نے اجازت نہ دی تو کسی اتوار کو ایک آدھ گھنٹے کے لئے بندہ خود حاضر ہو جائیگا۔ اس سے پہلے ایک سوئیٹر اسی طرح رکھا رکھا خراب ہو چکا ہے۔ اب یہ لے کر رکھا ہے۔ ہماری سب کی ایک صلاح تو ہوئی تھی۔ کہ پارسل کردیں۔ پھر میں نے ہی کہا کہ خط لکھ دیتا ہوں۔ پھر آپ جو فرمادینگے اسپر عمل کیا جاویگا۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

جواب لکھا گیا کہ ہرگز تکلیف نہ کریں۔ نہ ضرورت نہ عادت، روئی کی کمری میری نگاہ میں سوئیٹر سے زیادہ کارآمد ہے۔ فقط۔ (حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ۔

(۷۹) مکتوب از طرف جناب محمد عبد الودود صاحب ارکانی

بگرامی خدمت حضرت استاذنا المحترم المکرم مولینا ومرشدنا المحترم مدفیوضہ بعد بصد آداب وتسلیمات کے عرض خدمت ہے کہ ناکارہ باسالم وصحیح شہر آگرہ قیام پذیر ہے اور حسب الحکم اپنے ذکر واذکار میں مشغول ہوں۔ عام لوگوں کو فضائل رمضان کی بات بھی کچھ حسب طاقت کہنے سنانے میں کوتاہی نہیں کرتا ہوں۔ امید کہ فدوی ناکارہ کے حق میں دعا فرماویں گے۔

اب فدوی کو بعض وقت ایسے رونما ہو جاتے ہیں کہ نیند کے غلبہ سے اپنے معمولات و اذکار سے محروم ہو جاتا ہوں۔ تو ان کو اس کے بدلے عمل ورآمد کرتا ہوں۔ اس معمول بہا طریقہ کی اصلاح چاہتا ہوں۔ بعد رمضان المبارک حاضر خدمت ہونے کا عزم رکھتا ہوں لیکن

اس وقت فدوی جہاں مقیم ہے یہ ایک چھوٹا سا مدرسہ ہے، اور اس میں کچھ طلباء کو تعلیم بھی دیتا ہے تو اہل مدرسہ کا خیال ہے اور فدوی کو اس بات پر مجبور کرنا چاہتے ہیں کہ کم سے کم چند ماہ اقامت کروں لیکن فدوی نے اپنی اصلاح ہونیکی طرف اشارہ کیا۔ اور حاضر خدمت کو ہر وقت ضروری قرار دیا۔ تو یوں فرماتے ہیں کہ ماہانہ ایک ایک دفعہ حاضری کے لئے جا سکتے ہو۔ فلہٰذا معروض خدمت ہے کہ فدوی اس شرائط کو ملحوظ رکھے۔ یا اور کوئی صورت کرے۔ امید کہ آگاہ فرماکر ممنون فرماویں گے۔ یہاں حالات فی الحال اچھے ہیں۔ فقط ''

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

تعلیم کی رعایت اور اس کا اہتمام ضروری ہے۔ اگر آپ کی غیبت میں اس کا انتظام ہو سکے۔ تو ضرور آجائیں ورنہ اس کو ناغہ کر کے آنے کی ضرورت نہیں۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی کہ معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے '' فقط۔ (حضرت اقدس مولانا محمد زکریا) صاحب مدظلہ

(۸۰) مکتوب از طرف جناب انور علی صاحب!

بخدمت جناب معظم و مکرم و مشرف شیخ الحدیث صاحب دام اقبالہٗ۔ جناب عالی۔ السلام علیکم و علیٰ من لدیکم۔ خدا کرے مزاج عالی بعافیت ہوں۔ میری ایک گذارش ہے کہ میرے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے پریشانیوں سے نجات دے۔ میں اتنا پریشان ہوں کہ میں نے تعلیم حاصل کرنا بھی چھوڑ دی۔ فقط ''

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

بعد سلام مسنون! کئی دن ہوتے تمہارا خط آیا تھا جو باتیں تم نے لکھیں ہیں ان کے متعلق جب ملاقات ہوگی اس وقت وضاحت سے مطلب سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لئے فی الحال اللہ سے دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ پریشانیوں کو دور فرمادے۔ بندہ بھی دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس پریشانی سے محفوظ رکھے۔ تم نے پڑھنا چھوڑ دیا یہ مناسب نہیں۔ ہر نماز کے بعد سوئم کلمہ ۳۳ مرتبہ۔ اور استغفار ۱۰۰ مرتبہ پڑھ لیا کرو۔

بخدمت مولوی فضل الرحمٰن صاحب جو شخص کسی دوسرے کا مرید ہو۔ اس سے میرا ذکر مت کیا کرو۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ اب ماہ مبارک آرہا ہے اس میں بندہ نہ خط لکھتا ہے نہ پڑھتا ہے۔ نظام الدین جا رہا ہے۔ بعد عید واپسی ہوگی۔ فضائل رمضان سنانیکا اہتمام رکھنا۔ اردو میں پڑھکر پشتو میں مطلب سمجھا دیا کرو۔ فقط '' محمد زکریا مظاہر علوم۔ ۲۶ شعبان سنہ ۶۶ھ۔

(۸۱) مکتوب از طرف جناب عبد الحمید صاحب بہاری

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گذارش ہے کہ احقر چوبیس پرگنہ ضلع بنگال کا باشندہ ہے۔ بچپن میں حفظ کے لئے دہلی وجونپور جانا ہوچکا ہے۔ اوراب وطن میں آکر مدرسہ میں بسلسلۂ تعلیم مشغول ہوں۔ بسلسلۂ تبلیغ کئی مرتبہ دہلی و میوات جاچکا ہوں۔ اور خاص شغف رکھتا ہوں۔ مجھے حضرت والا سے ازحد عقیدت ہے بہت سوچ سمجھ کر اور استخارہ کر کے اپنی اصلاح کے لئے حضرت سے رجوع کر رہا ہوں۔ یہی میری التجا اور آرزو ہے۔ فقط۔"

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

حضرت مدنی اور حضرت رائے پوری اکابر ہیں۔ اور تیسرے درجہ میں عزیز مولوی یوسف ہے۔ بندہ خودگم است کرا رہبری کند کا سچا مصداق ہے۔ ان حضرات میں سے جس طرف میلان ہو رجوع کر لیجئے۔ فقط" (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ) ۱۲ ربیع صفر ۱۳۶۵ھ

(۸۲) مکتوب (نام معلوم نہ ہوسکا)

حضرت مقتدانا وشیخنا۔ ادام اللہ ظلہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عرض آنکہ اس ناچیز بندہ کے دل میں بعض اوقات ایسی ناشائستہ باتیں گذرتی ہیں کہ ان کو اگر زبان پر لایا جائے تو یقیناً کفر ہوجائے۔ اس وجہ سے پریشان ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ گرفت نہ فرمادے آنحضرت اس سے نجات کی کیا صورت ہے تاکہ اطمینان قلب حاصل ہو۔ آپ کا فرمان ایک گمراہ شخص کے لئے باعث ہدایت ہوگا۔ فقط"

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

جب آپ کو اپنے وساوس پر گرفت کا خود خوف ہے تو انشاء اللہ اس پر گرفت نہ ہوگی۔ یہ چیز ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے۔ اللہ کے مقبول بندے صحابہ کو بھی پیش آجاتی تھی۔ اس کا علاج اس سے عدم التفات اور دوسرے خیال اور مشغلہ میں لگ جانا ہے۔ اگر وسوسہ کی تفصیل معلوم ہوتی تو کچھ تفصیل سے لکھتا۔ اجمالاً اتنا خیال ہے کہ اگر بسہولت ممکن ہو تو برکات ذکر کو چند ماہ مسلسل مطالعہ میں رکھیں۔ فقط" (حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ)

(۸۳) مکتوب از طرف جناب محمد شفیق صاحب بسارہ

حضرت قدوۃ السالکین وزبدۃ العارفین جناب شیخ الحدیث صاحب۔ دامت انوارہم

العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ خادم جناب سے رخصت ہوکر نظام الدین ہوتا ہوا بخیریت مکان پہنچ گیا۔ جناب نے نظام الدین ٹہرنے کے لئے ایک ہفتہ کا حکم فرمایا تھا۔ لیکن مجھ بد نصیب سے وہ بھی پورا نہ ہو سکا جس کا بہت زیادہ قلق ہے۔ دست بستہ معافی چاہتا ہوں۔ قیام نہ ہونیکی وجہ یہ ہوئی کہ بموجب حکم میں جب نظام الدین پہونچا۔ اس وقت سب سے پہلے جناب مولانا محمد یوسف صاحب سے ملا۔ قریب آدھ گھنٹہ اس مجلس میں ٹہرا رہا مولانا صاحب کلام فرمارہے تھے۔ اس لئے اس وقت فوری کہنے کی ہمت نہ ہوئی۔ پھر وہاں سے اٹھ کر جو وہاں کے خاص کارکن معلوم ہوتے تھے ان سے از خود عرض کیا۔ کہ میں سہارنپور سے آیا ہوں حضرت شیخ صاحب نے مجھکو ایک ہفتہ یہاں پر رہنے کا حکم دیا ہے انھوں نے کہا بہت بہتر ہے۔ اور کہا جو سامان کثرۃ استعمال میں نہ رہتا ہو وہ امانت خانہ میں داخل کردیجئے۔ اسکے علاوہ پھر مجھ سے کسی نے کچھ بھی نہیں کہا اور نہ پوچھا۔ میں برابر دو روز صبح وشام سے مولانا مذکور کی محفل میں بیٹھتا رہا۔ لیکن مولانا صاحب نے کچھ دریافت نہ فرمایا۔ جس کا مجھ کو سخت رنج ہوا۔

دوسرے دن شب کو میں نے خیال کیا کہ میرے پاس اب خرچ بہت کم رہ گیا ہے۔ صرف کرایہ سے دو تین روپیہ فاضل ہیں۔ یہاں پر صرف ہوٹل میں کھانیکا ۸؍ یومیہ کا خرچ ہے۔ اگر میں یہاں پر ٹہر گیا تو کافی زحمت اٹھانی پڑیگی۔ یہاں کھانیکو نہ کسی نے اب تک پوچھا۔ نہ پوچھنے کی کوئی امید ہے۔ مجھکو کبھی ایسے ماحول میں جانیکا اتفاق نہیں ہوا یہ میرا پہلا اتفاق تھا۔ اور سب حضرات سے پہلی ملاقات ایسے موقع پر جو اس ماحول میں رہ چکا۔ وہ بھی شاید از خود کھانے کیلئے مطلق نہیں کہہ سکتا۔ تو مجھ جیسا ناآشنا کیسے کہہ سکتا تھا۔ تیسرے دن صبح کو میں مکان واپس جانے کے خیال سے مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو مولانا نے فرمایا۔ کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھکو حضرت شیخ صاحب نے ایک ہفتہ رہنے کے لئے فرمایا تھا۔ لیکن آج مجھکو تین دن ہوگئے ہیں۔ اور میں اب جارہا ہوں۔ مولانا صاحب نے پوچھا کیوں؟ میں نے اور تو کچھ نہیں کہا صرف اتنا عرض کردیا کہ میرے پاس خرچ کم ہوگیا ہے۔ اس وجہ سے میں جارہا ہوں۔ صرف کرایہ بھر کے دام باقی ہیں۔ اس لئے یہاں پر ٹہرنے سے معذور ہوں۔ مولانا نے فرمایا میوات کی جماعت میں جاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں جماعت میں نہیں جاسکتا جب کافی اصرار فرمایا تو میں نے کہا کہ ایک ہفتہ یہاں رہ کر پورا کردوں گا۔ لیکن میں باہر نہیں جاسکتا۔ اس پر مولانا صاحب نے تین صاحبوں سے فرمایا۔ ان سے بات کرو۔ وہ صاحبان کافی اصرار کرتے رہے

جماعت میں جانے کیلئے میں نے ان سے صاف عرض کر دیا کہ میرے پاس خرچ نہیں ہے۔ یہاں پر کھانے وغیرہ میں کافی خرچ ہو چکا ہے۔ اب میرے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے جو باہر نکل کر خرچ پورا کر سکوں۔ اس کے بعد میں نے پھر مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی واپسی کی اجازت چاہی۔ لیکن مولانا صاحب نے اجازت نہیں دی۔ میں بغیر اطلاع کئے چلا آیا۔ یہ مفصل وہاں کا واقعہ ہے۔ اس میں جو میری غلطی ہو معاف فرمائی جاوے اور میں نے وہاں پر بالکل تکلف نہیں کیا۔ بڑی بیباکی سے کام لیا تھا۔ یہ میری زندگی میں پہلا اتفاق تھا۔ جہاں میں نے اتنی بیباکی سے کام کیا۔ میں نے آپ سے دو باتیں عرض کی تھیں۔ ایک یہ کہ مجھ میں غصہ زیادہ ہے۔ دوسرے اپنے عزیزوں اور نیز قرب وجوار میں پچانوے فی صدی ایسے اشخاص ہیں جن کے یہاں حرام آمدنی کافی استعمال کی جاتی ہے۔ آپنے فرمایا تھا کہ پندرہ دن کے بعد پھر لکھنا۔ پھر ایک دن راستہ میں میں نے آپ سے عرض کیا تھا۔ تو آپنے فرمایا تھا کہ غصہ میں کچھ کمی ہوئی ہے یا نہیں تو حضرت والا غصہ میں تو خدا کا شکر آپ کی دعاء سے پچھتر فی صدی کمی ہو گئی ہے۔ لیکن دوسری بات کا جواب نہیں ملا تھا جس پر عمل کروں۔ اس خیال میں اپنے عزیزوں اور قرب وجوار میں جو ملنے والے ہیں ان کے یہاں اس تاریخ سے نہیں گیا۔ جس روز سے آپسے خط وکتابت شروع کی تھی۔ بلکہ دو ماہ پہلے سے اب ان لوگوں کو بہت زیادہ شکایت ہے۔ اور طبیعت اس کو گوارا نہیں کرتی۔ اور لوگ بہت زیادہ پریشان کر رہے ہیں۔ اسپر مجبوراً ایک صاحب سے صاف کہنا پڑا۔ اسپر وہ صاحب بہت زیادہ خفا ہوئے۔ اور کہا کہ تمہارا کھانا کب حلال ہے۔ بلکہ کسی زمین دار کے لئے بھی یہاں کھانا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ لڑکیوں کا حق یہاں نہیں دیا جاتا۔ تو اب حضرت والا مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آپ جو بھی حکم فرمائیں انشاء اللہ عمل کروں گا۔

آج کل میرے ایک ہاتھ میں تکلیف ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے معمول پورے نہیں ہو پاتے اور سفر میں بھی معمول نہیں پورے ہوتے۔ میں جو ذکر کرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ بہت زور سے کرتے ہو۔ خاص کر ہمارے چچا صاحب روز آنہ ٹوکتے ہیں۔ اور میں نے اپنے ذکر کا وقت یہاں آکر بدل دیا ہے۔ بجائے بعد مغرب کے عشاء کے قریب ایک گھنٹہ کے بعد کرتا ہوں۔ تو چچا صاحب کہتے ہیں کہ محلے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ دھیرے سے کیا کرو۔ میں اپنی دانست میں تو بہت اوسط درجہ کی آواز سے کرتا ہوں۔ میں جان کر اتنے زور سے نہیں کرتا جتنا لوگ کہتے

اور مسجد میں کرتا ہوں۔ اور کوئی وقت ایسا نہیں نکلتا ہے جس میں ذکر کروں اور کسی کو تکلیف نہ ہو۔ پچھلے وقت کوشش تو کرتا ہوں مگر اٹھ نہیں پاتا ہوں۔ اس وجہ سے تہجد سے محروم ہوں۔ ذکر میں خاصکر اللہ اللہ میں زیادہ لطف آتا ہے۔ اور ہر وقت جی چاہا کرتا ہے کہ بس اللہ اللہ کیا کروں۔ اور دھیرے آواز سے کرتا بھی رہتا ہوں۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

بعد سلام مسنون! اس سے قلق ہوا کہ نظام الدین کا ایک ہفتہ پورا نہ ہوسکا۔ اس قصہ میں تقصیر دونوں طرف سے ہوئی۔ ان کی جو تقصیر ہے اس کے متعلق ان سے یقیناً تنبیہ اور گفتگو کروں گا۔ لیکن جو تقصیر بندہ کی نگاہ میں آپ کی ہوئی اس کے متعلق آپ سے یہ کہنا ہے کہ آپ نے اپنے جانیکا مقصد غلط سمجھا۔ اگر آپ کا جانا اپنی نگاہ میں بمد مہمان اور بمد دعوت تھا تو یقیناً یہ سب تخیلات صحیح تھے۔ لیکن جب جانا اپنی غرض سے تھا تو پھر اس کی امید یا توقع بے محل تھی۔ کہ کوئی کھانے پر اصرار کرے۔ اس کی دو صورتیں تھیں۔ اول یہ کہ جب وہاں عام مہمانوں کے لئے دستر خوان بچھتا ہے اور مہمان اسپر کھانا کھاتے ہیں آپ بھی اس میں شرکت فرما لیتے اور اگر یہ آپ کی طبیعت کے خلاف تھا تو پھر یقیناً جیسا آپنے کہا اپنے پاس سے کھانیکا انتظام فرما لیتے۔ آپ خود غور کیجئے کہ جتنے لوگ عدالت میں اپنے کاموں کی غرض سے جاتے ہیں وہ کبھی اس چیز سے بددل ہو کر واپس نہیں آتے کہ وہاں کسی اہلکار نے کھانے پر اصرار نہیں کیا۔ حالانکہ وہ عین کھانیکا وقت ہوتا ہے۔ آدمی چاہے بھوکا پیاسا ہو۔ چاہے مقدمات کی تواریخ روز آنہ لگتی رہیں۔ لیکن یہ عدالت والے کسی کو کھانے کو نہیں پوچھتے۔ مگر میں نے اب تک کسی سے نہیں سنا کہ اس وجہ سے کوئی اپنا مقدمہ چھوڑ کر واپس آگیا ہو۔ یہ کیوں ہے؟ اسلئے کہ اس کو اپنا کام اپنی غرض سمجھا جاتا ہے۔ اور یہاں اس جانے کو آپنے باوجود میرے کہنے کے بھی اپنا کام نہ سمجھا۔ آپنے تحریر فرمایا کہ میرے پاس خرچ کی کمی تھی۔ اس لئے اپنے پاس سے کھانیکا انتظام کرنا مشکل تھا۔ یہ یقیناً معقول عذر ہے اور ایسی صورت میں آپ کو بے تامل اور بے تکلف واپس چلے جانا مناسب تھا۔ لیکن اتنا اشکال اس میں بھی ابھی تک باقی ہے کہ جب آپ مکان سے سہارنپور کے قیام کے ارادہ سے تشریف لائے تھے تو اس وقت آپ کا خیال تھا کہ کم از کم ایک ماہ قیام ہے۔ جیسا کہ آپنے خود لکھا تھا، اور اس قیام میں اپنے پاس سے اپنے کھانیکا انتظام کرنا لکھا تھا۔ تو کیا آپ کے خیال میں نظام الدین میں ایک ہفتہ میں ـــ اس سے زیادہ

خرچ ہو جاتا۔ جتنا سہارنپور میں ایک ماہ میں ہوتا جب کہ یہاں کے ایک ماہ کے قیام میں آپ پر کھانے کا بار بھی نہیں رہا۔ بہرحال جو ہوا۔ وہ جیساکہ ادھر سے نامناسب ہوا آپکی طرف سے بھی کچھ شایان شان نہیں ہوا۔

آپ نے دو امر تحریر فرمائے۔ ایک غصہ کے متعلق۔ دوسرے اپنے خاندان میں حلال وحرام کے متعلق۔ آپ نے پہلے امر کے متعلق تو میری گفتگو لکھی۔ اور دوسری کے متعلق یہ لکھا کہ تونے کچھ نہیں کہا۔ بندہ کا خیال ہے کہ اس میں آپ سے سہو ہوا ہے۔ میں نے اس کے متعلق یہ کہا تھا۔ کہ مفتی صاحب سے مفصل گفتگو کیجئے۔ اس کے بعد جو طے ہو اس کی مجھے بھی اطلاع دیجئے۔ پھر آپنے کچھ ذکر نہیں کیا۔ اور پوچھنا مجھے بھی یاد نہیں رہا۔ اب اس کے متعلق یہ ہے کہ اتنے دوبارہ آپ کی مجھ سے ملاقات ہو کر تفصیلی گفتگو اول مفتی صاحب سے اور اس کے بعد مجھ سے نہ ہو جائے اس وقت تک اس میں تشدد نہ کریں۔ بلکہ تسامح رکھیں۔ ذکر کے متعلق آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے ازخود آپ کو کئی مرتبہ منع کیا اور کہا کہ آہستہ کیا کریں آپ یہاں بھی زور سے کیا کرتے تھے۔ اس کا لحاظ ضروری ہے کہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ آئندہ کوئی خط لکھیں تو اس کے ساتھ اس خط کو بھی روانہ کر دیں۔ اور ماہ مبارک میں فضائل رمضان کے مطالعہ کا اور سنانے کا خصوصی اہتمام رکھیں۔

فقط "(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہ) ۲۳ر شعبان ۶۶ھ

(۴۸) مکتوب از طرف جناب محمد شفیق صاحب بسارہ ضلع بارہ بنکی

حضرت قدوۃ السالکین و زبدۃ العارفین جناب شیخ الحدیث صاحب دامت انوارہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حضرت والا کی ناسازی صحت کو دیکھ کر افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرمائے۔ اور مدت مدید تک حضرت والا کو سلامت باکرامت رکھے۔ اور امت محمدیہ پر قائم و دائم رکھے۔ اور مجھ ناکارہ کی نجات کا ذریعہ فرماویں۔ میری انتہائی کم عقلی و نافہمی و ناتجربہ کاری سے بیشک مجھ سے بہت غلطیاں ہوئیں۔ انتہائی ندامت و افسوس ہے۔ دست بستہ معافی کا خواستگار ہوں۔ اور امیدوار ہوں۔ کہ حضرت والا ضرور معاف فرمائیں گے۔ میں نے اپنے نزدیک صحیح سمجھا تھا۔ اور اپنی ہی غرض سے گیا تھا۔ اور اپنا ہی کام سمجھتا تھا۔ میری بدبختی کہ بموجب آپ کے حکم کے میں ایک ہفتہ وہاں پر قیام نہ کر سکا۔ خادم وہاں کے حالات سے واقف نہ تھا۔ اور اس کا یہ پہلا سفر تھا۔ اپنے خرچ کا صحیح اندازہ نہ کر سکا۔ اندازہ سے سفر میں زائد خرچ ہوا۔ اور پھر یہ خیال رہا کہ عین درمیان سفر میں کہیں خرچ کم نہ ہو جائے۔ تو کافی زحمت

اٹھانی پڑے گی۔ حالانکہ اس خیال کے باوجود لکھنؤ میں میرے پاس کچھ مختصر خرچ بچ گیا تھا۔ اس کے علاوہ جو گھر میں خرچ ملنے کی امید تھی۔ اس کی کتابیں خرید لی تھیں اور مکرر سہ کرر مجھ سے یہ غلطی ہوئی۔ کہ خط طویل ہو گیا۔ اور اپنے جوابی لفافہ میں غلطی سے اپنا نام لکھنا بھول گیا تھا۔ جسکی زحمت حضرت والا کو عین ناسازی صحت کے زمانے میں اٹھانی پڑی۔ معمول خدا کے فضل و کرم سے اور آپ کی دعا سے برابر پورے ہو جاتے ہیں۔ آخر عشرہ میں اعتکاف کا ارادہ ہے۔ اور شب بیداری کا بھی خیال ہے۔ دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ پورا فرمائیں۔ مجھ میں اتنی اہلیت نہیں کہ اپنا حال لکھ سکوں۔ حالت بہت زیادہ ناگفتہ بہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توجہ فرمائے۔ فقط ۔۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

بعد سلام مسنون! ماہ مبارک میں خط پہنچا تھا۔ بندہ کا کئی سال سے اس ماہ میں خط لکھنے کا معمول بہت کم ہے۔ ارادہ بھی کرتا ہوں تو ماہ مبارک کے وقتی مشاغل سے پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے ارادہ بھی نکال دیا۔ آپ نے لکھا کہ مجھے غلطی ہوئی۔ اگر یہ اعتراف واقعی دل سے ہے تو بہت مبارک ہے اور اگر محض میری خاطر سے ہے تو قابل غور ہے۔

عزیز من! جن لوگوں کی تربیت کسی وجہ سے اپنے ذمہ ہو۔ ان کو تو لغزشوں پر تنبیہ ضرور کرنا چاہیئے۔ لیکن جن لوگوں کی تربیت کا تعلق اپنے سے نہ ہو وہاں ایسے مواقع پر اپنے نفس کو متہم سمجھنا چاہیئے۔ کہ کہیں تکبر وغیرہ امور سے تو یہ غصہ نہیں آرہا۔ آدمی کو اپنی اصلاح کی فکر دوسروں کی اصلاح سے جن کی اصلاح اپنے ذمہ نہ ہو بہت اہم ہے۔ یہی مقصد سابقہ تحریر سے بھی تھا۔ یہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔ نہ ہے کہ خرچ کی کمی کے باوجود آپ اس کو برداشت کرتے یا کسی دوسری مشقت میں آپ کو ڈالنا مقصود ہے۔ آپ نے اعتکاف کا ارادہ لکھا بہت مبارک ہے۔ خدا کرے کہ خیر و خوبی سے پورا ہو جائے۔ شب بیداری کے متعلق بندہ کا معمول تو ۳۸ھ سے رمضان المبارک کی راتوں میں سونے کا نہیں ہے۔ مگر میں اپنے احباب کو اسکی اجازت جلدی سے نہیں دیتا۔ بلکہ جنکے متعلق مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ ان پر تعب زیادہ ہو گا ان کو سختی سے منع کر دیتا ہوں۔ البتہ جن کی متعلق تجربہ یا انداز سے معلوم ہو جائے کہ ان کے لئے اس کی وجہ سے دینی امور میں نہ حرج ہو گا۔ نہ ہی صحت پر اثر پڑیگا۔ ان کیلئے پسند کرتا ہوں۔ یہی ضابطہ آپ کیلئے بھی ہے۔ اپنے حالات سے ضرور مطلع کرتے رہیں۔ بالخصوص ذکر کے متعلق پابندی اور اس کی کیفیات سے نیز جیسا کہ میں پہلے زبانی اور تحریری متنبہ کر چکا ہوں۔ ذکر اتنے جہر سے ہرگز نہ کرنا چاہیئے جسمیں اپنے اوپر تعب ہو۔ یا دوسروں کو اذیت ہو۔

(فقط۔ حضرت اقدس مدظلہٗ) نظام الدین، ۲ شوال ۱۳۸۰ھ

(۸۵) مکتوب از طرف جناب مولانا محمد ثانی صاحب ندوی

مولائی ومقتدائی ذوالمجد والکرم زید مجدکم السامی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعد آداب کے عرض ہے کہ میں بحمد اللہ خیریت سے ہوں۔ حضرت والا کی خیریت بارگاہ خداوندی سے نیک مطلوب ہے۔ حضرت کی خیریت بہت دنوں سے معلوم نہ ہو سکی۔ خدا کرے سب خیریت ہو۔

پانچ ذیقعدہ کو فدوی نے حضرت اقدس کو ایک عریضہ تحریر کیا تھا۔ اس کے متعلق علم نہ ہو سکا کہ حضور کو ملا یا نہیں۔ حضرت والا آج کل میں ایک عجیب وغریب کیفیت میں مبتلا ہوں۔ چند دنوں پہلے تک اپنے مشاغل کو اطمینان وسکون سے پورا کر لیتا تھا۔ لیکن اب کچھ دنوں سے بڑی کوتاہی ہو رہی ہے۔ مشاغل میں جی نہیں لگتا ہے۔ طبیعت اکھڑی سی رہا کرتی ہے۔ کاہلی وسستی تو تمام کاموں میں نظر آتی ہے۔ ذکر کرنے کو جی نہیں چاہتا ہے۔ خیالات پراگندہ ہوتے جاتے ہیں۔ کسی وقت دماغی انتشار ختم ہو جاتا ہے تو اپنی اس حالت پر افسوس سا ہوتا ہے۔ شیطان طرح طرح کے اشکالات سامنے لاتا ہے۔ ذکر کرتے وقت یہ خیال ستاتا ہے کہ ذکر بالجہر سے لوگ ریا کار سمجھیں گے۔ کبھی کبھی ریا کی بھی بو آتی ہے۔ لوگ کبھی کہنے بھی لگتے ہیں۔ کبھی یہ خیال ستاتا ہے کہ ذکر بالجہر وہ ذکر جو صوفیہ کرام میں عام ہے۔ وہ عہد نبوی اور عہد صحابہ میں بھی تھا یا نہیں صحابہ کرام نے بھی اس کو کیا ہے یا نہیں۔ کب سے وجود میں آیا؟ اسی طرح وہ تمام چیزیں جو تمام صوفیہ کرام بتاتے ہیں۔ اگر صحابہ کرام کے عہد میں ذکر وغیرہ کی یہ شکلیں موجود نہ تھیں۔ جواب ہیں۔ تو وہ طریقہ جس سے صحابہ نے ترقی کی تھی وہی ہونا چاہیئے۔ یہ اشکال میرے دماغ میں اکثر چکر کھاتا ہے۔ حالانکہ اس کا جواب مختلف طریقوں سے دیکر اپنے دل ودماغ کو ان اشکالات سے ہٹاتا ہوں۔ لیکن پھر بھی تسلی بخش جواب نہیں ملتا اسی وجہ سے پراگندہ خیالات ہوتے ہیں۔ امید ہے کہ توجہ فرما کر میرے دل کو تسلی بخشیں گے۔ حضرت کی تصنیفات عالیہ کو کبھی کبھی مطالعہ میں رکھتا ہوں۔ آج ہی شمائل ترمذی شرح خصائل نبوی دیکھ رہا تھا اور فضائل نماز رات کو کبھی کبھی دیکھتا رہتا ہوں۔ اور کبھی کاہلی اٹھنے نہیں دیتی۔ حضرت والا کے شفقت نامہ سے گندہ دل کو سکون واطمینان نصیب ہو جاتا ہے۔ اور اختلاجی کیفیت دور ہو جاتی ہے۔ لیکن جب میں عریضہ میں دیر کر دیتا ہوں تو وہی پھر اختلاجی کیفیت ہو جاتی ہے آج کل بھی یہی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ میرے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے حضرات کی توجہ اور برکتوں سے مجھ جیسے گنہگار اور سیہ کار اور روسیاہ کو بھی اپنے دین کی کسی خدمت پر مامور فرمائے اور دین کا کوئی کام لے لیوے۔ میرے تجارتی کتب خانہ د مکتبہ

اسلام) کی بھی حالت ایسی بہتر نہیں۔ یوں تو خدا کا بڑا ہی فضل وکرم ہے۔ اور اس کا انعام ہے اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ وہ دین کی خدمت کا ذریعہ بنے۔ خصوصًا میں تو دعاؤں کا بہت ہی محتاج ہوں۔ ندوۃ کی وہ مشکل جو میں نے جناب کو تحریر کی تھی۔ ختم ہو گئی۔ کاموں کا ہجوم ہے کل لکھنؤ جانیکا ارادہ ہے۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ

معمولات پورے کرنیکا اہتمام ضروری ہے۔ دل نہ لگنے کا ہرگز ہرگز خیال نہ ہونا چاہیئے۔ یہ شیطانی اثر ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے ترک میں اس کو کامیابی ہوتی ہے جو آئندہ کے لئے زیادہ محرک ہوتی ہے۔ اس کا واحد علاج یہی ہے کہ سب خیالات کو لغو سمجھتے ہوئے معمولات کا اہتمام کیا جائے۔ ذکر بالجہر کو ریا سمجھنا نہ معلوم آپ کتنی مرتبہ لکھ چکے ہیں اور میں کتنی مرتبہ اس پر تنبیہ کر چکا ہوں۔ اگر میرا لکھنا مؤثر ہو سکتا ہے۔ تو میں پھر لکھتا ہوں کہ ریا کے باوجود آپ ذکر کر لیا کریں۔ یہ محض شیطانی دھوکہ ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مطبوعہ کلام مجید اور مطبوعہ احادیث میں سے کونسی چیز تھی۔ کیوں آپ نے مطبوعہ کلام مجید میں قرآن پاک پڑھا اور اب بھی پڑھتے ہیں۔ کیوں کتابیں طبع کرتے ہیں۔ اگر آپ اس کا اہتمام کر لیں کہ کبھی کوئی مطبوعہ چیز نہ پڑھیں گے۔ نہ طبع کرائیں گے۔ بلکہ اس کی سعی کریں گے۔ کہ یہ سب بدعات بند ہو جائیں تو پھر یقینًا آپ کے خیالات فاسدہ کے متعلق بھی کوئی چیز سوچی جا سکتی ہے۔

فقط۔ (حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہ) ۱۶ ذی الحجہ ۵۶ھ

(۸۶) مکتوب از طرف جناب محمد ہاشم صاحب گنگوہی

حضرت مخدوم ومطاع مولانا صاحب مدفیوضہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آہ یہ سیہ کار تمام عمر شتر بے مہار رہتے ہوئے سیئات کا شکار رہا۔ عمر کے آخری حصہ میں آخرت کا فکر ہوا۔ تو حضرت مرشدی وسیدی مولانا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے ہاتھ پر بیعت نصیب اور توبہ کی توفیق ہوگی۔ چونکہ بیعت کے بعد آں مخدوم کی نہ تو صحبت نصیب ہوئی۔ اور نہ یہ دونوں بذریعہ مراسلات تعلیم وتربیت سے نفع حاصل کیا۔ دو تین مرتبہ مراسلات کے ذریعہ مدینہ منورہ سے اس سیہ کار کی تربیت ہوئی پھر اس سیہ کار کو حضرت مرشدی مولانا الیاس صاحب قدس سرہٗ کے سپرد فرما دیا۔ چنانچہ آنحضرت ممدوح سے بذریعہ مراسلات اس سیہ کار کی تعلیم و تربیت ہوتی رہی۔ مگر دنیوی فکرات میں مبتلا رہتے ہوئے آپ کی صحبت میں رہنا نصیب نہ ہوا۔

حتیٰ کہ بڑھاپا اگر اس قابل ہی نہ رہا کہ سفر کر کے کسی بزرگ کی خدمت میں پہنچکر اپنے موجودہ حالات کا رونا روؤں۔ اس لئے اپنی موجودہ حالت کا اظہار کرنے کو آپ کا دربار مناسب معلوم ہوا۔ امید کہ شافی جواب سے اس کی دلدہی فرمائیں گے۔ حال یہ ہے کہ جب سے حضرت مرشدی مولانا الیاس صاحب نور اللہ مرقدہٗ قدس سرہٗ کا انتقال ہوا نہ تو اس سیہ کار کو حالات کیفیات پیش آئے۔ نہ اچھے خواب آئے جو پہلے اکثر آتے رہتے تھے۔ لیکن دنیا سے دل برداشتہ ہوکر یہ حالت ہے کہ موت کی تمنا دامن گیر حال ہے۔ اور لوگوں یعنی دنیا داروں کے اختلاط سے وحشت ہوتی ہے تنہائی زیادہ پسند ہے اس کا زیادہ یہی سبب ہے کہ ان کے اختلاط سے کوئی فائدہ تو مقصود نہیں بلکہ فضول گوئی اور غیبتوں تک کی نوبت آجاتی جس کا مضر ہونا ظاہر ہے اس لئے فرصت کے اوقات میں کتب دینیات کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں اور جو اوراد مشاغل ہیں وہ مواظبت سے پورے ہوتے رہتے ہیں۔ میری حتیٰ المقدور شرعی احکام پر چلنے کی سعی بھی ہے۔ تاہم بسا اوقات گذشتہ و موجودہ سیئات کے دفتر کے دفتر پیش نظر ہوکر اس قدر خوف پیدا کرتے ہیں کہ بدحواس ہوجاتا ہوں۔ چونکہ اس عمر میں رجا کا غلبہ زیادہ مفید ہے۔ اس لئے رحمت کی احادیث دیکھتا ہوں کہ اس سے ہی خوف دور ہو۔ مگر میری سعی سے کچھ نہیں ہوتا۔ خوف جاری ہی رہتا ہے۔ بدحواس ہوکر اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتا ہوں اور استغفار کرتا ہوں ـــــــــــــــــــ

تب خوف مبدل ہوکر رجا، غالب ہوتی ہے۔ بہت سے گنہگاروں کے قصے دیکھ کر جن سے رحمت کا معاملہ ہوا ہے مغفرت کی امید ہوجاتی ہے۔ رہے اپنے اعمال طاعتی سو ان پر مطلق بھروسہ نہیں کیونکہ تمام اعمال اوراد نفلی ہو رہے ہیں۔ نمازیں ہیں وہ بھی سہو اور نفسانی خیالات سے خالی نہیں ہے۔ اوراد مشاغل گو پورے کئے بغیر چین نہیں آتی تاہم بیکار اور ردی نظر آتے ہیں۔ کیونکہ جب ان کا مقابلہ اہل اللہ کے طاعتی امور سے کیا جاتا ہے تو ایک بھی مقبولیت کے قابل نظر نہیں آتا۔ پھر ان پر اعتماد کیسے ہو۔ لہٰذا اپنے مالک ہی کی رحمت پر نظر جاتی ہے۔ اگر رحمت کا معاملہ ہوگیا تو بیڑا پار ہو ہی جاویگا ورنہ پھنسا پھنسایا ہوں ہی۔ اگر حساب میں جمع ہوگئی تو بجز اپنی نافرمانیوں کے اقرار کے جواب ہی کیا ہے۔ لیکن باوجود اس ناکارہ حالت کے برسوں سے موت کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سیہ کار کے گناہوں کو معاف فرماکر خاتمہ ایمان پر کردے اور رسول مقبول ؐ کے طفیل اور اپنے مقربین بندوں کے صدقہ سے اس سیہکار کو اخروی نجات نصیب فرماویں۔ آمین ثم آمین)

مخدوم من! اس سیہ کار کے پاس اپنے اعمال سے تو ـــــ آخرت کا توشہ موجود نہیں۔ ہاں اس کے دین و مقربین بندوں کی دل میں محبت ضرور ہے۔ اور اس مالک کے احسانات اور احکامات کو دیکھتے ہوئے اس کی ذات سے بھی محبت پیدا ہوگئی ہے۔ گو غفلت میں اسکی نافرمانیاں بھی ہورہی ہیں۔ تاہم مغفرت سے مایوسی نہیں۔ حتی المقدور یہ سیہ کار دنیا میں اپنی صفائی کی سعی کررہا ہے۔ حق العباد کے گناہ کو سخت مہلک سمجھ کر اس کی صفائی کی یہ سعی ہے کہ میں نے چاروں بیویوں کے مہر بھی ادا، اور سابقہ نوتہ کا جو قرض واجب ہوا تھا وہ بھی وقت سے پہلے سب ادا کردیا۔ کسی کا مالی حق تو باقی نہیں رہا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرض ادا نہیں ہوا ہے۔ چونکہ گذشتہ عرصہ میں سنو روپیہ میں حج ادا ہوسکتا تھا۔ اس سیہ کار سے غفلت میں رہ گیا اب اتنا زمانہ نہیں جو یہ فریضہ ادا ہوسکے۔ لہٰذا حسب الحکم علماء جو ترکہ چھوڑ جاؤں گا۔ حج بدل کی وصیت کرجاؤنگا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ اور جو حقوق بندوں کے کسی قسم کے ہیں جو باہم معاملات کی گڑبڑ میں یا غیبتوں کے کرنے کرانے میں وہ لوگ رہ گئے اور وہ لوگ مرگئے ہیں ان کی نسبت کچھ مالی صدقہ ان کی طرف سے کردیا گیا ہے۔ نیز کلام مجید کا ثواب بھی ان کو پہنچاتا رہتا ہوں جو مسلمان نہیں مگر اہل ہنود کے حقوق جو اس قسم کے ہیں کہ تجارت کے معاملہ اکثر ایسا ہو رہتا کہ عیب دار چیز ملاکر ان کو دیدی گئی یا کسی ناپ تول میں کم دیا گیا اس کا کیا علاج کیا جاوے ـــــ چونکہ موت کے دن قریب آتے جارہے ہیں نہ معلوم کس وقت آجاوے۔ اس لئے رات دن اس ادھیڑبن میں رہتا ہوں کہ دنیا سے صفائی کرکے مروں تاکہ آخرت میں سہولت نصیب ہو۔ کتب دینیات سے معلوم ہے کہ مومن کی شان یہ ہے کہ خوف و رجا کے درمیان ہے۔ مگر اس ناکارہ کی یہ حالت ہے کہ اپنی سعی سے نہ تو رجا پہ قدرت ہے اور نہ ہی خوف پیدا ہوتا ہے۔ اگر اپنی سعی سے خوف پیدا ہو تو گناہ کا صدور ہی نہ ہو۔ مگر گناہ کے وقت تو غفلت اندھا کردیتی ہے۔ رہی رجا یہ بھی اپنی سعی سے حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ اپنا حال اوپر لکھ چکا ہوں کہ گناہوں کی فہرست پیش نظر ہوکر خوف کا غلبہ ہوتا ہے تو رحمت کے معاملات یاد کرنے سے بھی خوف زائل نہیں ہوتا اور جب خوف مغلوب ہوجاتا ہے تو رجا کے غلبہ سے خوف کا اثر بالکل معدوم ہوجاتا ہے اور یہ اثرات محض اپنی سعی سے پیدا نہیں ہوسکتے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں اسی وقت اثرات ہوتے ہیں۔ لہٰذا خوف و رجا میں اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھتے ہیں اپنے اختیار کو کامل دخل نہیں کہ جب چاہا خوف پیدا کرلیا اور جب چاہا رجاء اور نیک گمان۔ اب دیکھئے کہ سیہ کار کا اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید اور

نیک گمان پر توجہی رہا ہے اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں اور خوف ہی کا ہر وقت کا غلبہ رہے تو بسر اوقات کیسے ہو سکتی ہے۔ بہرحال یہ سیہ کار اسی ادھیڑبن میں لگا ہوا ہے۔ جب دنیا کے کاموں سے فرصت ہوتی ہے جو ضروری ہے تو خلوت میں کتب دینیات کے مطالعہ کا شغل رکھتا ہوں جس سے آخرت کے معاملات دیکھ کر جنت کی عیش سے خوشی بھی اس قدر ہوتی ہے کہ بہت جلد موت آنے کی تمنا کرتا ہوں اور جب دوزخ اور دیگر عذابات کا مضمون دیکھتا ہوں تو موت سے ڈر لگتا ہے اور یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کس خوبی پر مانگتا ہے۔ نہ معلوم مر کر کیا صورت پیش آوے جب تیرے پاس خود کوئی عمل تیرے نزدیک قابل اطمینان نہیں تو مرنے سے چھٹکارے کی کیا صورت ہے۔ بہرحال اس کے فضل پر پڑا ہے اگر فضل کا معاملہ ہو گیا تو بیڑا پار ہے گو اعمال ناقص اور گناہ بیحد ہیں ورنہ ٹھکانا کہیں بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ امید فضل کی ہی کر رہا ہوں۔ جیسے دنیا میں ہزارہا احسانات کیئے ہیں۔ آخرت میں ضرور فرمائیں گے اسی گمان پر دل کو دلاسے دیکر جی رہا ہوں اور کوئی چیز اپنے پاس بغیر سیئات کے قابل اطمینان نہیں۔ آپ ہی اس ناکارہ کے لئے دعاء خیر فرماتے رہیں۔ کیونکہ یہ سیہ کار آپ حضرات کا دامن گرفتہ ہے اگر آپ حضرات کے صدقہ سے اس کا بیڑا پار گذرے تو کچھ بعید بھی نہیں۔ فقط والسلام" اس سیہ کار کی کہانی کا مضمون طویل ہو گیا لہٰذا معافی کا خواستگار ہوں۔ اس سیہ کار کی مندرجہ حالت کی تشخیص فرما کر تسلی بخش جواب سے ممنون فرمائیں۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ

بعد سلام مسنون! مفصل والا نامہ پہنچا۔ احوال سے مسرت ہوئی حق تعالیٰ شانہ ترقیات سے نوازے۔ آپ نے اس ناپاک کی طرف رجوع کو لکھا لیکن آپ کے احوال تو ماشاء اللہ اس ناکارہ کی حالت سے کہیں زیادہ بہتر ہیں۔ اس سے قطع نظر کہ میں اس کے بالکل قابل نہیں ہوں۔ آپ کیلئے جناب الحاج حافظ فخر الدین صاحب زاد مجدہم کی طرف رجوع کرنا زیادہ مناسب ہے کہ وہ میرے بھی مخدوم ہیں۔ اور گنگوہ کی حاضری پر ان کی خصوصی توجہ بھی آپ کی طرف بندہ نے دیکھی تھی۔ اس لئے آپ کیلئے حضرت ممدوح ہی مناسب ہیں۔ آپنے جو حالات لکھے وہ خوف و رجاء کے ہیں۔ گناہوں کے یاد آجانے سے گریہ کا طاری ہو جانا رجاء کے منافی نہیں ہے۔ حج کے لئے وصیت ضرور کر دینی چاہیئے۔ جاتے وقت کا انتظار نہ کریں۔ اکثر آدمی کو اپنے جانے کا وقت معلوم نہیں ہوتا۔ جن غیر مسلموں کے حقوق رہ گئے ہیں ان کا اندازہ کر کے اس مقدار کو ہی صدقہ کر دیں ان کو ثواب اگرچہ نہیں پہنچیگا۔ مگر آپ کے ذمہ سے

انشاء اللہ تعالیٰ ساقط ہو جائیگا۔ بندہ ناکارہ آپ کے لئے حسن خاتمہ کی دعا کرتا ہے۔ آپ بھی اس ناپاک کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمالیا کریں۔ فقط والسلام۔ (حضرت مولانا محمد زکریا) صاحب مدظلہ

(۸۷) مکتوب از طرف جناب عقیل احمد صاحب

مکرم و معظم دام ظلکم۔ بعد آداب کے عرض ہے کہ کمترین نے انٹرس پاس کیا ہے۔ اور اردو بخوبی جانتا ہے۔ حضرت مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کے مواعظ اور اردو کی بعض دینی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ کمترین اس وقت راشننگ کے دفتر میں ملازم ہے۔ کمترین قصبہ سیوہارہ کے ایک بزرگ سے بیعت ہو گیا تھا ان کا بجنور میں آنیکا اتفاق سال میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے۔ اور سال کے زیادہ حصوں میں دورے پر رہتے ہیں سیوہارہ میں بھی قیام بہت کم رہتا ہے خط و کتابت بھی ٹھیک طرح نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قیام کا پتہ نہیں چلتا۔ میری یہ خواہش ہے کہ جناب والا سے اپنا تعلق قائم کروں۔ بیعت ہو کر یا جس طرح آپ مناسب سمجھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اتباع کروں گا۔ اور اپنے حال سے اطلاع ــــــــــــ دیتا رہونگا امید ہے کہ جناب کا جو مشورہ ہو اور آئندہ کام کرنے کیلئے جو بھی ہدایت ہو اس سے مطلع فرمائیں گے۔ کمترین اس سے پہلے بھی ایک لفافہ اسی مضمون کا ارسال کر چکا ہے۔ شاید موصول ہوا ہو لیکن جلدی میں صرف ایک ہی لفافہ ڈاک میں ڈال دیا۔ دوسرا لفافہ جس پر اپنا پتہ ہونا چاہیئے تھا۔ اس کے اندر رکھنا بھول گیا۔ اس مرتبہ کمترین اپنے پتہ کا لفافہ اوپر کے لفافہ کے اندر بھیج رہا ہے ۔۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

آپ کے دو خط پہنچے مگر لفافہ دونوں میں سے کسی میں بھی نہیں نکلا۔ آپ نے جو عذر ان سے قطع تعلق کا لکھا وہ کافی نہیں وہ تو سال میں ایک مرتبہ تشریف بھی لے آتے ہیں۔ اس ناکارہ کا تو عمر بھر میں دو ہی مرتبہ بجنور حاضری کی سعادت نصیب ہوئی محض اتنی سی بات سے کسی دوسرے سے تعلق پیدا کرنا بسا اوقات مضر ہو جاتا ہے کسی شرعی عذر سے تو فسخ بیعت میں مضائقہ نہیں۔ ویسے ہرگز نہ چاہیئے۔ اگر کہیں آپ سے ملاقات میسر ہو سکی اور آپ نے یہ کارڈ مجھے دکھا دیا تو شائد کچھ تفصیل سے عرض کر سکوں ۔۔ فقط۔ (حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۱۵۔ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ

(۸۸) مکتوب از طرف جناب نجیب احمد صاحب بنوی

بخدمت جناب حضرت استادی صاحب دام عنایتکم و کراماتکم۔ السلام علیکم۔ گرامی نامہ ملا حالات سے آگاہی ہوئی جناب من حضرت مولانا عبدالرحمٰن مدظلہ میرے معلم تھے۔ لیکن دل ایک

ایسی چیز ہے کہ جس پر فریفتہ ہو جائے تو اس کے بغیر چارہ نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے۔ اگر آنجناب مہربانی فرما دیں تو زہے عزو شرف۔ میرا تو عرض کرنے کو دل نہیں چاہتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ حضرت خفا ہو جائیں گے۔ مگر اپنی پریشانی کو دیکھ کر دل افسردہ ہو جاتا ہے جناب من! میرا دل یہی چاہتا ہے رمضان شریف کا مبارک مہینہ آرہا ہے اگر اس میں آنجناب نے کچھ ارشاد فرمایا۔ بندہ بہت پریشان ہے اور دل کی بیماری میں مبتلا ہے۔ نیز بیعت کا ارادہ اور کسی سے بھی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے میری یہ روحانی بیماری بڑھتی گئی کہ بہت مدت تک بندہ آنجناب کی خدمت میں خط لکھنے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا جرأت کرنے کے بعد جواب ملنے سے اور بھی میری یہ بیماری بڑھ گئی۔ بندہ نے روحانی بیماری کے لئے آنجناب کو ہی تجویز کر دیا ہے اگر آنجناب علاج فرما دیں۔ خط میں اس وجہ سے دیر بھی ہو گئی کہ بندہ پھر دوبارہ لکھنے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا۔ قوی امید ہے کہ آنجناب رمضان شریف کے مہینہ میں مجھ جیسے نا اہل کو متنبہ فرمائیں گے۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

ایسے حالات میں جب کہ طرفین کی ملاقات سفر کی مشکلات کی وجہ سے تقریباً ناممکن ہیں۔ مناسب نہیں۔ وہیں پاکستان میں اکابر موجود ہیں انسے رجوع فرمالیں۔ فقط۔

(حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ)

(۸۹) نام معلوم نہ ہو سکا:

مکرمی جناب مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ التماس ہے کہ ہمارے علاقہ میں ایک صاحب فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہمیں ایک ذرہ بھر ایمان دکھلا دے میں اس کو اپنا خلیفہ بنا دوں گا۔ اب خاکسار کی جناب سے عرض ہے کہ آپ مجھے تفصیل سے یہ بتلا دیں کہ ایمان کیا چیز ہے اور ان صاحب کو ذرہ بھر کیا دکھلا دیں؟ اس غرض سے نہیں کہ میں خلیفہ بن جاؤں بلکہ اس وجہ سے کہ ہم دعوی مسلمانی کا کرتے ہیں جب یہ بھی نہ بتلا سکے تو اس سے زیادہ افسوس کی کیا بات ہے۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

عنایت فرمائم سلمہٗ بعد سلام مسنون! جو صاحب ایمان دیکھنے کو کہتے ہیں وہ خود نہیں جانتے کہ ایمان کیا چیز ہے۔ ایمان دل سے یقین اور اعتقاد رکھنے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر

اور تقدیر پر کہ بھلائی اور برائی سب اللہ کی طرف سے ہے۔ ان سب چیزوں کے دل سے پختہ یقین کا نام ایمان ہے۔ آپ خود سوچ لیں کہ دل کے یقین کو کس طرح دکھایا جاسکتا ہے۔ البتہ زبان سے ان اجزار کا اقرار دوسروں کے سامنے ہوسکتا ہے۔ جس سے اس کا مومن ہونا معلوم ہوسکتا ہے اگر آپ اردو پڑھ سکتے ہیں تو مفتی کفایت اللہ صاحب کا رسالہ تعلیم الاسلام پڑھیں۔ خود نہ پڑھ سکتے ہوں تو کسی دوسرے سے سنا کریں" فقط

(حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ) ۲۹ ج ۲ سنہ ۶۹ھ

(۹۰) مکتوب از طرف جناب مولانا مسعود الٰہی صاحب میرٹھی

مخدومنا المعظم دام مجدکم و مدظلکم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ! ایک ہفتہ سے زائد ہوگیا مزاج اقدس معلوم نہ کرسکا۔ خدا کرے مزاج عالی بعافیت ہوں۔ چند بار خیال ہوا کہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر کچھ باتیں دریافت کروں مگر ہمت نہ پڑی اب کچھ جرأت کرکے تحریر کرتا ہوں۔

(۱) عشار کے نوافل میں افضل قیام ہے یا قعود؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قعود کی اکثر روایات ثابت ہیں۔

(۲) اللہ۔ اللہ، یہ ایک دانہ کے ساتھ شمار ہوگا یا دو لفظ ہیں دو دانوں کے ساتھ اس کے متعلق تحریر فرمادیں تو کرم ہوگا" فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ

قاعدًا (بیٹھکر) نوافل پڑھنے کا ثواب حسب ضابطہ نصف (آدھا)، ہے البتہ غلبۂ محبت میں اگر کوئی پڑھے تو عجب نہیں کہ یہ محبت کیفیت کے اعتبار سے نصف کی تلافی کردے۔ اللہ اللہ، بارہ تسبیح میں مجموعہ ایک ہی شمار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ میں دو شمار ہوتے ہیں" فقط

(حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ) ۲۳ شوال سنہ ۶۵ھ

(۹۱) مکتوب از طرف جناب محمد خلیل الرحمن صاحب ڈلہوزی پنجاب

قبلہ کونین وکعبہ دارین حضرت پیر روشن ضمیر دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کمترین خیریت سے ہے اور جناب کی خیر و عافیت و ترقی درجات عالیہ کا بدرگاہ خداوند کریم نیک طالب ہوں۔ میں جناب والا کی زیارت سے ماہ شوال سن رواں میں اول جمعہ و آخری جمعہ کو مشرف ہوا۔ پہلی ملاقات میں جناب نے نام، سکونت، موجودہ حالا

مختصر دریافت فرمائے، مگر دوسری مرتبہ صرف جناب کے ملفوظات سے محظوظ ہوا۔ میں اپنے حالات مختصر تحریر کرتا ہوں۔

(۱) میں موضع گھمری میں ہوں اور حضرت اقدس مولانا عبدالرحیم صاحب نور اللہ مرقدہٗ ملقب بہ مولانا رائے پوری کے چچازاد بھائی کا لڑکا ہوں۔ گویا رشتے میں حضرت مرحوم میرے تایا ہیں۔ لیکن بدقسمتی اور نحوست کی وجہ سے ہمارا سارا گاؤں حضرت کے فیض سے محروم رہا اور حضرت نے وطن کو خیرباد کہا۔ والد کے انتقال کے وقت میری عمر دو سال تھی۔ والدہ کا خیال دینی تعلیم دینے کا تھا۔ مگر دنیاوی ترغیب و ترہیب نے انگریزی کی کچھ ادھوری تعلیم دلائی۔ اور ۱۹۳۰ء میں انٹرنس پاس کیا۔ تین چار سال ملازمت کی خواہش رہی۔ مگر طبیعت ریلوے کی طرف تھی لیکن محکمۂ ریلوے میں ناکامی رہی۔ اس بیکاری کے زمانے میں مولانا احمد الدین صاحب جو رائے پور گوجران کے رہنے والے تھے۔ اور رائے پور ضلع سہارنپور تشریف رکھتے تھے۔ خاص تعلق پیدا ہو گیا۔ حضرت موصوف اکثر ہمارے یہاں تشریف لاتے رہتے تھے۔ جس کی وجہ سے خاص تعلق پیدا ہو گیا، حضرت موصوف سے میں نے بیعت کی درخواست کی تو انھوں نے طبیعت کی رغبت دریافت کی۔ میں اکثر سہارنپور کے سالانہ جلسوں میں آپ کی زیارت مسجد میں اور جلسہ ختم ہونے پر جناب کے مکان پر کرتا رہا۔ اس لئے جناب کی طرف طبیعت مائل تھی۔ اور حضرت موصوف کا مشورہ بھی یہی تھا۔ اس لئے میں شروع ۱۳۳۵ھ میں جناب والا کی بیعت سے مشرف ہو کر حضور کے خادموں میں داخل ہوا۔ اس کے بعد میں نے اپنی بیوقوفی سے راہبانہ (ہر چیز سے بے تعلقی) زندگی اختیار کی یہ عالم چھ ماہ رہا زمین سے بے پروائی ہو گئی۔ آمدنی حد درجہ محدود ہو گئی۔ یہ دراصل مجھے حد درجہ انعام ملا۔ آپ سے غیر حاضر رہنے اور اس خود تصنیف کردہ رہبانیت پر کہ چھ سال ہیں، دیوالہ نکل گیا اور بال بال قرض میں گرفتار ہو گیا۔ صرف نماز، روزہ شکر ہے کہ برقرار رہے مگر دنیاوی مکر و فریب مزے دار نظر آنے لگے، ۱۹۴۱ء میں فوجی ملازمت جو سنگ کی وجہ سے ایک وسیع دائرہ رکھتی تھی۔ اختیار کی اور بھرتی ہوتے ہی سنگاپور پہنچا۔ اور چار ماہ بعد جاپانیوں کے قبضہ و حراست میں آ گیا جاپانیوں سے عرصہ چار ماہ خوب گہرا تعلق رہا۔ اور تکالیف بھی خوب ملیں۔ برداشت کردہ تکالیف کی تصویر اسقدر ہولناک ہے کہ بیان کرنا ازانداز مبالغہ ہو گا۔ تنخواہ مبلغ چالیس روپیہ بیوی صاحبہ کے نام لکھوا کر میں تو جاپان میں قید ہو گیا۔ اسی اثنا میں پھوپھا صاحب جو کہ میرے سرپرست تھے

وہ انتقال کر گئے ۔ مکان بھی میرا منہدم ہو گیا ۔ بیوی صاحبہ کی فضول خرچی کی وجہ سے بہت پریشانیاں آئیں ۔ میں بھی کنجوس ، غیر منتظم ، سست ، بدسلیقہ ، اور بیوی صاحبہ بھی حد درجہ فضول خرچ ، غیر منتظم ، آرام طلب ، اور بدسلیقہ ، انھیں ایام میں حفظ قرآن کا شوق ہوا ، ایک منزل بھی حفظ ہو گئی ۔ جس سے اتنا فائدہ تو ہوا کہ جاپانی قید کی زندگی میں نماز پڑھانے کی مستقل اسامی مل گئی ۔ اور پانچسو اشخاص کو پنج وقتہ نماز اور دیگر کیمپ کے دو تین ہزار آدمیوں کو عید اور بقرعید کی نماز پڑھاتا رہا ۔ ان لوگوں کی علم کی کمی کی وجہ سے میں ہی ان کا " مفتی اعظم " بنا رہا ۔ اور تقریباً پچاس سے زیادہ اشخاص کو قرآن پاک پڑھایا ، اور سو سے زیادہ لوگوں کا قرآن شریف ، اور نماز درست کرائی ، بحمد اللہ اگرچہ بھوک کی حد درجہ تکالیف برداشت کرنی پڑی مگر حرام سے خود بھی بچا اور ہمراہیوں کو بھی بچائے رکھا ۔ اب مجھے مشورہ دیجئے کہ میں کیا کروں ۔ اگر جناب والا ۱۰ / اکتوبر تک مجھے جواب ارسال فرماویں تو بہتر رہے ہے میرا فیصلہ ہے کہ میں اپنی آئندہ زندگی آپ کی رائے کے مطابق ہی گزاروں گا ۔ "

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

بعد سلام مسنون ! آپ ۱۰ / اکتوبر تک جواب منتظر رہے ہیں اور یہاں ۱۶ / اکتوبر کو آپ کا خط پہنچا ۔ تفصیلی حالات سے مسرت ہوئی ۔ اگر آپ مجھ سے فرمادیتے کہ مجھے کچھ تنہائی میں کہنا ہے تو میں وقت تجویز کر دیتا ۔ آپ کے سارے حالات غور سے پڑھنے کے بعد بندہ کی رائے یہ ہے کہ سر دست آپ کے لئے ملازمت چھوڑنا مناسب نہیں کیونکہ آپ کے حالات ہرگز ملازمت چھوڑنے کی اجازت نہیں دیتے ۔ اس کے بعد جب کبھی ملنا ہو تو آپ مجھے یاد دلائیں کہ میں نے مفصل حالات لکھے تھے ، اس وقت جیسا مشورہ ہو گا دیکھا جائیگا ۔ اس وقت تک فضائل نماز ، برکات ذکر ، حکایات صحابہ کا اہتمام سے مطالعہ کیجئے ۔ اور سنانے کی کوئی صورت ہو تو وہ آپ کے لئے زیادہ مفید ہے ۔ اور جس طرح آپنے جاپان کی قید میں نماز و قرآن شریف کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا یہاں بھی ہو سکے تو بہت بہتر ہے اس سے ضرور مطلع کریں کہ یہ خط آپ کو ملا یا نہیں ۔ "　　فقط ۔

(حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۱۹ / ذیقعدہ ۶۵ھ

(۹۲) مکتوب از طرف جناب محمد داؤد صاحب ایڈوکیٹ صوبہ سرحد

مخدوم و محترم قبلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ خدا کرے مزاج عالی بعافیت ہوں ۔ میں نے گذشتہ خط میں دینیات کے لئے کالج کے ———

لڑکوں کے واسطے کتابوں کے متعلق مشورہ کیا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ میرے خط میں اختصار کی وجہ سے جناب کو یہ خیال ہوا کہ کالج کے لڑکوں کی استعداد جب تک نہ معلوم ہو ان کے لئے کتب کیسے تجویز کی جائیں۔ گذارش یہ ہے کہ ان اطراف میں کالجوں میں کبھی دینیات کے متعلق کوئی کتاب یا کورس اب تک نہیں تھا اب ہر ایک جگہ یہ غور کیا جا رہا ہے کہ کالج میں روزانہ ایک گھنٹہ ایسا ہو کہ اسمیں لڑکوں کو مذہب اسلام کے متعلق تقریر کے ذریعہ یا کسی کتاب کے پڑھانے کے ذریعہ تعلیم دی جائے۔ علی گڈھ میں تو پہلے ایک دینیات کا محکمہ تھا اور وہاں ایک کتاب برائے نام دینیات کی بھی اردو میں کسی نے لکھ کر کورس میں داخل کردی تھی۔ اسمیں موٹے موٹے عقائد اور ضروری مسائل فقہی متعلقہ صلوٰۃ وصوم جمع کر کے لڑکوں کو پڑھا دیا جاتا تھا لیکن یہاں کوئی اس قسم کی کتاب نہیں۔ اس لئے ضرورت آپ سے مشورہ کی پیش آئی۔ لہٰذا عرض ہے کہ کالج میں لڑکوں کو عقائد اور ضروری فقہی مسائل سمجھانے کے لئے کچھ کتابوں کے نام تحریر فرمادیں

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

تعلیم الاسلام از مفتی کفایت اللہ صاحب، رسالہ دینیات انجمن حمایت اسلام لاہور، عقائد اسلام مصنفہ مولانا عبدالحق صاحب، مصنف تفسیر حقانی بہشتی زیور، تعلیم الدین، تکمیل الیقین اور شمائل ترمذی اس ترغیب کے ساتھ کہ امتی کو مقتضائے عقیدت و محبت ہر وقت اس جستجو میں رہنا چاہیئے کہ ہر ہر بات میں اپنی استطاعت کے موافق اتباع نصیب ہو اور جس چیز میں کسی مجبوری سے نہ ہو سکے اس میں اپنے کو کوتاہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معمول کو مرغوب کرنے کی سعی ہو اور اسی کے لئے صحابہ کرام کی زندگی کے واقعات پڑھے اور پڑھائے۔ فقط۔

(حضرت مولانا) محمد زکریا صاحب مدظلہٗ۔

(۹۳) مکتوب از طرف جناب طاہر حسنی صاحب زید مجدہٗ۔

عزیز محترم سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون آنکہ الحمدللہ عافیت سے ہوں۔ اس طریقہ تخاطب کی وجہ یہ ہے کہ عزیزی ابوالحسن علی سلمہٗ نے آنمحترم کا تعارف بذریعہ خط اور بھوپال کے اجتماع میں جس طرح کرایا۔ اس نے مجھے مجبور کیا کہ میں آنمحترم سے وہی تخاطب استعمال کروں جو میں اپنے اعزہ سے کرتا ہوں۔ آپ کے کرم سے امیدوار ہوں کہ آپ میری اس جسارت کو معاف فرمائینگے میں نے اپنے بعض معاملات میں عزیز موصوف سے مشورہ چاہا تھا لیکن عزیز موصوف کی رائے یہ ہوئی کہ میں ان امور میں آنمحترم سے مشورہ کروں۔ اس لئے ان امور کو بغرض مشورہ آنمحترم

کو لکھ رہا ہوں۔

عزیز موصوف میرے قریبی رشتہ سے بھتیجے ہوتے ہیں۔ ان کے دادا صاحب مرحوم مغفور (و تایا صاحب مرحوم مغفور کو شرف بیعت میرے دادا حضرت مولانا خواجہ احمد صاحب سے تھا۔ جن کے حالات آپ محترم نے الفرقان کی کسی اشاعت میں ملاحظہ فرمائے ہوں گے۔ میرے حالات تو ایسے نہیں ہیں کہ ایسی بزرگ ہستیوں سے اظہار تعلق کر کے شرمندہ کروں۔ لیکن بعض حالات میں یہ تعلق توجہ خصوصی کا باعث ہو جاتے ہیں جس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ مندرجہ ذیل امور میں اپنے مفید مشورہ سے میری رہبری فرما کر مشکور فرمائیں۔

تقریباً بیس سال ہوئے ہیں کہ اسم ذات کا ذکر اس طرح شروع کیا کہ بستر پر سوتے وقت گھڑی کی آواز کے ساتھ قلب سے ذکر کرتا۔ تا آنکہ غنودگی آجاتی۔ کچھ روز میں ایسا محسوس ہونے لگا کہ رات میں جسوقت آنکھ کھلتی قلب کو ذاکر پاتا اور وہ بھی اس طرح کہ آواز میرے کان میں آتی اسی دوران میں میں نے خواب دیکھا کہ متعدد پانی کے حوض بنے ہوتے ہیں ایک حوض میں میں چت لیٹا ہوں اور حوض کے دیوار سے متصل گردش کر رہا ہوں اور اسم ذات برابر جاری ہے۔ یہ حوض گول دائرہ میں بنے ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد دوسرے حوض میں اسی طرح دیکھا۔ اس کے بعد دیکھا کہ ایک بڑا دریا ہے اس کے بیچ دھارے پر نہایت تیز رفتاری سے جا رہا ہوں۔ بالکل سیدھا کھڑا ہو کر اور اسی تیزی کے ساتھ قلب سے اسم ذات کا ذکر جاری ہے۔ یہ حالت کافی دیر تک جاری رہی۔ میرے معمولات ذکر اذکار سب ختم ہو گئے تھے۔ اب پھر دوبارہ شروع کئے ہیں۔ رہبری فرمائیں کہ کس طرح اور کس تعداد میں کس وقت کیا جائے۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

المخدوم المکرم زاد مجدکم۔ بعد سلام مسنون۔ کئی دن ہوئے گرامی نامہ موجب عزت ہوا تھا سوچتا رہا کہ کیا لکھوں مولانا الحاج ابوالحسن علی میاں صاحب کو جو اس ناکارہ سے محض اپنی محبت کی وجہ سے حسن ظن ہے۔ وہ بندہ کے لئے موجب ندامت اور دوسروں کے لئے موجب دقت ہے کہ وہ حضرات انکی روایۃ پر اس ناکارہ کے متعلق غلط رائے قائم کر کے تکلیف اٹھاتے ہیں۔ بہر حال تعمیل حکم میں اپنی ناقص رائے عرض کرتا ہوں۔ بندہ کا مشورہ یہ ہے جیسا کہ جناب نے خود ہی ایماء ظاہر فرمایا کسی وقت سہارنپور رائے پور کا قصد اس طرح فرمادیں کہ علی میاں بھی جناب کے ہمراہ ہوں۔ رائے پور کا راستہ چونکہ سہارنپور کو ہے اس لئے اول یہاں ایک، دو روز قیام فرمائیں۔ اسوقت انشاء اللہ

تفصیلی گفتگو اور تفصیلی مشورہ ہو جائیگا۔ اس کے بعد جناب رائے پور کا ارادہ فرمالیں۔ اگر وہاں کچھ زائد قیام کا خیال مبارک ہوا تو جناب بے تکلف وہاں قیام فرمالیں اس میں کوئی اشکال یا دقت نہیں اور ارادہ نہ ہوا تو علی میاں کے ساتھ ہی ایک دو روز میں واپسی ہو سکتی ہے لیکن یہ سفر تقریبًا دو ماہ بعد ہو سکتا ہے۔ آج کل حضرت رائے پوری زاد مجدہم اپنے احباب کے اصرار پر پاکستان گئے ہوئے ہیں۔ غالبًا دو ماہ بعد واپسی ہو سکے گی۔ جناب والا نے ابتدائی احوال ذکر کرکے ارشاد فرمایا کہ اسم ذات اب کس طرح کیا جائے اس کے متعلق بندہ کا خیال یہ ہے کہ ابھی ان اشغال کو اختیار نہ کریں بلکہ جب تک یکسوئی کے ساتھ کوئی ایک راستہ متعین نہ ہو جائے صرف اوراد مسنونہ کو نہایت اہتمام اور پابندی کے ساتھ ادا فرماتے رہیں۔ بالخصوص درود شریف استغفار، اور سوئم کلمہ کی صبح و شام کی تسبیحات اور ہر نماز کے بعد تسبیحات فاطمہ کا زیادہ اہتمام رکھا جاوے اس کے علاوہ جو اوراد جناب کے معمول ہوں وہ ابھی ترک نہ فرمائیں جائیں۔ جب دوسرے معمولات شروع ہوں گے تب دیکھا جائیگا ممکن ہے کہ کسی جدید چیز کی ضرورت ہی نہ پیش آئے۔ فقط والسلام۔　　(حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۱۵ ربیع الثانی ۶۸ھ

تمہید ۱۸ ربیع الثانی ۶۶ھ کو یہ ناکارہ حضرت رائے پوری قدس سرہٗ کے ہمراہ حضرت مدنی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دو دن قیام کا ارادہ تھا۔ اس زمانے میں سہارنپور میں جمعیۃ علماء کے جلسہ کی صدارت کا مسئلہ تقریبًا ایک سال سے معرکۃ الآراء بنا ہوا تھا سخت رسہ کشی ہو رہی تھی کئی طالبان صدارت تھے۔ اور ہر ایک دوسرے کی صدارت پر تنقیص و تنقید اور اس کے نقصانات حضرت اقدس مدنی کی خدمت میں عرض کرتا۔ میری دیوبند حاضری پر مولوی جلیل احمد صاحب کیرانوی مدرس دار العلوم دیوبند اور ان کے اتباع میں ایک بڑے مجمع نے جو وہاں حاضر تھا حضرت سے یہ کہدیا کہ اگر اس کو آپ صدر جمعیۃ علماء سہارنپور بنا دیں تو نہ کوئی اختلاف کر سکتا ہے اور نہ کسی کو اعتراض ہوگا۔ حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا بالکل صحیح ہے! اور اس ناکارہ کو صدارت قبول کرنیکا حکم فرمادیا۔ خوب یاد ہے کہ مجھے پسینہ آگیا۔ اور سر چکرا گیا۔ اپنی معذوری، مجبوری، مشغولی، اعذار سب ہی کچھ بیان کئے لیکن ہر مرتبہ حضرت یہ فرماتے رہے کہ تمہیں تو صرف بعض اہم کاغذات پر دستخط کرنے ہوں گے۔ باقی

سارا کام نائب صدر کریگا جس کو ہم تمھارے مناسب تجویز کردیں گے۔ اس ناکارہ نے عرض کیا کہ ذمہ داری تو اس کے کام کی مجھ پر ہی ہوگی۔ حضرت نے فرمایا میں تو بار بار حاضر ہوتا رہتا ہوں، اگر کوئی اشکال پیش آجائے تو مجھ سے کہدینا مگر میری نااہلیت اس کی متحمل نہ ہو سکی۔ دوپہر کو مولوی جلیل احمد صاحب مرحوم کی خدمت میں بڑی لجاجت سے عرض کیا کہ اللہ تمھیں ہدایت دے حضرت کی ناراضگی کا ایک سبب پیدا کر دیا اللہ کے واسطے اب تم ہی اس کو ختم کرو ان سے مایوس ہوکر میں نے حضرت اقدس رائے پوری سے عرض کیا کہ اب تو یہاں کا قیام شام تک بھی دشوار ہے۔ جب حضرت مدنی نماز کے لئے مکان سے باہر آئیں گے تو میں آپ پر رکھ کر یہ عرض کروں گا کہ حضرت اقدس (رائے پوری) کو ایک ضروری کام پیش آگیا نماز کے بعد گاڑی نہیں ملیگی۔ اس لئے نماز اسٹیشن ہی پر پڑھنی ہے اس لئے اجازت دیدیں۔ حضرت اقدس رائے پوری کو اللہ بہت جزائے خیر دے کہ ہمیشہ میرے محسن و مشفق رہے۔ حضرت مدنی کے سامنے نہ صرف تائید بلکہ بڑے قلق سے جلد واپسی کی اجازت مانگی۔ رکشہ میں نے پہلے سے منگا رکھا تھا۔ مصافحہ کرتے ہی اسٹیشن کے لئے روانہ ہو لئے۔ اور دل اس وقت تک دھڑکتا رہا جب تک گاڑی دیوبند کی حدود سے باہر نہیں نکل گئی۔ یہاں سہارنپور پہنچکر یہ خط مولوی جلیل صاحب کو لکھا۔ عزیز شاھد سلمہٗ آج کل میرے کاغذات اور خطوط کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہوا ہے۔ وہ یہ خط بھی نکال لایا۔ اس کے اصرار کرنے پر یہ تمہید لکھوادی۔

(۹۴) از حضرت اقدس زید مجدہٗ ۔!

ع۔ کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھیری۔

بگرامی خدمت مولانا محمد جلیل صاحب لازادت الطافکم۔ بعد سلام مسنون آنکہ اس مرتبہ دیوبند کی حاضری پر آپ حضرات کے الطاف نے اس ناکارہ کو جس ضیق میں ڈالا ہے اب تک اس سے دماغ پریشان ہے اور اسی بدحواسی میں اپنا مصلیٰ بھی چھوڑ آیا۔ جو سنا ہے کہ مولوی محمود حسن پوری کے سامان کے پاس رکھا ہوا ہے۔ مولانا محمد میاں صاحب غالباً حضرت اقدس کے ساتھ آئیں گے ان سے فرما دیجئے کہ لیتے آدیں۔ آپ حضرات نے اسکا بالکل خیال نہیں فرمایا۔

کہ اتنے مجمع میں حضرت کے ارشاد کے بعد اگر میں انکار کردوں تو اس سے بڑھکر بے ادبی اور گستاخی کیا ہوگی اور قبول کروں تو کتنی مشکلات مجھے پیش آئیں۔ سب سے اول تو مظاہر کے تعلق سے استعفا دوں اس کے بعد تبلیغ سے انقطاع کروں اور اس سب کے بعد اس کا تحمل ایسا شخص کیونکر کرسکتا ہے جو نہ کسی مجمع میں تقریر کرسکتا ہے نہ کسی مجمع میں شرکت کرسکتا ہے اور اگر آپ کو یہ بھی ناگوار ہے کہ ایک ناپاک اور ناکارہ پر حضرت کی اتنی شفقت کیوں ہے تو یہ امر آخر ہے اس سے زیادہ کیا عرض کروں۔　　فقط۔

(حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ ۲۰ ربیع الثانی ۶۶ھ

(۹۵) مکتوب از طرف جناب صوفی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

میرے حضرت والا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ والا نامہ شرف صدور لایا۔ خیریت معلوم ہوئی۔ دل کو تسلی وسکون ہوا۔ حضرت نے سرفراز نامہ میں جو کچھ شفقت فرمائی ہے وہ میرے لئے ہدایت ہے۔ آپ حضرات کی دعاؤں سے ہی مجھ ناکارہ کے احوال بدل سکتے ہیں۔ حضور کا گرامی نامہ کئی مرتبہ پڑھا اور اپنے قلب کو خوب اچھی طرح ٹٹولا لیکن کوئی گنجائش نہ نکلی ہر قسم کے عیوب اپنے اندر موجود پائے یہ بھی اندازہ نہ ہوسکا کہ کونسا کم ہے۔ ہر عیب کی زیادتی ہی پائی کوئی ایک دوسرے سے کم نہیں ہے۔ خصوصاً غصہ وہ تو سب سے زیادہ ہے۔ سنیچر کے روز تمام عیوب کا غلبہ تھا کہ بھائی الطاف بہٹ سے تشریف لائے معلوم ہوا کہ حضرت اقدس کو مروڑ کی شکایت ہے۔ بس پھر تو بہت ہی صدمہ گذرا۔ دوپہر کو بمشکل تھوڑی دیر کے لئے آنکھ لگی۔ خواب میں حضرت اقدس کو بخیریت دیکھا تو سکون ہوا۔ اور پھر دیکھا کہ میرے منہ کے تمام دانت ٹوٹ گئے اور سارے دانت ہاتھ کے اوپر آگئے۔ کچھ دو چار رہے وہ ہاتھ سے نکال ڈالے پھر دوبارہ نکل گئے پھر ٹوٹ گئے۔ جب آنکھ کھلی تو یہ خیال غالب تھا کہ نہ معلوم تیرا آب ودانہ یہاں پر کب تک ہے اگر مر گیا تو خیر ورنہ جب گنگوہ لوٹ کر جائیگا تو دنیا کیا کہے گی کہ حضرت کی خدمت میں اتنی مدت تک رہا ایسے حضرات کی صحبت کا کچھ بھی اثر نہ پڑا۔ تمام عیوب اسی طرح ہیں۔ اور آپ حضرات کی بدنامی کا باعث ہوں گا۔ انھیں خیالات میں پرنم آنکھیں لئے ہوئے سو گیا۔

حضرت اقدس نے کل اتوار کے روز ذکر خفی کی اجازت فرمائی ہے اور ذکر جہری تین ہزار تک فرمایا ہے۔ کل حضرت نے فرمایا کہ زیادہ شدت سے ذکر مت کرنا۔ روزوں کی بھی اجازت مرحمت نہیں فرمائی۔ اور فرمایا تیرے ذمہ تو ابھی فرض بھی باقی ہیں۔ تھوڑا تھوڑا کرتا رہ۔ حضرت

اقدس کے بعض جملے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا پورا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ اور دوبارہ دریافت کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

عبث ہے جستجو بحر محبت کے کنارے کی۔
بس ہمیں ڈوب ہی جانا ہے اے دل پار ہو جانا۔

بعد سلام مسنون! اس سے قبل آپ کا مفصل خط اور اس وقت اسی نوع کا ایک مختصر پرچہ پہنچا۔ اس الجھن میں آپ ابھی سے نہ پڑیں کہ کامیابی و ناکامی کیا ہوتی ہے۔ حضرت نے کیا فرمایا اور اس کا کیا مطلب تھا۔ اپنا کام صرف ایک ہے اس سمندر میں ڈوب جانا۔ باقی کام دوسروں سے تعلق رکھتا ہے وہ اپنے کام کے خود ذمہ دار ہیں۔ یہ شیطان کا حربہ ہے کہ اس قسم کے خیالات میں الجھاؤ شروع کر دے "کہ آدمی کے پیر رشدی"، ابھی آپ نے یہی سمجھنا کیوں شروع کر دیا۔ کہ اصلاح ہو گئی جس سے آپ کو دوسروں کے طعنوں کا فکر ہو گیا۔ اور اگر طعنے کوئی دے بھی تو آپ کو تو نہیں، انھیں کو دیگا جن سے تعلق ہے ان اوہام کی طرف التفات نہ کیجئے۔

لوگ سمجھیں مجھے محروم وقار و تمکین ۔ وہ نہ سمجھیں کہ مری بزم کے قابل نہ رہا

جس سے تعلق پیدا کرنا ہے اس کے عشق کی دھن میں لگے رہیں۔ اگر وہ مرتے وقت تک بھی اپنا لے تو اس کا لطف و کرم ہے۔

اب تو آپ یہ بتلائیں کہ اس کے عشق میں بے چینی شروع ہوئی یا نہیں۔ اور اگر نہیں تو اسکا نام لئے جائیں وہ بڑا کریم بڑی جود و سخا والا ہے۔ رٹنے والے کو محروم نہیں رکھتا۔ لیکن اپنے کو کچھ سمجھ لینا اس راہ میں سم قاتل ہے۔ اس نے اپنا نام لینے کی توفیق عطا فرمائی یہ کیا کچھ لطف و کرم کم ہے۔ اور ارشاد فاذکرونی اذکرکم اس کی یادگار میں اپنا ذکر ہوتا ہے یہ فخر کسقدر مست کرنے والا ہے۔ اس سے آگے آپ کسی چیز کا واہمہ بھی دل میں نہ لاویں۔ حق تعالیٰ شانہٗ آپ کو اور آپ دوستوں کے حسن ظن اور تعلق سے اس روسیاہ، سیہ کار، بدکار کو بھی نواز دے تو اس کا عین لطف و کرم ہے۔ ورنہ میری اپنی بدحالی تو کسی لطف کے ہرگز قابل نہیں۔ البتہ آپ کے استقلال و ثبات سے آپ کی ترقی کا امیدوار ہوں اللہ جل شانہٗ آپکو کامیاب بنادیں۔

دانتوں والا خواب پسندیدہ نہیں۔ آپ کے اعزہ کے تعلقات بار بار کشیدہ ہونے اور بار بار درست ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اور چند دانتوں کا آپ کا خود توڑ دینا یہ آپ کی طرف سے قطع رحمی ہے اس کا اہتمام اور فکر رکھیں۔ بسا اوقات آدمی کو اپنی کوتاہی

محسوس نہیں ہوتی دوسروں کو خطاوار سمجھا کرتا ہے۔ حالانکہ سالک کو اپنے کو زیادہ خطاوار سمجھنا چاہیے۔ فقط۔ (حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۱۱ جمادی الاول ۹۶ھ

(۹۶) مکتوب از طرف جناب محمد یونس صاحب سلہٹی

بشرف خدمت حضرت استاذی سیدی مرشدی امام المحدثین والفقہاء قدوۃ السالکین جناب الحاج الحافظ شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گذارش خدمت اقدس میں یہ ہے کہ احقر حضور والا کی خدمت عالیہ میں چند ماہ سے مختلف عوارضات نیز سستی و کاہلی کی بناء پر خط و کتابت رکھنے سے قاصر رہا۔ از راہ لطف و کرم احقر کے قصور کو معاف فرما کر حضور والا اپنی خیریت نیز مدرسہ کے احوال سے مطلع فرما کر ممنون فرمادیں۔

دیگر عرض یہ ہے کہ بعض وقت نفس و خواہشات نفسانی و وسوسۂ شیطانی احقر پر غالب ہوجاتا ہے۔ اور بعض وقت مغلوب ہوجاتا ہے۔ جس کی وجہ سے احقر سخت پریشانی میں مبتلا ہے نیز ہر وقت حضور قلب کے ساتھ نماز پڑھ نہیں سکتا۔ نیز طبیعت کیخلاف گفتگو ہو تو فوراً غصہ پیدا ہوجاتا ہے۔ خصوصاً خواہشات نفسانی و وسوسۂ شیطانی کی وجہ سے سخت پریشانی ہے از راہ کرم کوئی علاج عنایت فرمادیں۔ نیز حضور والا کے حسب ارشاد ایک۔ دو۔ وظائف پر عمل ہے۔ بوقت تہجد بارہ رکعت نماز پڑھنے کے بعد دوسو مرتبہ لا الہ الا اللہ چار سو مرتبہ الا اللہ چھ سو مرتبہ، اللہ، اللہ، سو مرتبہ روزانہ بعد صبح حزب الاعظم و تلاوت قرآن پاک ادا کرتا ہوں۔ کبھی کبھی چھوٹ بھی جاتی ہے۔ حضور والا دعاء فرمادیں کہ حق تعالیٰ اشیاء مذکورہ پر استقامت و استقلال کیساتھ رکھیں۔ اور زہد اور عمل صالح کی توفیق و علم نافع و فہم و سمجھ پڑھنے و پڑھانے میں اعلیٰ درجہ کی عنایت فرمادیں۔ دیگر عرض یہ ہے کہ بعض بزرگوں نیز بعض کتابوں میں دیکھا کہ الا اللہ دو سو مرتبہ پڑھا کرتے ہیں۔ حضور والا ارشاد فرمادیں کہ الا اللہ کا ذکر کیسا ہے۔ بندہ بفضلہ بدستور سابق مدرسہ کی تعلیم میں مشغول ہے کبھی کبھی تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے جایا کرتا ہے۔ دیگر ضروری درخواست حضور والا کی خدمت عالیہ میں یہ ہے کہ احقر کی ایک لڑکی تقریباً دو سال ہوگئی اچھی طرح سے باتیں نہیں کرسکتی ہے۔ از راہ کرم لڑکی کی صحت کے لئے دعاء فرمادیں نیز ایک تعویذ عنایت فرمادیں۔ جس کے طفیل سے اللہ تعالیٰ لڑکی کی زبان اچھی طرح سے کھول دیوے اور اچھی طرح سے بولنے کی توفیق عنایت فرمادیں۔ بندہ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہے۔ حضور والا کی خیریت بدرگاہ رب العزت طالب۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ الا اللہ و الاذکر مستقل طریقہ ہے جس کی بارہ تسبیح کہلاتی ہیں۔ لیکن حقیقت میں تیرہ بلکہ انیس ہیں۔ کہ اللہ، اللہ، دو مل کر ایک شمارہ ہوتا ہے اگر تمھارے پاس اتنی گنجائش ہو تو اپنے سابقہ معمولات دوبارہ لکھ کر ارسال فرمادیں میں اس کو تجویز کر دوں گا۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ)۔ ۶ محرم ۶۶ھ

(۹۷) مکتوب از طرف جناب شفقت حسین صاحب کانپوری

حضرت قدوۃ السالکین و زبدۃ العارفین شیخ الحدیث صاحب دامت انوارہم العالیہ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ خادم کا ارادہ ایک عرصہ سے بیعت ہونے کا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے محروم رہا۔ اب حضور والا کی جانب کچھ عرصہ سے رجحان ہو رہا ہے۔ دلی تمنا ہے کہ حضور والا اپنے خداموں میں داخل فرمالیں۔ امیدوار ہوں کہ حضور والا میری تمنا پوری فرمالیں گے حسب الارشاد انشاء اللہ تعمیل حکم میں پوری کوشش کروں گا۔ خادم کانپور میں ملازم ہے۔ اگر کسی وجہ کر رخصت نہ مل سکی یا اور کوئی خاص وجہ مانع ہو گئی تو دوسری بات ہے ورنہ انشاء اللہ جلد از جلد حاضر ہونے کی کوشش کروں گا۔ آج فی الحال ایک ماہ کی رخصت پر موضع بسارہ میں مقیم ہوں۔ طویل رخصت لینے کا ارادہ ہے۔ محض اسی واسطے خادم کو اپنی اصلاح کے متعلق انتہائی فکر ہے اس لئے امیدوار ہوں کہ حضور والا حاضر ہونے کی اجازت مرحمت فرمادیں گے۔ اس ناکارہ سراپا گناہ گار کیلئے دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہدایت اور اپنی محبت کامل اور شریعت کا پابند فرمادے اور خاتمہ ایمان پر نصیب فرمادے۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ ارادہ مبارک ہے۔ مگر انتخاب غلط۔ اس کے علاوہ آجکل اسباب سفر بھی مخدوش ہیں۔ آپکے قرب و جوار میں حضرت تھانوی کے متعدد خلفاء موجود ہیں۔ مناسب ہے کہ ان میں سے کسی سے رجوع کرلیں۔ آنے کے متعلق بخوشی اجازت ہے۔ مگر میں آج کل راستوں کی مجبوری کی وجہ سے یہاں (دلی) ہوں۔ راستہ کھل جانے پر سہارنپور کا ارادہ ہے اگر تاخیر ہو تو خط سے معلوم کرلیں کہ کہاں ہوں۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۴ ذی الحجہ ۶۶ھ

(۹۸) مکتوب از طرف جناب محمد عبد اللہ صاحب کرسوی۔

حضرت سیدی و مولائی و مرشدی دامت انوارہم العالیہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

صحیفۂ قدسی نے مشرف فرمایا۔ حضرت صحیفۂ قدسی کے تاخیر سے بے چینی رہتی ہے اور خیال ہوتا ہے کہ شاید گم ہوگیا ہوگا گو خادم کو اسکا کامل یقین ہے کہ ایسا غیر ممکن ہے۔ خادم نہ معلوم کتنی بار ڈاک خانہ گیا اور مایوس واپس چلا آیا۔ انتظار سے پریشان ہوکر دوسرا عریضہ ارسال کرنیوالا ہی تھا کہ صحیفۂ قدسی نے مشرف فرمایا تبلیغی کام بفضلہ نہایت پابندی کے ساتھ ہو رہا ہے ترقی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ چند وجوہات کی وجہ سے مدرسہ سے تعلق منقطع کرلیا ہے۔ سب سے بڑی وجہ طلبہ کی بے التفاتی تھی کسی صورت سے نہ اوقات کی پابندی کرتے تھے اور نہ حاضری کی، نہ آموختہ کی، نہ اسباق کی،

کرانہ کی دوکان پھر رکھ لی ہے۔ دعا فرمائیں کہ انتہائی دیانت وایمانداری کے ساتھ کرنیکی توفیق ہو۔ اکثر اللہ اللہ کے ذکر میں جوش سا آجاتا ہے اور ایک قسم کی لذت محسوس ہونے لگتی ہے دل چاہتا ہے کہ ذکر کرتا رہوں۔ حضور جس قدر اپنی مسجد میں سکون نصیب ہوتا ہے اتنا کہیں نہیں ہوتا۔ دل چاہتا ہے کہ بس یہیں بیٹھا ہوا ذکر اللہ میں مشغول رہوں۔ حضرت خادم کے لئے خاتمہ بالخیر ہونیکی اپنے مخصوص اوقات میں ضرور دعا فرمادیا کریں۔ اس سے زیادہ ڈر و کھٹکا خادم کو کسی چیز کا نہیں۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہ، طلبا کی بے التفاتی کی وجہ سے مدرسہ چھوڑنا مناسب نہیں۔ اس طرح تو سب ہی مدارس کو بند کردینا چاہیئے ذکر میں لذت وسکون مبارک ہے۔ مگر اہم استقلال ودوام ہے۔

ہر چیز میں لذت ہے اگر دل میں مزا ہو ... الفت میں برابر ہے وفا ہو کہ جفا ہو

(حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ،)

(۹۹) مکتوب از طرف جناب عبد الباری صاحب مدراسی

بخدمت حضرت اقدس مولانا ومرشدنا دام فیوضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔

عرصہ دراز سے کوئی اپنے حالِ بد کا اظہار نہ کرسکا۔ ایک پریشانی کی حالت میں مبتلا ہوں ایسے ایسے وسوسے آتے ہیں کہ جن کے آنے کے بجائے جل مرنا بہتر ہے نہ معلوم بندہ کس حالت میں ہے۔ اسلام ہی باقی نہیں۔ اچھائی سے قلب کو خالی پاتا ہوں۔ نہایت برے برے وسوسے آتے ہیں۔ نہایت بدحال ہوں کوئی وقت خالی نہیں جاتا۔ زندگی سے میرے لئے موت بہتر ہے۔ آخرت میں میرے لئے کچھ بھی نہیں نہ خدا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے نہ انکی اطاعت

کرتا ہوں۔ سراسر نالائق بیکار ہو کر رہ گیا ہوں نماز کو کھڑا ہوا اور اس قدر وسوسے اور اتنے برے برے خیالات آتے ہیں جس کا اظہار ناقابل بیان ہے۔ اے زمین اس نالائق کو نگل جا۔ منہ دکھانے کے لائق نہیں ہے۔ نہ اعمال اچھا نہ حال اچھا۔ میرے آقا! بندہ بہت بے حال ہے۔ اندھیرا ہی اندھیرا نظر آرہا ہے۔ کوئی صورت بہتری کی نظر نہیں آرہی ہے تمام زندگی بیکار اور بے اعمالیوں میں گذر گئی۔ اور اب تو نہ معلوم کیا ہو گیا۔ میرے آقا! میرے مولا میری حالت قابل رحم ہے قابل کرم ہے۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ حالات سے مسرت ہوئی۔ دین کا فکر بھی دین ہی ہے۔ ضرورت اس کی ضرور ہے۔ جس کو پہلے بھی لکھا جا چکا کہ وقتاً فوقتاً گنجائش نکال کر نظام الدین کی آمد و رفت رکھا کریں۔ اس وقت مئی کے پہلے ہفتہ میں رحیم آباد کا اجتماع ہے اگر آپ بسہولت شرکت کر سکیں تو زیادہ مفید ہے۔ بندہ بھی شرکت کا ارادہ کر رہا ہے۔ فقط۔ (حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ) ۸ رجمادی الاول ۹۵ھ

(۱۰۰) مکتوب از طرف جناب عظیم الدین صاحب میمن سنگھی

بخدمت مکرمی مخدومی شیخی استاذی حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش خدمت اقدس میں یہ ہے کہ بندہ یہ وظیفہ پڑھتا ہے۔ استغفر اللہ سو مرتبہ دن کو اور سو مرتبہ رات کو۔ کلمہ سوئم سو مرتبہ دن میں اور سو مرتبہ رات کو اور درود شریف سو مرتبہ دن کو اور سو مرتبہ رات کو اور لا الٰہ الا اللہ سو مرتبہ۔ اور اللہ دو سو مرتبہ یہ سب وظیفے اس وقت بندہ پڑھتا ہے۔ کبھی یہ وظیفہ رات کو یا بعد تہجد قبل فجر پڑھتا ہوں دیگر عرض یہ ہے کہ بفضل اللہ و حضرت کی دعا کی برکت سے بندہ کی شادی ہو گئی۔ دعا فرمائیں دیگر عرض یہ ہے کہ بندہ کا ارادہ ہے کہ حضرات اساتذہ کرام کے واسطے ناشتہ و چائے کے لئے پانچ روپیہ ارسال کروں۔ اب حضور والا سے عرض ہے کہ اگر حضور بہتر و مناسب خیال فرمائیں تو بندہ روپیہ ارسال کر دے گا اور حضور والا کے نام سے ارسال کرنیکا ارادہ ہے۔ یہ ناشتہ شادی کی خوشی کے لئے ہے۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ معمولات سے مسرت ہے۔ کلمہ طیبہ دو سو ۲۰۰ مرتبہ۔ اسم ذات تین سو ۳۰۰ مرتبہ کر لیں۔ بشرطیکہ تحمل ہو۔ ان میں اضافہ بہت ہوتا ہے۔ حسب گنجائش استغفار کے بعد بڑھاتے رہیں۔ شادی سے مسرت ہے۔ دعوات

کے بعد بندہ کا مشورہ یہ ہے کہ شیرینی کے تکلف کی ضرورت نہیں اس کے باوجود آپ ارسال کریں تو ناظم صاحب کے نام روانہ کریں۔ بندہ کو دعوت وغیرہ کے جھگڑے کی فرصت کہاں۔ فقط۔ (حضرت مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہ) ۹ شعبان ۶۵ھ

(۱۰۱) مکتوب از طرف جناب نظیر حسین صاحب کشمیری

حضرت مخدوم ومحترم دامت برکاتہ السلام علیکم۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ آج بہت عرصہ کے بعد حضرت سے نیاز حاصل کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ بندہ نے مدرسہ مظاہر علوم سے ۱۳۵۵ھ میں فراغت حاصل کی اور اس دوران میں حضرت سے شرف تلمیذ بھی حاصل رہا جس کو دنیا میں اپنے لئے برکت وسعادت اور آخرت میں وسیلہ نجات خیال کرتا ہوں۔ مدرسے سے فراغت کے بعد وطن آیا اور آج تک آٹھ۔ نو سال تک کا عرصہ کچھ اس طرح گذرا کہ اس میں اپنی معاشی ضروریات کیساتھ دین کی خدمت کا شرف بھی تھوڑا بہت حاصل رہا۔ لیکن بعض اپنے خانگی حالات وعوائق کے باعث کوئی مستقل منظم کام کی صورت اب تک نہ پیدا ہوسکی۔ اب چاہتا ہوں کہ حضرت کی اجازت ومشورہ سے حضرت ہی کے زیر تربیت رہ کر اپنی کمزوریوں کی اصلاح کروں یوں تو چند سال کے عرصہ میں بارہا بذریعہ خواب حضرت سے شرف نیاز حاصل ہوتا رہا۔ اور بحمد اللہ اب تک بھی سلسلہ ہے۔ لیکن اب بلا واسطہ ہی ملاقات وصحبت کے لئے تحریک ہورہی ہے۔ اس لئے نہایت مؤدبانہ وعقیدت مندانہ عرض ہے کہ بندہ کو اپنے گرانقدر مشورہ سے نوازیں کہ کچھ مدت کے لئے حاضر ہوسکتا ہوں یا نہیں؟ اور اس کے لئے کم از کم کتنی مدت درکار ہے یا اگر حضرت شاہ صاحب رائے پوری کی خدمت بابرکت میں رہنے کا مشورہ ہو تو بھی اپنے لئے خوش قسمتی اور اللہ تعالیٰ کا فضل خیال کروں گا۔ اتنی بات ضرور ہے کہ حضرت موصوف سے اس سے قبل کی ملاقات نہیں اگر ضرورت ہوگی تو جناب ہی کے توسط سے وہاں تک رسائی ہوگی۔ بندہ کی پوری تعلیم دین حضرت والا ہی کے زیر اہتمام رہی اور اب تک بھی دل ودماغ کا رجحان ومیلان حضرت ہی کی طرف رہا اس لئے شوق بھی یہی ہے کہ حضرت ہی کے زیر سایہ باطنی اصلاح بھی ہوجائے۔ حاضری کے بعد رائے پور کے لئے ہدایت ہوجائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بہرحال اپنے کو بالکلیہ حضرت ہی کے حوالہ کردینا چاہتا ہوں۔ اسی سلسلہ میں ایک عرض یہ بھی ہے کہ قیام وطعام کے متعلق بھی حضرت ہی مطلع فرمادیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اب گذارش صرف اس قدر ہے کہ بندہ کی طلب شوق کو ملحوظ رکھتے ہوئے بندہ کو خود اپنی

زیر تربیت رکھا جائیگا۔ یا حضرت رائے پوری کی خدمت میں رہنے کے لئے سہولت بہم پہنچائی جائیگی اور یہ کہ میرا قیام کس طرح اور کب ممکن ہے۔ میری اپنی سہولت آئندہ سردیوں کے ایام میں ہوگی آگے حضرت جو ارشاد فرمائیں اسی پر تعمیل کو سعادت خیال کروں گا۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ اصلاح باطن کا ارادہ نہایت ہی مبارک ہے حق تعالیٰ شانہٗ کامیاب فرمائے اور ترقیات اور اپنی رضا و محبت سے نوازے۔ لیکن جس ناکارہ کا آپنے انتخاب کیا وہ "او کہ خود گم است کرا رہبری کند"، کا مصداق ہے۔ البتہ مشورۂ خیر سے عذر نہیں جب آپ کو سہولت ہو تشریف لائیں۔ اور آمد کے وقت تعیین وقت کے ساتھ اس کی تحقیق فرمالیں کہ بندہ کا سفر تو نہیں ہے۔ تشریف آوری پر رائے پور وغیرہ جملہ امور کا انصرام مشورہ سے ہو جائیگا۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ) ۱۰ شوال ۶۶ھ

(۱۰۲) مکتوب از طرف جناب نواز احمد صاحب مظاہری فیروزپوری

شیخی و سیدی مدفیوضہم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ بندہ بحمد اللہ تعالیٰ تا دم تحریر بعافیت ہے۔ امید ہے آنجناب بھی بعافیت ہوں گے قبل از رمضان جناب کا گرامی نامہ موصول ہوا تھا مگر چند عوارضات کے درپیش ہونیکی وجہ سے عریضہ ارسال کرنے میں تاخیر ہوگئی تھی۔ یہاں تک کہ رمضان المبارک آگیا۔ اور رمضان المبارک میں جناب کے یہاں خط و کتابت بند ہوتی ہے اس وجہ سے بعد از رمضان آج عریضہ ارسال خدمت ہے۔ جواب میں تاخیر ہونے کی وجہ سے بہت شرمندگی ہے امید ہے کہ درگذر فرمایا جاویگا۔ حسب الارشاد اور جناب کی دعا کی برکت سے بعد الفجر اور بعد العصر استغفار اور کلمہ سوئم کی ایک ایک تسبیح اور بعد العشاء اول و آخر درود شریف یازدہ بار اور رب اعط نفسی تقواہا و زکہا انت خیر من زکاہا انت ولیہا و مولاہا۔ اکتالیس۴۱ بار اور ایک تسبیح درود شریف مگر گاہے گاہے ناغہ اور توجہ تام میں نقص ہوتا ہے علاج و دعا سے یاد فرمائیں۔ ۳۰ رمضان کو دوپہر کے وقت خواب میں اپنے گھر کے سامنے چاند اترتا ہوا نظر آیا مگر فوراً اوپر چڑھ گیا۔ تعبیر سے مطلع فرمائیں۔ قرضہ کی ادائیگی کے لئے دعا فرماویں۔ مدرسہ سے جو کچھ ملتا ہے وہ گذر اوقات کے لئے کافی نہیں دل میں تمنا بھی ہے کہ مدرسہ کا کاروبار کروں خدا تعالیٰ مجھ سے دین کی خدمت لیتا رہے۔ مدرسہ کی ترقی اور میرے لئے خلوص اور استقامت کی دعا فرماویں۔ فقط"۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ عنایت فرمائم سلمکم اللہ۔ بعد سلام مسنون۔ عنایت نامہ پہنچا۔ مجھے جہاں تک خیال ہے میں آپ کے ہر خط کا جواب لکھتا ہوں۔ قریب میں کوئی خط آیا ہو مجھے یاد نہیں۔ معمولات میں حتی الوسع پابندی اہم ہے مداومت کو خاص دخل ترقی میں ہے۔ مراقبۂ موت کے بعد دنیوی تفکرات مستبعد ہیں تاہم اگر ایسا موقع ہو تو اہتمام سے درود شریف پڑھیں۔ نیز تفکرات یا انتشار خیالات کی وجہ سے معمولات کو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ اہتمام سے پورا کرتے رہیں۔ آئندہ خط لکھیں تو اپنے معمولات بھی لکھیں اور یہ کارڈ بھی ساتھ ہی رکھدیں۔ فقط والسلام۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۱۴ رجب ۶۴ھ

(۱۰۳) مکتوب از طرف جناب فضل احمد صاحب لائلپوری

مخدومی و مکرمی قبلہ مولٰنا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عرض آنکہ خادم نے بیعت کے متعلق عرض کیا تھا۔ حضرت والا کا جواب آیا تھا کہ استخارہ کرکے دیکھ لو جس طرف طبیعت کا رجحان ہو وہاں تعلق پیدا کرنا۔ لہٰذا عرض ہے کہ تمام بزرگان دین سر آنکھوں پر ہیں۔ مگر میں نے استخارہ کیا تھا جس کی وجہ سے میری طبیعت کا رجحان حضرت والا کی طرف ہی ہے۔ للّٰہ مجھے تو یہ کرادیجئے۔ حضرت والا یہ سیہ کار امتحان کے قابل نہیں ہے جو آپ جیسے ممتحن کو امتحان دے سکے۔ اور حضرت والا کا ارشاد تھا کہ تو کیا کر رہا ہے اس کا پتہ نہیں چلا۔ اس لئے عرض ہے کہ خادم فی الحال بمقام ظفروال ضلع لائلپور کے مدرسہ اسلامیہ عربیہ میں ملازم ہے۔ حضرت والا! کیا لکھوں۔ تیلی کے بیل کی سی مثال ہے کہ تمام دن چلیگا اور پھر وہیں کا وہیں رہیگا۔ بس دعا کا محتاج ہوں۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ بندہ نے مخلصانہ مشورہ دیا تھا۔ آپ کے اصرار پر بیعت قبول کرتا ہوں۔ جب ملاقات ہو بلا واسطہ تجدید کرلیں۔ بہتر یہ ہے کہ رمضان کا اخیر عشرہ بندہ کے پاس گذاریں۔ غالبًا بندہ نظام الدین ہوگا۔ اس وقت تک کے لئے استغفار، درود شریف، سوئم کلمہ، تین۔ تین تسبیح صبح و شام اور تسبیحات فاطمہ نیز ماہ مبارک تک بندہ کا رسالہ فضائل رمضان اگر سنا سکیں تو بہتر ہے ورنہ تین مرتبہ خود مطالعہ کریں۔ جب آئیں یہ خط ہمراہ لیتے آئیں۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۴ رجب ۶۵ھ

(۱۰۴) مکتوب از طرف جناب عبد الغفور صاحب کرنالوی۔

جناب قبلۂ کونین وکعبۂ دارین حضرت مولانا مولوی محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گذارش یہ ہے کہ بوجہ عدیم الفرصتی عریضہ ارسال کرنے سے قاصر رہا۔ بندہ اس تاخیر کی معافی چاہتا ہے اور پڑھنے کے لئے جو عالی جناب نے ارشاد فرمایا تھا۔ اس کو برابر کر رہا ہوں۔ یعنی صبح وشام تین تین تسبیح فاطمہ استغفار تین صد مرتبہ۔ درود شریف تین صد مرتبہ۔ اسم ذات بوقت صبح پانچ صد مرتبہ۔ اب آگے جو ارشاد ہو اس پر عمل کیا جاوے۔ نیز موضع میں ایک بزرگ کی خانقاہ ہے۔ وہ بزرگ ایک بیمار کو خواب میں فرماتے ہیں۔ کہ تم جو قربانی کرو اس کی کھال خانقاہ کی مرمت میں لگا دینا اور عبد الغفور کے سپرد کر دینا چنانچہ اس نے وہ دام میرے سپرد کر دیئے ہیں۔ کیا میں ان کو خانقاہ کی مرمت میں لگا سکتا ہوں۔ حالانکہ میں نے ان سے یہ کہہ دیا تھا کہ یہ روپیہ خانقاہ میں نہیں لگ سکتا۔ اب اس پر جو حکم شرع شریف کا ہو بیان فرمائیں زیادہ کیا لکھوں۔ حد آداب۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ تسبیحات فاطمہ ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت پڑھ لیا کریں۔ اس خانقاہ میں کوئی غریب متدین ذاکر شاغل ہو تو اس کو دیدیں۔ مرمت میں خرچ نہیں ہو سکتا۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ) ۳ محرم ۶۶ھ

(۱۰۵) مکتوب از طرف جناب ہاشم علی صاحب۔

مولائی ومرشدی حضرت محمد زکریا صاحب۔ سلام مسنون۔ عرصہ سے ایک گذارش خدمت اقدس میں پیش کرنے کی جرأت کر رہا تھا۔ آج بالکل رہا ہی نہیں گیا۔ تو اب عرض کر رہا ہوں۔ نماز ظہر پڑھ چکا ہوں پڑھتے پڑھتے ہی دریافت کی جرأت اور ارادہ کر لیا کہ اس خامی کا دور ہونا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ نماز پڑھتے وقت یا تسبیح کرتے اور ذکر کرتے وقت دل اور زبان یکجا نہیں ہوتے زبان کچھ پڑھ رہی ہے اور دل کہیں کا کہیں پھر رہا ہے کوشش کرتا ہوں مگر پھر وہی حالت حضرت طبیعت چاہتی ہے مگر ایسا ہوتا نہیں۔ خدا کے لئے دعا کریں اور اس معاملہ پر روشنی ڈالیں نوازش ہوگی۔

مولا کریم کی مہربانی اور حضور کی دعا کی برکت سے **معمولات تو پورے ہو جاتے ہیں۔** خواہ کبھی قضا بھی کیوں نہ ہو جائیں۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ ہم لوگوں کے قلوب دنیوی اشغال میں منہمک ہونیکی وجہ سے اسی میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی لئے ذکر اللہ کی کثرت کرائی جاتی ہے کہ وہ قلب کو صاف کرنے والا ہے۔ جتنی اسکی کثرت ہوگی اتنی جلدی دل صاف ہوگا معمولات کا اہتمام کیجئے اور ذکر اللہ کی کثرت جتنی ممکن ہو کریں۔ آج کل حضرت رائے پوری لدھیانہ مقیم ہیں۔ دو چار یوم میں جالندھر جائیں گے تم اور حافظ تقی اگر بسہولت ممکن ہو تو دو چار یوم حضرت کی خدمت میں گذار دو۔ فقط!

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۴ محرم ۶۶ھ

(۱۰۶) مکتوب از طرف جناب محمد عبد اللہ صاحب مظاھری کرسوی

حضرت سیدی و مولائی دامت انوارہم العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! صحیفہ قدسی نے مشرف فرمایا۔ حضور والا توجہ فرماتے رہیں، کہ دین کے کام سارے خلوص وللہیت سے ہوتے رہیں۔ مجھ ناکارہ سے دین و دنیا کے کوئی کام ہوتے ہی نہیں ہیں۔ اور اگر کچھ ٹوٹے پھوٹے ہوتے بھی ہیں تو ان میں خلوص بالکل مفقود ہوتا ہے۔ آقا! اسقدر تو ضرور ہے کہ جسطرح لوگوں کو تبلیغ کے لئے گھروں سے نکلنا مشکل ہے ویسے ہی خادم کے لئے تبلیغ سے رکنا دشوار ہے اگر کسی دن اتفاق سے جانا نہیں ہوتا ہے تو ایک قسم کی طبیعت پر گرانی رہتی ہے۔ زمانہ طالب علمی میں جب لوگوں کو دیکھتا تھا کہ بعد نماز عشا سو رہتے ہیں۔ خیال ہوتا تھا کہ بعد فراغت کے میں بھی سوؤنگا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد تہجد شروع کیا۔ نیند میں کمی ہوئی اس کے بعد حضور والا نے تبلیغ میں لگا دیا۔ اب تو ساری رات سونے کے لئے دو ہی تین گھنٹے رہ گئے ہیں۔ شب میں نیند بھر سونا نہیں ہوتا۔ اب طے کر لیا ہے کہ اگر اللہ جل شانہٗ نے قبول فرمالیا تو مرنے کے بعد ہی سویا جائیگا۔ وجہ تو جو کچھ بھی ہو مگر خادم یہ سمجھتا ہے کہ جس طرح اور کاموں کی عادت پڑجاتی ہے۔ اور عادت سی ہوا کرتی ہے ایسے ہی یہ کام بھی خادم سے ہو رہا ہے یا لیا جا رہا ہے۔ اس سے زائد کوئی حقیقت خادم کی نظروں میں نہیں ہے۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ سونے کے لئے کم از کم چھ گھنٹے شب و روز میں ضرور نکال لیں اس سے کمی ہرگز نہ ہو کہ صحت کیلئے مضر ہے۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۲۹ ذی الحجہ ۶۸ھ

(۱۰۷) مکتوب از طرف جناب محمد عبد اللہ صاحب مظاہری ٹرسوی

حضرت سیدی و مولائی دامت انوارہم العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تقریباً پندرہ یوم ہوئے ایک عریضہ خدمتِ اقدس میں روانہ کرچکا ہوں مگر نہ معلوم کس وجہ سے جواب سے محروم ہوں۔ اگر خادم سے کوئی قصور سرزد ہوگیا ہو تو نہایت ادب سے معافی کا خواستگار ہوں اور نیز گذارش ہے کہ خادم کے قصوروں پر جس قسم کی بھی سزا دیجائے انشاء اللہ خادم نہایت احترام کے ساتھ پوری کریگا لیکن صحیفۂ قدسی سے محروم نہ کیا جایا کرے اس کی برداشت خادم اپنے میں نہیں پاتا۔ ایک عجیب بیکلی سی رہتی ہے۔ نہ معلوم کتنی مرتبہ خادم صحیفۂ قدسی کے انتظار میں ڈاکخانہ جاچکا ہے۔ آج کل طبیعت بے حد گھبرایا کرتی ہے۔ کسی کام میں جی نہیں لگتا ہے۔ اور ہمہ وقت پریشانی رہتی ہے۔ اسپر صحیفۂ قدسی کا نہ صادر ہونا اور ستم ڈھا رہا ہے۔

آقا! باطنی حالت پہلے ہی سے خراب تھی۔ جو کچھ تھوڑا بہت ظاہری حالت میں ہو جاتا ہے اس کو ریا و تکبر برباد کردیتے ہیں۔ اس کا پورا کرنا بھی دشوار ہو رہا ہے اگرچہ اس وقت تک کسی نہ کسی صورت سے معمولات تو پورے ہو جاتے ہیں مگر عجیب بے دلی کے ساتھ، کسی معمول میں بھی دل نہیں لگتا اور تہجد تو اکثر قضا ہی پڑھنا پڑتا ہے۔ یہی حال امور دنیاوی کا بھی ہے۔ کسی چیز میں ذوق و شوق نہیں رہا نہ بیوی سے نہ بچی سے۔ نہ کپڑے سے اور نہ کھانے پینے سے خادم کو گوشت سے بہت رغبت تھی مگر اب اس کی بھی پرواہ نہیں رہی۔ ایک عرصہ سے خادم نے اس کا اہتمام چھوڑ دیا ہے۔ نہ خود لاتا ہے اور نہ انتظار کرتا ہے۔ اگر خادمہ نے منگا لیا تو منگا لیا۔ اور نہ لوگوں سے ملنے جلنے کا دل چاہے ہے۔ مختصر یہ کہ ایک عجیب بے کیف زندگی گذر رہی ہے۔ نہ دین کے کاموں میں کچھ لطف آتا ہے اور نہ دنیا کے، بعض وقت دل چاہتا ہے کہ حضور والا کی خدمت میں چلا جاؤں۔ مگر پھر اسپر بھی چند وجوہ سے قدرت نہیں پاتا۔ خادم کا تو یہ حال ہے مگر معلوم نہیں کہ حضور والا کو خادم کا کچھ خیال ہے یا نہیں۔ ایک روز خادم محض اس تصور سے کافی دیر تک روتا رہا۔ آقا! خادم کو اپنے ان بھائیوں کی قسمت پر رشک آتا ہے جو تعلق ہوتے ہی خدمت اقدس میں حاضر ہو رہے ہیں اور فیض حاصل کر رہے ہیں۔ اور دونوں جگہ کی دولت لوٹ رہے ہیں۔

حضور والا کی دعاء کی برکت سے بفضلہٖ خادم زادی کو صحت ہو رہی ہے۔ صحت کے لئے دعاء فرمائی جائے۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے۔ اہتمام سے کرتے رہیں۔ دل لگے یا نہ لگے۔ دل بھی لگنے لگے گا۔ ہمارے قلوب معاصی سے اتنے رنگے ہوئے ہیں کہ دُھلتے دھلتے ہی دھلیں گے۔ کپڑا جتنا زیادہ میلا ہوتا ہے اتنا ہی صاف دیر میں ہوتا ہے۔ مگر بھٹی پر بڑی جلدی صاف ہوتا ہے۔ لیکن بھٹی کا ہم میں تحمل نہیں۔ اس لئے معمولات اہتمام سے ادا کرتے رہو۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمھاری بھی اصلاح فرمائے اور میری بھی۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ)

(۱۰۸) مکتوب از طرف جناب محمد رمضان صاحب۔

بخدمت حضرت اقدس دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ طالب خیر بخیر ہے گذارش آنکہ بندہ ناچیز اپنی نالائقی اور جناب کی کرم فرمائی پر غور کرتا ہوا نہایت نادم ہے۔ کیونکہ اتنا عرصہ ہوا جناب کی خدمت عالیہ میں احوال نامہ ارسال نہ کرسکا۔ باوجود حضرت کے ارشاد گرامی کے مگر وجہ عدم امتثال امر کی یہ ہوئی کہ معمولات ہی کو پورا نہ کرسکا تو کیا اپنا حال عرض کرتا۔ نیز ارسال نہ کرسکنے کی وجہ یہ ہوئی کہ پہلا عریضہ جو حضرت کی خدمت عالیہ میں ارسال کیا تھا وہ ارسال کرتے ہی احقر ناچیز جالندھر اساتذہ سے ملنے اور ملاقات کرنے چلا گیا۔ وہاں سے تقریباً پندرہ یوم کے بعد واپسی ہوئی واپسی میں حضرت کا گرامی نامہ جواباً ارسال کردہ وصول ہوا مگر قبل اس کے ہمشیرہ کی علالت پیش آئی ہوئی تھی۔ اس کی دواؤں اور دیگر خدمات میں مصروفیت ہوگئی۔ اتنے میں دوسری ہمشیرہ بیمار ہوگئی اس کی خبر گیری بھی ذمہ ہوگئی بعد میں والدہ صاحبہ بیمار ہوگئیں ان کی خدمت بھی ذمہ ہوگئی۔ اسکے بعد اہلیہ علیل ہوگئی۔ اس کی نگاہ داشت بھی بڑھ گئی۔ حضرت اس طرح کی پریشانی پیش آئی۔ جن کی وجہ سے اتنی جرأت کی گئی۔ بایں ہمہ وہاں تو بود باش بھی تھی۔ کہ کارڈ بھی بروقت میسر نہ آتا تھا۔ باقی حضرت حال غریب کا یہ ہے کہ تسبیحات ثلثہ صبح وشام کی قضاءً و اداءً پوری کرتا رہتا ہوں اور تسبیح تہلیل اور اسم اعظم کی بہت کم پوری ہوتی ہے۔ قلت فرصت اور کاہلی کیوجہ سے۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

تفکرات اس دار المحن کے لوازمات میں سے ہیں۔ لیکن کونسی ضرورت آدمی کی ہے۔ کھانا، پینا، دیگر حوائج ضروریہ جو ترک ہو جاتی ہوں۔ کسی کے مرنے پر بھی آدمی ایک دو۔ دن کھانا چھوڑتا ہے۔ ہفتوں اور مہینوں ترک نہیں کرتا تو ذکر اللہ تو اس سے بھی اہم ہے کہ اگر وہ جسم کی غذا ہے تو یہ روح کی غذا ہے۔

(فقط۔ حضرت اقدس مدظلہٗ ۔ ۷ محرم ۱۳۸۶ھ)

(۱۰۹) مکتوب از طرف جناب بشیر احمد صاحب صدیقی

سیدی و مولائی ادام اللہ ظلالل برکاتکم۔ باادب سلام مسنون عرض ہے کہ جون کے تمام مہینہ تقریبًا سفر کلکتہ میں رہا اس کے بعد مختلف اسفار میں چنانچہ پہلا ہفتہ رمضان کا بھی سفر ہی میں گذرا جس کی وجہ سے مدت سے عریضہ نہ لکھ سکا۔ اسی محرومی پر سوائے افسوس کے کیا لکھوں البتہ حضرت کی شفقت سے امید ہے کہ دعاء میں یاد فرماتے ہوں گے۔ اسی طرح کالج کو بی۔ اے کے درجہ تک پہنچانے کے لئے بڑی جدوجہد کرنی پڑی۔ اب سرمایہ کا سوال ہے۔ جس کے لئے ملک کی فضا جس وقت ٹھیک ہو گی جانا پڑیگا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ سفر سے لوٹ کر ذکر بالجہر جیساکہ حضرت نے فرمایا تھا جاری ہے۔ سفر میں کچھ ایسی دقتیں رہیں کہ پورا نہیں ہوا جس کا افسوس رہتا ہے۔ انشاء اللہ اواخر نومبر تک حاضری کی کوشش کروں گا کہ قدم بوس ہوئے ہوئے ایک مدت ہوگئی۔ خدا کرے حضرت کے یہاں سب طرح خیریت ہو۔ آمین،

آج کل بلاوجہ حاسدو دشمن کمربستہ ہیں اور طرح طرح سے مطعون کرنے کی فکر و تدبیر کیا کرتے ہیں۔ دعاء فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رکھے اور مجھ میں اگر کوئی خامی ہو تو دور فرمائے۔ بعض وقت تو گھبرا کر استعفےٰ دیدینے کو دل چاہتا ہے اور سوچتا ہوں کہ کوئی چھوٹی موٹی تجارت کرلوں مگر آج کل جنگ کی وجہ سے حالات کچھ ایسے ہیں کہ تجارت کا تجربہ نہ رکھ کر کسی کام کو شروع کرنے میں تامل ہوتا ہے۔ حضرت کی کیا رائے ہے، فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ کاش یہ جدوجہد اور گرمی میں طویل اسفار کی مشقت خالص اللہ کے واسطے ہوتی۔ دین کی خاطر ہوتی۔ اس زندگی کے لئے ہوتی جو کبھی فنا ہونے والی نہیں تو کس قدر قیمتی ہوتی۔ آپ جیسے حضرات جو اکابر سے تعلق رکھنے والے ہیں وہ ہی اگر اپنی قدر اور اپنے جواہرات کی قیمت نہ بڑھائیں۔ تو عوام بیچاروں کا کیا شکوہ۔ بہرحال اس سے مسرت ہوئی کہ واپسی پر آپ نے ذکر شروع کردیا کہ اللہ کا نام تو برسوں میں ایک مرتبہ لینا بھی اتنی قیمت رکھتا ہے کہ حدوحساب نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ لایتحسر اھل الجنۃ

فقط۔ (حضرت مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہٗ) ۱۹ شوال ۶۵ھ

(۱۱۰) مکتوب از طرف جناب محمد عمر صاحب کاندھلوی

حضرتنا و شیخنا وسیلتنا فی الدارین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، بندہ بحمداللہ تعالیٰ خیریت سے ہے۔ امید کہ آنحضرت بھی بخیر ہوں گے۔ ایک مدت سے بندہ ناچیز نے اپنی کسی حالت

کی اطلاع نہیں دی، عجب پریشانیاں تھیں۔ اور زمانہ کروٹیں بدل رہا تھا۔ اب ایک گونہ یہاں سکون ہوگیا ہے۔ مگر بے دینی کی زیادتی ہے۔ زمانہ انگریز سے کچھ اضافہ ہی ہے۔ رب العالمین رحم فرمائیں۔ میری حالت بدستور ہے۔ معمولات میں قدرے کمی آگئی ہے مگر الحمدللہ دل کا میلان صحیح رہا ہیں اعتکاف میں تھا کہ اچانک یہ عذاب شروع ہوگیا تھا۔ خدا خدا کرکے وقت پورا ہوا تھا۔ اسکے بعد میں نے دوکان اور مکان تبدیل کیا اور شہر میں آگیا ہوں۔ سلسلۂ مطب بہت اچھا ہے اپنے نواح کی اطلاعات سے دل شق ہوا جاتا ہے۔ بھائی ظہیر الحسن کا حادثہ المیہ تو میرے لئے عجب ہوگیا ہے۔ مگر کیا کیا جائے صبر کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ بقیہ عزیز خیریت سے اپنے اپنے مقام پر رہیں۔ آمین۔

ملنے کو روح تڑپتی ہے مگر کوئی سبیل نہیں۔ رب العالمین نے اگر عنایت فرمائی تو میں قدمبوس ہوسکوں گا۔ دعا رخیر فرمائیں اور میری آخرت کا سہارا آپ ہیں۔ بندہ ہوں۔ عاجز ہوں ناکارہ ہوں۔ خادم ہوں۔ امیدوارکرم ہوں۔ خدارا میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں اپنے ارادوں میں کامیاب ہوجاؤں۔ سب سے زیادہ آخرت کا سوال ہے۔ تہجد بحمداللہ کبھی ناغہ نہیں ہوتا۔ جماعت بھی کبھی نہیں چھوٹتی ہے۔ ذکراللہ میں کثرت مشاغل سے کمی آگئی ہے جس کو پھر پورا کررہا ہوں اور سب کچھ ٹھیک ہے۔ ایک آہ ہے، وہ مشتعل ہورہی ہے۔ کیا بیان کروں اور کس طرح کروں۔ بس میں بہت ہی بدترین انسان ہوں۔ ملتجی دعا ہوں۔ فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ

چونکہ اس جانب کے لوگوں کی آمدورفت اب مشکل ہوگئی ہے اس لئے اگر کوئی بیعت کی درخواست کرے تو اللہ کا نام لے کر بیعت کرلیں۔ اول صبح و شام تین تین تسبیح نوافل مسنونہ تلاوت کی تعلیم کریں اور جب چندماہ اسپر مداومت ہوجائے اور رغبت ہو تو ذکر بارہ تسبیح تلقین کریں۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ) ۱۹ر صفر ۶۷ھ

(۱۱۱) نام معلوم نہ ہوسکا۔

بخدمت شریف حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد سلام گذارش خدمت اقدس میں یہ ہے کہ مورخہ ۱۳ر صفر کو جناب والا کے مبارک ہاتھ کا ایک کارڈ ملا اور اس میں جو تسلی بخش جواب ملا اس سے بیحد مسرور ہوں۔ نالائق اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا کرتا ہے کہ حاسدین کے حسد سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ آمین جو وظیفہ حضور نے ارشاد فرمایا۔

جہاں تک نالائق سے ہو سکتا ہے کر رہا ہوں۔ حضرت زیادہ کیا کہوں شاید کہ میں جب تک دنیا میں رہوں تب تک کچھ دشمن رہیں گے۔ شائد کہ میں اگر بدعت اور گمراہ لوگوں کے ساتھ مل جاؤں تو یہ لوگ دوست بن جائیں گے۔

حضرت! نالائق ایک بات ظاہر کرنے سے شرماتا ہے۔ ایک صاحب انگریزی داں ہیں۔ مجھ سے اصرار کر رہے ہیں مرید ہونے کے لئے اور میں منع کر رہا ہوں کہ میں اس کے لائق نہیں۔ مگر ان کو میرے ساتھ حسن اعتقاد ہے اور میں آپ ہی سے چاہتا ہوں۔ اسکے لئے میں کیا کروں جواب دیکر مشکور فرمائیں۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ

معمولات اہتمام سے پورے کرتے رہیں۔ اور ان کی تفصیل بھی مجھے لکھیں تاکہ اضافہ کیا جا سکے۔ ان صاحب سے کہدیں کہ مجھے بیعت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ) ۸ رجمادی الاول ۸۶ھ

(۱۱۲) مکتوب از طرف جناب عبد الباری صاحب مدراسی

بخدمت حضرت اقدس مولانا و مرشدنا دام فیوضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نظام الدین حضور والا کی تشریف آوری کے موقع پر حاضر نہ ہو سکا جس کا نہایت قلق ہوا۔ کہ چند عوارض پیش آگئے۔ اہلیہ کی کان کی خرابی کے متعلق ڈاکٹروں نے آپریشن کی رائے دی ہے۔ یونانی حکمار نے منع کیا ہے۔ اسی جھنجھٹ میں مبتلا رہا۔ بفضلہ تعالیٰ اب افاقہ ہے جناب والا کے ہمراہ اپنے کو ہر وقت ساتھ سمجھتا تھا۔ بے اختیار دل کے چند اشعار زباں پر آگئے۔

کر دیا دنیا سے غافل آپ نے　　کر دیا عالم نرالا آپ نے
کر دیا خلوت کو جلوت آپ نے　　کر دیا جلوت کو خلوت آپ نے
آپ ہی مجلس بنے روشن چراغ　　یاد تنہائی ہوئے مونس بھی آپ
کر رہا ہوں کام دنیا ہو بہو　　خواہش دل ختم کر دی آپ نے
منزل مقصود سے پر دور ہوں　　ہاں خبر لے میرے مرشد آپ نے
حال ابتر ہے میری حالت ہے بد　　لڑکھڑاتا پیر سے چلتا ہوں اب
راہ پر چلتا ہوں اپنے زور سے　　منہ کے بل گرتا ہوں لیکن زور سے
بن مدد یا میرے آقا کچھ نہیں ہونیکا ہے　　دے مدد کر دو کھڑا ہے یہ اب گرنیکو ہے

حال ابتر فال ابتر سبب میرے ابتر ابھی دے مدد یا میرے آقا جب میری ہو بہتری

یہاں پر بفضلہ تعالیٰ کار تبلیغ شروع کر دیا تھا۔ ہم رہ راہ کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی۔ سخت اعتراضات کا نشانہ بنا رہا۔ اب بفضلہ تعالیٰ جناب والا کی برکت سے دن بدن کامیابی ہو رہی ہے۔ مغرب تا عشاء احقر نے تعلیم قرآن شریف بچوں کو و نیز ضروری مسئلہ مسائل بڑے آدمیوں کو زبانی یاد کرانیکا مشغلہ خدا کے واسطے شروع کر دیا ہے۔ ابھی چند طلبہ و چند حضرات حصہ لے رہے ہیں۔ بندہ خود بھی یاد کرتا ہے اور کراتا ہے۔ بس جناب والا سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی رضامندی نصیب کرے۔ اور ہر بُرے کام سے محفوظ رکھے۔ احقر نہایت ناکارہ اور سیہ کار ہے۔ کسی لائق نہیں ہے۔ جناب والا کی یاد آتی رہتی ہے۔ ہر وقت دل میں خیال جما رہتا ہے۔ اب دہلی کبھی تشریف رونق افروز ہوں تو مطلع فرمائیے گا۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ، میں اس سے پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ اس قسم کے اشعار جس میں حق تعالیٰ شانہ، کی پاک ذات کے سوا کسی اور پر بھروسہ سمجھ میں آتا ہو مجھے پسند نہیں اس سے احتراز کریں۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہ،) ۲۴ ربیع الاول ۶۸ھ

(۱۱۳) مکتوب از طرف جناب اللہ بخش صاحب۔

بگرامی خدمت حضرت اقدس جناب مولینا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔

عرض فقیر یہ ہے کہ بندہ مولانا محمد حسن صاحب رح فیروز پوری۔ خلیفہ حضرت حاجی صاحب رح سے بیعت تھا۔ جب تک حضرت مرحوم زندہ تھے۔ بندہ کی حالت بہت اچھی تھی فکر اور غم بہت کم ہوتے تھے۔ کوئی کام خلاف شرع مجبوراً نہ کر سکتا تھا۔ چار سال ہوئے کہ حضرت مرحوم کی وفات ہوگئی اور بندہ کی حالت ابتر ہوگئی۔ بہت سے وسوسوں اور فکروں نے گھیر لیا۔ حضرت مرحوم کے فرمودہ معمولات بھی پورے نہیں ہوتے۔ بسا اوقات خیال کرتا ہوں کہ کسی جگہ رجوع کروں۔ اسمیں سستی ہوتی رہی۔ اللہ کا کرم ہے کہ آج عریضہ حضرت والا کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ حاصل یہ ہے کہ بندہ کو بیعت کر لیجئے۔ بندہ حاضر خدمت ہو جائیگا اور حاضر ہوتا رہیگا۔ بس میں چاہتا ہوں کہ مجھے اللہ سے ملا دیجئے۔ دین اور شریعت کا پابند بنا دیجئے۔ اور بس۔ بندہ کو آپ سے بہت عقیدت ہے۔ بس بندہ کو لگا لیجئے،،

فقط والسلام۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ، مولانا محمد یوسف صاحب کی طرف رجوع مناسب ہے وہ آپ کے قریب ہیں اور بندہ بہت دور ہے۔ وہ میوات بھی بکثرت جاتے رہتے ہیں۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہ) ۳ر محرم ۹۶ھ

(۱۱۴) مکتوب از طرف جناب محمد اکبر صاحب

مخدوم و مکرم جناب حضرت مولانا و مرشدنا سرچشمۂ فیض ہدایت و رہنمائے طریقت۔
بعد جملہ آداب فدویانہ خدمت بابرکت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ خادم کو نماز تہجد کا شوق پیدا ہو رہا ہے اور ذکر کلمۂ توحید و اسم ذات کی طرف دل زیادہ رغبت کر رہا ہے۔ اگر حضرت مناسب سمجھتے ہوئے اجازت مرحمت فرمادیں تو خادم نماز تہجد وغیرہ شروع کردے۔ نیز کلمۂ توحید و اسم ذات کی تسبیحات کی تعداد مناسب طریق پر خادم کے ظرف کے مطابق مقرر فرمائی جائیں۔ یہ جذبات قلب ہیں جنکو خادم عریضہ ہذا میں قلمبند کر رہا ہے۔ بہر حال آنجناب کی اجازت اور حکم فیض کا خادم ہر وقت پابند ہے۔ آگے حضرت کے اختیار میں ہے۔ جیسے مرضی اقدس ہو مطلع فرمایا جاوے۔ فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ، تہجد ضرور شروع کرلیں۔ ذکر کے واسطے اولاً دو تین دن قیام کے ارادہ سے یہاں آجائیں۔ اور یہاں میرے سامنے شروع کردیں جب آؤ گے بتلا دیا جائیگا۔ فقط۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہ) ۷ر محرم ۹۶ھ

(۱۱۵) ایک مخدوم ابن المخدوم ابن مخدوم العلماء کا خط۔

بحضرت محترم الافخم زید مجدکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حق تعالیٰ آپ کو بڑھائے اور اپنے مزید قرب و رضا سے نوازے اور اپنی مخلوق کو آپ کے فیوض سے متمتع فرمائے جناب ...... صاحب کے حال پر جناب کی التفات و عنایات جس قدر ہیں میرا قلب بھی اسپر جذبات تشکر سے معمور ہے۔ مجھے امید ہے کہ حق تعالیٰ ان کو اپنی ذوق محبت سے بہرہ ور فرماکر جناب کا صدقۂ جاریہ اور باقیات صالحات بنائیں گے اور سچ تو یہ ہے کہ میری اپنی عصبیت اور خود غرضی بھی اسمیں شامل ہے کہ جناب کے واسطہ سے یہ سب اپنے ہی جد امجد رحمۃ اللہ علیہ کی باقیات سمجھتا ہوں اور خیال ہوتا ہے کہ مستقبل قریب میں صرف آپ ہی کی ذات گرامی اس خیر کثیر کا آلہ اور واسطہ ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے لئے سرور فوق السرور ہے۔ دوسرا امر اس دور تخریب اور فساد بھرپور

میں کہ جس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ ٥٥ أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا؟ درخواست دعا ہے کہ اپنی حالت دینی و دنیاوی بیحد ضعیف ہے اور کسی فتنہ کا بھی تحمل نہیں۔ پس فتوفنا غیر مفتون دعا ہے اور اسی کی التجا ہے گو حضرت خود ہی خیال فرماتے ہیں۔ تاہم یاد دہانی کی جرأت کی۔ خوابوں کے متعلق کئی دفعہ ارادہ کیا مگر پھر حیا آئی کہ جناب کے مشاغل حسنہ میں طویل تحریر مخل نہ ہو رک گیا۔ مگر اس وقت پیش کرنیکا داعیہ پیدا ہوا۔ گو گمان تو اضغاث احلام ہی کا ہے تاہم دو ماہ کے قریب ہوئے دیکھا کہ جمعہ کا دن ہے۔ مسجد میں حاضر ہوا نماز میں ابھی کچھ دیر ہے حضرت شیخ قطب عالم رح کے روضۂ مبارکہ میں حاضر ہو گیا۔ دیکھا اندر کٹہرا نہیں ہے۔ صاف فرش ہے دروازہ کے قریب گوشہ میں شاہ امتیاز جہاں کچھ سکڑے ہوئے بیٹھے ہیں۔ مگر فرش کا دوسرا حصہ جو قدرے اونچا ہے تقریباً دو انچ اس پر حضرت شیخ رح آرام فرما ہیں۔ کوئی غلاف سا اوڑھے ہوئے ہیں۔ اوپر فرش پر جانیکا ارادہ ہوا۔ ساتھ ہی خیال ہوا کہ یہ پیرزادے خصوصاً امتیاز جہاں ادب میں شدید غلو اور تکلف سے کام لیتے ہیں۔ ممکن ہے معترض ہوں۔ پھر خیال ہوا دیکھا جائیگا جب معترض ہوں گے حضرت شیخ رح تو موجود ہیں ہی۔ چنانچہ اوپر چڑھ گیا۔ دفعۃً حضرت شیخ اٹھ بیٹھے میں نے دست بستہ عرض کیا حضرت دعا چاہتا ہوں۔ پھر عرض کیا تیسری مرتبہ فرمایا ہاتھ اٹھاؤ۔ میں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ حضرت شیخ ادعیہ ماثورہ پڑھ رہے ہیں اور گویا منشا یہ ہے کہ میں بھی تکرار اور الفاظ کا اعادہ کرتا جاؤں چنانچہ کر رہا ہوں کچھ دیر بعد دیکھا کہ اب حضرت شیخ اور میں بالکل قریب ہیں۔ اور حضرت نے میرا سر اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اپنے سر مبارک سے ملا لیا اور اب آہستہ آہستہ دعا فرما رہے ہیں کیا؟ یہ نہیں سنا فارغ ہو کر فرمایا کہ میں تیری قرأت سنتا رہتا ہوں ذہن میں ہے کہ قبل جمعہ جو کچھ تقریر و بیان کا معمول ہے اس کو فرما رہے ہیں پھر آنکھ کھل گئی۔ ایک صالح خصوصاً معاملات مالیہ میں محتاط شخص نے جو میرے ملنے والوں میں ہیں دیکھا کہ شہر کی جامع مسجد کے آخر صحن میں چند قبور ہیں۔ ایک قبر پر حجر اسود رکھا ہوا ہے۔ چند آدمی وہاں ہیں اسکو اٹھانا چاہتے ہیں۔ پھر میرا نام لیا کہ تم آئے سر پر ایک پچرنگی دوپٹہ بندھا ہے جیسا کہ راجپوتانہ کے لوگ باندھتے ہیں اور حجر اسود اٹھا کر لے گئے دبس۔ پرسوں شب میں دیکھا

---

٥٥ آیۂ شریفہ میں آپ کی بعثت کی طرف اشارہ ہے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) زمین والوں کو کوئی تکلیف پہنچانا مقصود ہے یا ان کے رب نے ان کو ہدایت کرنے کا قصد فرمایا ہے۔

کہ خانقاہ میں ایک مجمع عظیم ہے۔ اکثر ہندو ہیں۔ ایسا جیسے کوئی پروگرام بنا رہے ہوں۔ ایک ہندو سیاہ فام کچھ گفتگو کر رہا ہے بطرز تقریر مضمون مسلمانوں کی مخالفت اور اظہار غیظ ہے۔ میں حمام کے قریب کھڑا ہوں۔ حمام پر ایک بڑی قاب گوشت سبزی کی ہے جسمیں بڑے بڑے پارہائے گوشت ہیں جس کو میں کھا رہا ہوں۔ یہ ہندو گفتگو کرتے کرتے اب میرے قریب آگیا۔ میں نے ذرا ہاتھ روک لیا کہ ممکن ہے اس کی نظر پڑے۔ پھر وہ دوسری طرف چلا گیا۔ میں بھی اب وہاں نہیں۔ پھر میں لوٹ کر آیا قاب میں اب تھوڑا گوشت باقی ہے۔ غالباً دوسرے لوگوں نے اس میں سے کھایا۔ تاہم باقی ہے میں نے پھر کھایا۔

اب دیکھتا ہوں کہ حکیم محمد سعید صاحب حکیم یعقوب صاحب اور میں خود حج کو جا رہے ہیں۔ لاری میں سامان بار کر کے سوار ہو گئے۔ دفعۃً آدمی آیا کہ والدہ صاحبہ بلا رہی ہیں۔ وقت کم تھا۔ تاہم ان کی وجہ سے گھر واپس آیا۔ وہ شفقۃً گویا جانے نہیں دیتیں۔ بالکل روکتی بھی نہیں۔ پھر لاری پر جانے کا ارادہ کیا معلوم ہوا روانہ ہو گئی۔ افسوس ہوا خیال کر رہا ہوں کہ صبح پہلی گاڑی سے سوار ہوں گا۔ اور سہارنپوران لوگوں سے جا ملوں گا یہ بھی خیال ہے تنہا ہی چلا جاؤنگا مگر ہم وطن رفقاء کی رفاقت بہتر ہوتی۔ اب دیکھتا ہوں خانقاہ میں بڑے اونچے عظیم الجثہ اونٹ بکثرت ہیں کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ تمام صحن خانقاہ اونٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ ایک اونٹ کو مجلس خانہ کی چھت سے ایک شخص نے گود میں لیکر بسہولت اتار لیا۔ غرض اب اونٹ اور کچھ اونٹ والوں کا مجمع ہے پھر آنکھ کھل گئی۔

یہ تینوں خواب پیش کرتا ہوں جیسے خیال مبارک میں آئے۔ صوفی رشید صاحب کی معرفت عریضہ ارسال خدمت ہے۔ فقط والسلام۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہٗ جناب نے جو ابتدائی سطور اس ناپاک کے متعلق تحریر فرمائی وہ بصفۃ الشیخ کی تحریر ہونے کی لاج میں حق تعالیٰ شانہٗ کسی وقت منطبق فرما دیں۔ تو اس کی کریم ذات سے کیا بعید ہے کہ اس نے کافروں کو بھی مقتدا بنایا ہے۔ اور ایک بدکار کو نیک بنا دینا اس کے لئے کیا مشکل ہے۔ کون شخص ایسا ہوگا جو ان خطرات سے مضطرب یا آئندہ کے خطرات سے متوحش نہ ہو۔ دعا گو ہوں مگر ہم سب اس اقرار کے باوجود کہ یہ سب اپنے ہی اعمال کے ثمرات ہیں نہ تلافی کی فکر نہ صلاح و اصلاح کی سعی۔ اس وقت بڑی سخت ضرورت اس کی یہ ہے کہ ہر شخص اپنی وسعت کے موافق لوگوں کو معاصی سے بچنے اور

استغفار و ذکر کی کثرت کی ترغیب دے۔ ہم سب اس سے غافل ہیں۔ حالانکہ یہی واحد علاج آفات سے حفاظت کا ہے۔ عمومی بداعمالیوں میں دو چار کا صالح ہو جانا کافی نہیں۔ انھلک و فینا الصالحون الحدیث۔ بڑی سخت ضرورت اس وقت عمومی استغفار و صلاح کی ہے۔ اپنے رسالہ الاعتدال میں بندہ اس کو تفصیل سے لکھ چکا ہے۔ آپ بھی جو سعی فرما سکیں دریغ نہ فرمادیں۔ آپ جیسے علماء کے خواب کسی اہل کے پاس پہنچیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ تاہم تعمیل حکم میں ناقص خیال پیش کرتا ہوں خود غور کرلیں۔

(۱) یہ خواب انشاء اللہ بشارت ہی بشارت ہے اور ترقی مراتب کے لئے امید افزا کٹہرہ وغیرہ کا نہ ہونا حضرت کے افاضہ میں کسی حاجب کے نہ ہونے کی طرف اشارہ ہے اور خاص اعزہ کا گوشہ میں ہونا اور جناب کا قریب ہونا تنبیہ اسپر ہے کہ ان مرشدوں کے یہاں اصل قرابت نسبی نہیں بلکہ روحانی ہوتی ہے یہ بھی غور کر لیجئے کہ آپ کی روضہ پر حاضری میں یہ چیز کبھی مانع تو نہیں بنتی کہ لوگ پیر پرست کہیں گے نیز اس پر بھی تنبیہ ہے کہ اپنے اکابر کے یہاں امتیازی شان معین تقرب نہیں نیز اسپر بھی تنبیہ ہے کہ ماثورہ دعائیں اقرب الی القبول ہیں حضرت رائے پوری سے کسی نے دعاء مغنی کی اجازت لی تو فرمایا۔ اپنے کو تو ماثورہ ہی زیادہ پسند ہیں۔ قرأت سنن کے متعلق آپکا خیال صحیح ہے اسکا اہتمام کیجئے۔"

(۲) حجر اسود کا لیجانا کچھ پسندیدہ سمجھ میں نہیں آیا اسپر غور کر لیجئے کہ آپ کا کوئی معمول ایسا تو نہیں جو عام اہل طرز کے موافق نہ ہو اور آپ اپنے طرز کو پسندیدہ سمجھتے ہوں۔ اس خواب پر ایک بات یاد آگئی جس کا کئی بار پوچھنے کا ارادہ ہوا مگر بھول یا موقعہ نہ ہونا مانع ہوا۔ حضرت قدس سرہ کے پاس جو مقام ابراہیم کا ٹکڑا تھا وہ اب کس کے پاس ہے؟

(۳) حق تعالیٰ شانہ آپ کو حج کی دولت سے نوازے۔ اس خواب میں چند امور قابل غور ہیں جن میں آپ خود غور فرما سکتے ہیں۔

(الف) اپنی مجلس پر بغائر نظر ڈالیں اس میں ایسے لوگ تو زیادہ نہیں جنکو دین سے بے تعلقی ہو

(ب) اس مجلس میں غیبت بھی ہوتی رہتی ہے۔

(ج) آپکے گھر میں ولادت کی کوئی امید ہے یا نہیں۔

ے یہ اس حدیث پاک کا ایک ٹکڑا ہے جسمیں وارد ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے دریافت فرمایا کہ ہم لوگ ایسی حالت میں بھی تباہ و برباد ہو سکتے ہیں جب کہ ہم میں صلحاء اور متقی لوگ موجود ہوں؟ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! جب خباثت کا غلبہ ہو جائے۔" (شاہد عفرلہ)

(د) خانقاہ میں آج کل قیام یا خصوصی نشست و برخاست کن لوگوں کی ہے ان امور کے بعد شائد کچھ عرض کرسکوں۔ دعا کا آپ سے زیادہ محتاج ہوں اس کے باوجود اس در کا بھکاری ہوں آپ کی چوکھٹ کے احسان سے عمر بھر عہدہ برآ نہیں ہوسکتا اس لئے دعا اپنا فریضہ ہے۔ فقط۔"

(حضرت اقدس مولانا) محمد زکریا) صاحب مدظلہ) ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ

(۱۱۶) مکتوب از جناب مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی زید مجدہم

مخدوم معظم مشفق محترم دامت برکاتہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہوگا۔ میرے چچا سید طاہر حسن صاحب حاضر خدمت ہو رہے ہیں۔ آپ حضرت مولانا سید خواجہ احمد صاحب نصیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی پوتے ہیں۔ جو بیک واسطہ حضرت سید احمد صاحب کے خلیفہ اور اپنے زمانہ کے شیوخ کبار اور مصلحین عوام میں تھے۔ اور حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھی مجاز اور تربیت یافتہ تھے"، خاکسار نے "الفرقان"، کے دو نمبروں میں ان کے حالات تفصیل سے لکھے تھے۔ جن سے انکی جلالت قدر اور تجدیدی مقام کا اندازہ ہوتا ہے۔ میرے دادا صاحبؒ اور نانا صاحبؒ دونوں ان کے تربیت یافتہ اور مجاز تھے اب ان کی اولاد و احفاد میں صرف ہمارے یہ چچا اپنی خاندانی خصوصیتوں کے محافظ اور آبائی طریق و مسلک کا شوق رکھنے والے ہیں اور سب کی صلاحیت ان میں آگئی ہے۔ یہ حضرت والا کی خدمت میں استفادۃً حاضر ہو رہے ہیں۔ ایک طرح سے ان کے دادا صاحبؒ اور مولانا مظفر حسین رحمۃ اللہ علیہ برادر طریقت اور اخوان سلسلۂ تربیت بھی تھے۔

حضرت والا اس تعلق کی بنا پر بھی اور ان شفقتوں اور خصوصیتوں کی بنا پر بھی جو ہمارے خاندان مرحوم کے افراد کے حال پر مبذول رکھا کرتے ہیں ان کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ فقط۔"

(۱۱۷) مکتوب جناب سید طاہر حسن صاحب زید مجدہٗ

عزیز محترم سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الحمدللہ مع الخیر ہوں۔ محبت نامہ بہ صورت نامہ عین انتظار میں موصول ہوکر باعث تشکر ہوا۔ عزیز از جان علی میاں سلمہٗ سے قیام بھوپال میں یہ طے پایا تھا کہ عزیزی سلمہٗ لکھنؤ پہنچکر مجھے خط لکھیں گے۔ خط موصول ہونے کے بعد میں ارادہ سفر کروں گا۔ غالباً ۲ ربیع الاول کو بھوپال سے واپسی ہوئی

یہاں نے اپنے احوال میں شاید یہ نہیں لکھا کہ تقریباً ڈھائی سال سے میں اسم ذات کا ذکر خفی باہتمام خاص کر رہا ہوں۔ درود شریف، استغفار، چھبیس سال سے پابندی سے ادا کر رہا ہوں۔ مندرجہ ذیل کتابیں ارسال فرمادیں۔ خصائل نبوی، فضائل رمضان المبارک، فضائل تبلیغ، قرآن عظیم، دبیریہ تعلیم اسلامی سیاست، اپنی خیریت سے بواپسی مطلع فرمادیں، فقط۔

جواب از حضرت اقدس مدظلہ، المخدوم المکرم زاد مجدکم۔ بعد سلام مسنون! اسی وقت گرامی نامہ موجب عزت ہوا۔ جناب کی یہ تاخیر سفر بندہ کے تو سابقہ مشورہ کے موافق ہے۔ اس لئے بندہ کی رائے میں تو علاوہ اس سابقہ مصلحت کے کہ یہ معاہدہ کا ایفاء، اس پر منجانب اللہ اضافہ ہے اس لئے بندہ کے نزدیک تو آخر مارچ پر سفر مناسب ہے۔ اور اسمیں اتفاقاً تیسری مصلحت یہ بھی ہوگئی کہ علی میاں زاد مجدہم نے اس وقت تشریف آوری کا ارادہ تحریر فرمایا تھا۔ جس پر بندہ نے ان کی خدمت میں بھی یہی مشورہ لکھا تھا کہ وہ حضرت رائے پوری کی تشریف آوری پر ارادہ فرمادیں۔ ان کا جواب کئی دن ہوئے یہ آیا تھا کہ بعض عوارض ایسے پیش آگئے کہ وہ غالباً آخر مارچ میں تشریف لاسکیں گے۔ اس صورت میں جناب کا ان کی معیت میں سفر ہوسکتا ہے۔ اسم ذات کے متعلق جناب نے سابقہ والا نامہ میں یہ تحریر فرمایا تھا کہ اب کس طرح کروں جس سے میں یہ سمجھا تھا کہ وہ عمل ترک ہے۔ لیکن اس والا نامہ سے معلوم ہوا کہ جاری ہے تو حسب معمول فرماتے رہیں کوئی تغیر حسب ہوگا دیکھا جاویگا۔ کتب کی فرمائش کے متعلق منیجر صاحب کتب خانہ سے کہدیا ہے وہ روانہ کر دیں گے۔ ایک ضروری درخواست یہ ہے کہ ابھی چند روز تک گرامی نامہ پر جواب کے لئے یہ ضرور تحریر فرمادیا کریں۔ مجھے پتہ دیر میں یاد ہوتا ہے اور میری عادت جواب لکھنے کے بعد خط چاک کر دینے کی ہے۔ سابقہ گرامی نامہ اتفاق سے علی میاں کی آمد کی خبر کے انتظار میں تھا جس سے جواب کا پتہ مل گیا۔ ورنہ میں پتہ نہ معلوم ہونے سے قلق میں رہتا اور جناب انتظار میں رہتے بلکہ جواب نہ لکھنے پر کبیدہ خاطر ہوتے۔ فقط، (حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ) ۲۳ ربیع الثانی ۶۸ھ

(۱۱۸) مکتوب از جناب محمد قاسم صاحب گنگوہی محلہ اشرفعلی

مخدوم ومطاع حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آداب غلامانہ کے بعد مدعا پرداز ہوں۔ یوں تو ہر مسلمان کو جو دولت ایمان سے بہرہ اندوز ہے دینی مسائل میں اشکالات کا پیدا ہونا کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ احقر کے ناقص خیال میں یہ امر بھی

ایمان کے مقتضیات میں سے ہے۔ کیونکہ بہت سی کتب دینیات کے دیکھنے سے اکثر بزرگان دین کو بھی اشکالات کا پیدا ہونا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خود اپنے شیخ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ کے بعض مسائل میں اشکالات تذکرۃ الرشید میں احقر کے خود چشم دید ہیں۔ دوسرے خود احقر بھی ان سے خالی نہیں۔ اکثر مسائل میں اشکال پیدا ہوئے۔ اور اپنے علماء دین سے حل کرنیکا اتفاق پڑا اور بعض اب بھی بلا حل ادھر میں پڑے ہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ باوجود ائمہ اربعہ نیز اپنے بزرگان دین میں بہت سے دینی اور دنیوی مسائل میں باہمی سخت اختلاف ہونے کے کسی کی طرف سے غلطی اور صواب پر ہونیکا دل میں کھٹکے اور خدشے کا شائبہ تک نہیں۔ اپنے بزرگان دین کی تعلیم و ہدایت بلکہ طبعی طور پر اختلافات کے متعلق مجملاً یہ عقیدہ راسخ ہے کہ اختلافات میں جیسے ائمہ اربعہ حق پر ہیں۔ اسی طرح اپنے بزرگان دین بھی اپنے اپنے اجتہاد میں حق پر ہیں اسی لئے اپنی بزرگان دین یعنی حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور حضرت مولانا تھانوی مدظلہٗ کا سیاسی معاملات میں باہمی اختلافات دیکھتے ہوئے کسی کی اجتہادی رائے کو ترجیح دینے کی جرأت نہیں ہوئی اور کیسے ہو جب ہم ان امور میں دخل دینے کے اہل ہی نہیں۔ رہا آج کل کے عام مسلمانوں کا حال جو کانگریس اور مسلم لیگ کے پارٹی بند اور مسلمانوں کی خیر خواہی نیز اسلام کی حفاظت کے مدعی ہیں اپنے علماء میں سے جس پر چاہیں سب و شتم کریں اور جسے چاہیں اچھا بتادیں اپنے فعل کے مختار ہیں۔ چنانچہ آں حضرت نے الاعتدال میں اپنے خادم کے خط کے سوالات کے جواب میں سات نمبر معین کر کے ہر نمبر کے سوال کا جواب ایسا محقق اور مدلل ارقام فرمایا جس میں کسی کو لب کشائی کی گنجائش ہی نہیں رہی۔ آنحضرت کی چند تصانیف کتب مولانا مفتی محمود حسن صاحب کے ذریعہ سہارنپور سے منگاکر مطالعہ کی تو ہر کتاب کے مضامین کو ماشاء اللہ حقائق و معارف سے لبریز پایا۔ اس وقت الاعتدال کا مطالعہ کر رہا ہوں جس کے مضامین کے ہر فقرہ سے ملاحت اور حقانیت مترشح ہے دیکھ کر اس قدر مسرت ہوئی کہ میرا دل ہی جانتا ہے۔ زیادہ تعریف کرنے میں اگر خوشامد اور مدح سرائی کا خوف نہ ہوتا تو بارے خوشی کے کتاب کی تعریف میں بہت کچھ مبالغہ کرتا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کتاب میں آپنے موجودہ زمانہ کے انقلاب اور نزول مصائب کے اسباب نیز اس وقت کے مسلمانوں کی حالات اور ان کے اعمال و اکتساب کی حقیقت قرآن و احادیث کے نصوص سے ثابت کر کے صاف بتلادیا کہ ہم مسلمان اپنے ہی ہاتھوں کی کمائی سے دیدہ دانستہ تمام مصائب اور تکلیفوں کو خود خرید رہے ہیں اور مثال کہ خود دشمنوں کی دوا کھاکر دست لا رہے ہیں اور شکایت یہ کہ دست بند نہیں ہوتے۔ بالکل حقیقت کے

ماتحت ہیں۔ اس کے علاوہ خط کے چوتھے نمبر کے مضمون کے ضمن میں وہ اشکال بیان کر کے قرآن واحادیث سے ثابت کر کے بالکل حل فرما دیئے جو اکثر عام مسلمانوں کے دل میں پیدا ہو کر عقائد میں تذبذب ڈالتے رہتے ہیں۔ مجھے تو اس کتاب کے مضامین سے اس قدر موافقت ہوئی کہ اسکے حق ہونے میں شک و شبہ تو کیا بلکہ اس کی صداقت کا یقین دوچند ہو گیا چونکہ اس سیاہ کار کو دینیات کی ان کتابوں کے دیکھنے سے جو ہمارے علماء دین حضرات نے عربی زبان سے اردو زبان میں تراجم و تفاسیر کر کے اردو خوان مسلمانوں کو بھی بہت سے دینی مسائل کا واقف کار بنا کر اپنا ممنون منت بنا رکھا ہے پہلے ہی سے یہ ناکارہ اسپر جما ہوا تھا۔ کہ انسانوں کو خصوصاً جو مصائب مسلمانوں کو کہ اپنر آئے ہیں محض ان کے اعمال کی شامت سے ہیں لیکن آپ کی کتاب میں اس خیال کے سبب قرآن واحادیث کے دیکھنے سے اور نصوص و دلائل کے دیکھنے سے زیادہ تائید ہو گئی۔ بلکہ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریات نیز صحابہ کرام کے احوال و روایات دیکھنے سے اس خیال کو اور زیادہ تقویت ہو گئی۔ غرض آپ کی چند تالیفات جو احقر کی نظر سے گذری ہیں سب میں قرآنی آیات واحادیث وہ مطالعہ میں آئیں جو اب تک احقر نے نہیں دیکھی تھی۔ جن کے دیکھنے سے مسلمانان حاضرہ کے حالات میں کسی بات میں بھی کمی نہیں دیکھی جو علامات و اسباب مصائب سے خالی ہوں۔ کچھ سنی سنائی باتیں نہیں بلکہ بچشم دید و اتفاقات ہیں۔ کہ اس وقت مسلمانوں کے حالات اس قدر دور دیکھنے میں آرہے ہیں کہ جن کا ٹھکانا نہیں۔ دوسرے مقامات کا کیا خود اپنی ہی بستی بلکہ محلہ کے مسلمانوں کے اعمال کا یہ حال ہے کہ شادیوں کے علاوہ ختنوں اور دوسری چیزوں میں جو امور حرام ہیں۔ ڈومنیوں کا گانا۔ اور چوڑھوں کا ناچ نیز انگریزی باجوں کا استعمال اس قدر اصرار کے ساتھ ہو رہا ہے کہ مجال نہیں جو کسی کو روک سکے۔ پرسوں ہی اپنے محلہ میں ایک شخص نے عقیقہ کے نام سے کچھ گوشت خرید کر تقریب کی ہے۔ جسمیں انگریزی باجا بھی بجوایا گیا جسمیں ڈومنیوں اور بھنگنوں کا گانا بجانا بھی علی الاعلان ہوا۔ کسی کو بھی روک ٹوک کی مجال نہیں ہوئی اور روک ٹوک یا نکیر کون کرے جب سب اچھے مندے نمازی بے نمازیوں کا ایک ہی رنگ ہو رہا ہے۔ اور نماز ہو رہی تھی اور ادھر مذکورہ خرافات کا استعمال ان سیئات سے اجتناب تو کیا ان کی برائی بھی دلوں سے نکل گئی۔ اور جو کوئی روک ٹوک کا ذکر بھی کرے اس کو کوئی سننا بھی گوارہ نہیں کرتا۔ جب یہ حال ہے تو آپ کے قول کیموافق یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عین مہربانی اور بردباری ہے۔ جو ہم مسلمان صفحہ ہستی پر قائم ہیں اور کسی طوفان اور ادبار میں پھنسائے نہیں گئے ورنہ نصوص کے موافق ہمارے طوفانوں کے مستحق ہونے میں کونسی

کسر باقی رہ گئی ہے۔ مضمون طویل ہو گیا۔ خلاصہ مقصد احقر کے اس عریضہ کا یہ ہے کہ جو کچھ بھی بلائیں آج کل ہم پر نازل ہو رہی ہیں ہماری ہی ہاتھوں کی کمائی سے ہیں۔ اور بقول آنحضرت ان کے ازالہ اور دفعیہ کا علاج بغیر اسکے کچھ بھی نہیں کہ مسلمان اپنی کرتوتوں سے توبہ کرکے احکم الحاکمین کی طرف رجوع ہوں اور سیئات کو چھوڑ کر نیک اعمال پر مواظبت کریں چونکہ احقر کے عقیدہ میں مندرجہ بالا نصوص کو دیکھتے ہوئے یہ خیال بالکل جما ہوا ہے کہ ہر تکلیف و مصیبت کا وقوع کسی نہ کسی گناہ سے انسانوں پر ہوتا ہے۔ اسی خیال کے بنا پر کوئی حادثہ اپنے اوپر گذرتا ہے تو یہی سمجھتا ہوں کہ ضرور کسی گناہ کا سبب ہے۔ لیکن گذشتہ ایام میں جب احقر حضرت ولی الہند مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ کی بیعت سے مشرف ہو کر توبہ تائب کرکے حتی المقدور سیئات سے بچنے اور حضرت کے تعلیم فرمودہ ذکر شغل میں مصروف رہنے کا ارادہ مواظبت کیساتھ کرلیا اور ان کاموں کو کرنے لگا تو احقر پر چاروں طرف سے مصائب کا ورود ہونے لگا تو احقر کے دل پر یہ خطرہ سوار ہو گیا کہ تیری توبہ ہی قبول نہ ہوئی جس سے آخرت کا خوف بہت بڑھ گیا۔ اور بے چین رہنے لگا۔ مجبور ہو کر حسب الحکم حضرت شیخ مہاجر مدنی قدس سرہٗ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں اپنا حال پیش کیا تو آپنے جواب میں یہ صحیفہ گرامی مرحمت فرما کر احقر کی اطمینان فرمائی کی۔ ملاحظہ کے لئے ارسال خدمت ہے۔

اب اس میں بعض دفعہ یہ تردد پیش آتا ہے کہ آزمائش تو ان لوگوں کی ہوتی ہے جو اللہ کے نیک اور مقبول بندے ہیں۔ مجھ جیسے سیہ کار کی کیا آزمائش جو کہ سراسر سیئات کا پتلا ہے۔ تجدید مصائب کا ورود تو .... مَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ الخ کے حکم کے ماتحت ہوتا ہے امید کہ اس اشکال کو حل فرما کر ممنون فرمایا جائیگا پھر اشکال کو مکرر سے حضرت مولانا الیاس صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کی اس لئے جرات نہیں ہوئی کہ کہیں خفا ہو جائیں کہ جب ہم نے ایک بات بتلا دی تو اس میں اشکال کیسا چونکہ آپ کو بھی اس سیہ کار کی سرپرستی کرنیکا حق ہے۔ اسلئے عرض معروض کرنے کی جرات کرلی۔ اس اشکال کے جواب کی تو اہم ضرورت سمجھتا ہوں۔ امید کہ جواب سے مشرف فرمایا جائیگا۔ اس کے سوا چند اشکالات اور بھی ہیں جو پہلے ایک عرصہ میں حضرت مولانا تھانوی مدظلہٗ کی پیش خدمت بھی کیئے گئے تھے۔ ملاحظہ کے لئے پیش خدمت کرکے عرض پرداز ہوں کہ مناسب سمجھیں اور فرصت بھی ہو تو ان اشکالات کا حل فرما کر اجر ثواب میں حصہ لیا جاوے تاکہ ہمت اور طاقت دیکھ کر ان کو بھی الاعتدال کی طرح کتابی صورت میں طبع کرا کر اشاعت سے

دوسرے مسلمانوں کو بھی نفع نصیب ہو اور خود احقر کو بھی مناسب سمجھ کر عرض کیا گیا۔ آئندہ جیسی رائے ہو عمل فرماویں۔ فقط۔

مرسلہ اشکالات احقر نے حضرت مولانا تھانوی کو پیش کیے تھے تو آپ نے جواب میں یہ فرمایا کہ ان اشکالات کا جواب مختصر لکھنے میں تو تمہارا اطمینان نہیں ہوگا ان کا جواب بہت تفصیل کو چاہتا ہے اگر مفصل لکھا جاوے تو ایک رسالہ بنتا ہے اور اتنی مجھے فرصت نہیں۔ البتہ کسی مولوی کو لکھدیا جاوے جو ان سوالات کو مجھ سے سمجھ کر اپنی عبارت میں تحریر کردے فقط، نیز حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب کی خدمت میں بھی پیش کیے تھے۔ آپ نے کچھ جواب میں لکھا بھی تھا اور اوپر یہ فرمایا تھا کہ ان سوالات میں مجھے بھی شبہات ہیں ان کو شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں بھیجو جواب ان کا مجھے بھی دکھانا لیکن احقر کو آنحضرت کی خدمت میں بھیجنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اسلئے کہ آپکو درس و تدریس کی مشغولیت سے فرصت ملنی مشکل ہے۔

(۱۱۹) مکتوب از طرف جناب محمد قاسم صاحب گنگوھی

مخدوم و محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا صاحب مدفیوضہم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،۔

آداب خادمانہ کے بعد عرض پرداز ہوں۔ چند مسائل میں تردد ہو رہا ہے آپ کے حل کی اہم ضرورت ہے چونکہ مسائل دقیق ہیں۔ ان کا حل بڑے متبحر و محقق عالم کا کام ہے اس لئے مسائل ہذا کو حضور کی شایان شان سمجھ کر پیش خدمت کرکے امیدوار ہوں کہ اس کو حل فرماکر ممنون و مشکور فرمایا جاؤں گا۔ بعض کتب مسائل سے طاعون میں مرنے والے مسلمانوں کو شہادت کا درجہ ملنا معلوم ہوتا ہے نیز اچانک اموات جیسے ڈوب کر یا گر کر یا دب کر یا جل کر مرنے والے بھی شہادت کا درجہ پاتے ہیں۔ اس کے سوا بعض شکمی امراض جیسے دستوں یا عورتوں کا بچہ جننے کی حالت میں مرنا۔ غرض اس قسم کی بہت سی اموات میں شہادت کا درجہ نصیب ہونا معلوم ہوتا ہے مگر بوجہ تفصیل نہ ہونے کے چند وجوہات سے ان مسائل میں تردد پیدا ہوکر الجھن پڑتی ہے ایک تو یہ شبہ ہے کہ مسلمانوں میں مختلف اقسام کے لوگ ہیں۔ کوئی متقی پرہیزگار ہے اور کوئی فاسق و فاجر گنہگار اس کے سوا بدعتی اور شرک اکبر یا اصغر کے دانستہ یا نادانستہ ارتکاب کرنے والے بھی اکثر مسلمان ہیں۔ سو اچانک موت آجانے سے تو توبہ کا موقع ملنا شاذ نادر ہی معلوم ہوتا ہے پس جو لوگ متقی یا تائب ہوکر مذکورہ اموات میں مرے ہوں مرد ہوں یا عورتیں ان کی نسبت تو شہادت ملنے میں کوئی شبہ بھی نہیں ہوتا۔ مگر جو لوگ باوجود مسلمان ہونے کے مذکورہ بالا گنہگاروں میں مبتلا

رہتے ہوئے اچانک موت یا دستوں یا طاعون میں اچانک، یا کچھ دنوں کی تکالیف کی زحمت اٹھا کر مرتے ہیں تو ایسے مسلمانوں کو بلا توبہ مر جانے سے بھی تو شہادت کا درجہ ملتا ہے یا نہیں. طاعون میں مرنے والوں کے متعلق مجالس الابرار والوں نے اس مسئلہ پر بحث کی ہے کہ شہادت کا درجہ محض متقی یا اہل توبہ کیلئے ہے یا گنہگار بلا توبہ مرنیوالوں کیلئے بھی ہے۔ سو انھوں نے گنہگاروں کے لئے بھی توبہ یا بلا توبہ طاعون میں مر جانے سے شہادت کا درجہ ملنا حدیث سے ثابت کیا ہے۔ چونکہ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اگر وہ ایسا ہی کردے تو اس کی رحمت سے بعید بھی نہیں. البتہ شرک اصغر یا اکبر کے مرتکبین کا نہ انھوں نے ذکر کیا نہ تفصیل بیان کی. محض گنہگاروں کا ذکر بیان کیا ہے سو شرک اکبر کا مرتکب تو خلود فی النار کا مستحق ہونے میں شک ہی نہیں جو بلا توبہ کسی بھی حالت میں مرے ہاں شرک اصغر کے مرتکب کے متعلق بلا توبہ مرنے کی حقیقت معلوم کرنی ہے کہ یہ بغیر توبہ مر کر کسی وقت مغفرت کا مستحق ہو سکتا ہے یا نہیں۔ دوسرے شرک اکبر یا اصغر میں کچھ فرق ہے یا نہیں اس کی تفصیل فرمائی جائے چونکہ آج کل قسم قسم کے ادبار اور طوفانوں کا جو نزول ہو کر دنیا میں تباہی آرہی ہے۔ اسمیں ہندو مسلم فاسق. فاجر مشرک کافر سبھی قسم کے لوگ ہلاک ہو رہے ہیں اور ممکن ہے نیک مسلمان بھی اس حادثہ میں مرتے ہوں پس اسمیں مرنے والے مسلمانوں کو جن کا ایمان باقی ہے. اگر وہ گنہگار ہیں بلا توبہ مر جانے سے عام طور پر شہادت کا درجہ ملتا ہے یا محض متقی یا اہل توبہ کو اس مسئلہ میں تو تردد اس وجہ سے ہے کہ طوفان اور زلزلے قہر اور عتاب الہٰی کی علامت ہے کیونکہ یہ آفات عذابات کی نشانیاں ہیں۔ دوسری یہ بلائیں اکثر پہلے زمانوں کے کفار پر نازل کی گئی ہیں. لہٰذا یہ واقعہ مسلمانوں کے لئے سخت خطرناک معلوم ہوتا ہے پہلے زمانوں میں جو طوفان آئے ہیں اکثر کفار پر ہی ان کا تسلط ہوا ہے۔ ایماندار اس سے مستثنیٰ رہے۔

چنانچہ حضرت نوح اور حضرت لوط و دیگر انبیاء علیہم السلام کے واقعات اس امر کے شاہد ہیں۔ اور اب جو طوفان آتے ہیں بلا امتیاز ہر طبقہ کے لوگ اس میں ہلاک ہوتے ہیں اسکی کیا صورت ہے۔ تیسری مناجات مقبول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ناگہانی اموات سے پناہ کی دعا کی ہے اگر اس قسم کے اموات میں مسلمانوں کے لئے خیر اور شہادت کا راز مضمر ہے تو آپ نے انسے پناہ کیوں مانگی. چنانچہ ڈوب کر اور دب کر اور جل کر اور گر کر حتیٰ کہ درندوں کے کاٹنے کے موت سے بھی آپنے پناہ اور امن کی دعا مانگی ہے آج کل جن مقامات پر طوفانوں کا نزول ہوا ہے۔ ان کی مختلف صورتیں ہیں. کہیں آگ لگ کر کہیں غرق ہو کر کہیں زلزلوں سے مکانوں میں جل کر عام طور سے

لوگ ہلاک ہو رہے ہیں جن کے متعلق پس ماندگان کے لئے اخبارات میں ہر قسم کی امداد کی اپیل کی جارہی ہے۔ چنانچہ ہر طبقہ کے لوگ مشتمل یا مختلف طور پر امداد کر بھی رہے ہیں خصوصاً مسلمانوں کے لیڈر مذکورہ آفات میں مرنے والے مسلمانوں کو عموماً شہداء کے نام سے موسوم کرتے ہوئے مرنے والوں کے پس ماندگان کی امداد ہر مسلمان پر واجب فرماتے ہیں۔ ان عبرتناک واقعات کو دیکھتے ہوئے اس سیہ کار کی سمجھ میں سوائے اس کے کچھ نہیں آتا کہ مہلک آفات و مصائب ساکنانِ دنیا کے اعمال کی ثمرات ہیں۔ کیونکہ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ الخ آیات سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ غیر مسلم طبقے تو کفر و الحاد میں مبتلا رہے ہوئے بغاوت اور نافرمانیوں میں حد سے گذرے ہوئے ہیں۔ مگر عام مسلمان بھی غفلت اور غلو کا شکار ہو کر احکام الٰہی سے تجاوز کر کے بغاوت اور نافرمانیوں پر مُصر ہو رہے ہیں۔

سُنا ہے کہ جن مقامات پر یہ آفات آئی ہیں وہاں کے باشندگان بلا تحقیق ہندو مُسلم عموماً زنا کاری و شراب نوشی میں علانیہ مبتلا رہتے تھے۔ شراب نوشی اس قدر رائج تھی کہ فاسق و فاجر مسلمان شراب سے روزہ افطار کرتے تھے۔ ان باتوں کو سُن کر عبرت سے طبیعت لرزتی ہے لہٰذا مذکورہ آفات میں ہلاک ہونے والے مسلمانوں کے متعلق عموماً شہادت ملنے میں دل کو تردد اور الجھن پیدا ہوتی ہے۔ نیز وہ مسلمان جن پر مختلف معاملوں میں مشین گنیں چلائی گئیں، جیساکہ کراچی میں غازی عبدالقیوم کے جلوس نکالنے اور جنازہ کی نماز پڑھنے پر اور لاہور میں مسجد شہید گنج کے منہدم کرنے کی مزاحمت کرنے پر جو مسلمان ان میں مارے گئے ہیں ان کے متعلق شہادت میں حضور کا کیا خیال ہے۔ اُمید کہ جملہ مسائل کا حل فرما کر جواب باصواب سے ممنون فرمایا جاؤنگا۔

ان مسائل کو حضرت مولانا عاشق الٰہی مدظلہ العالی کی خدمت میں بھی پیش کیا تھا۔ آپ نے جواب لکھنے کے بعد ان مسائل کو حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سخت تاکید فرمائی۔ اور جو کچھ جواب ان مسائل کے حل کا جو آپ سے مرحمت ہو اس کو ملاحظہ کے لئے طلب فرمایا ہے۔ لہٰذا جواب کی سخت ضرورت ہے۔" فقط

جواب از حضرت اقدس مدظلہ

عنایت فرمائم سلمہ اللہ تعالیٰ۔[۵] بعد سلام مسنون، مفصل عنایت نامہ پہنچا۔ اور چچا جان نے جو والا نامہ آپ کے جواب میں لکھا تھا وہ بھی پہنچا۔ وہ واپس کرتا ہوں وہ جواب اپنی جگہ پر صحیح ہے اور مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ الخ یہ آیت بھی اپنی جگہ پر صحیح ہے۔ ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ گناہگاروں

---

[۵] یہ مکتوب ۱۱۸ و ۱۱۹ کا مشترک جواب ہے۔ شاہد غفرلہ

کے لئے یہ آیت ہے۔ اور بے گناہوں کے لئے وہ مضمون ہے جو چچا جان نے لکھا۔ بیان القرآن اگر آپ کے پاس ہو تو اس میں بھی اس آیت کو نکال کر دیکھیں۔ اگر پھر بھی اشکال رہے تو کہیں ملاقات کے وقت ذکر فرمادیں انشاء اللہ عرض کردوں گا۔ لکھنے کے لئے طویل وقت کی ضرورت ہے۔

البتہ اعتدال آپ دیکھ رہے ہیں اس کے صفحہ نمبر ۹۱ کے ختم پر اس اشکال کا جواب دیا ہے۔ جو آپ نے اپنی توبہ کے متعلق لکھا یہ سمجھنا کہ توبہ معاف نہیں ہوئی۔ اللہ کی رحمت سے ناامیدی ہے امید بھی رکھنی چاہیئے کہ وہ کریم ہے ضرور معاف کردیگا۔ آج کل مفتی محمود صاحب گنگوہ تشریف لے گئے ہیں۔ اگر ان کی طبیعت اچھی ہو تو میرے اس خط کے حوالہ سے ان سے زبانی گفتگو کر لیجئے۔ امید ہے کہ وہ سمجھادیں گے۔ کوئی شک کی بات نہیں ہے۔

دوسرے پرچہ میں جو آپ نے شہادت کے متعلق اشکال کیا ہے وہ بھی ایسا اہم نہیں ہے جن امور کے متعلق احادیث میں شہادت کا حکم آیا ہے وہ اپنی جگہ پر صحیح ہیں۔ اور شہادت کا اپنی جگہ پر گناہوں کی معافی کا سبب ہونا بھی ظاہر ہے۔ اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غرق ہدم وغیرہ سے پناہ مانگنا اس وجہ سے ہے کہ اسمیں گناہوں سے توبہ کا وقت نہیں ملتا بلکہ اندیشہ ہے کہ اس حادثۂ عظیمہ سے آخری وقت میں کوئی کلمۂ کفریہ نہ نکل جائے کہ سب شہادت وغیرہ رکھی رہ جائے اور ظاہر ہے کہ شہادت اگر توبہ کے بعد نصیب ہو تو درجات کے اعتبار سے کہیں زیادہ ہے اور یہ تو یہ اگر ہو تو اس کا وہ درجہ نہیں بلکہ درجۂ شہادت اور درجۂ گناہ کا توازن ہوگا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص تریاق اور زہر دونوں ایک ساتھ کھائے۔ اگر تریاق غالب ہے زہر کا اثر معدوم ہوجائے گا۔ اور اگر زہر غالب ہے تو تریاق کا اثر مغلوب ہوگا۔ لیکن پھر بھی تریاق سے اتنا اثر ہوگا کہ زہر پورا زور نہیں کر سکے گا۔ اس لئے گناہگاروں کے حق میں بھی شہادت ہے۔ جب کہ کفر کی حد تک نہ پہنچے۔ البتہ گناہوں کے عفو کا تعلق گناہوں کی مقدار سے ہے۔" فقط

(حضرت مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ) ۱۲ر شعبان ۱۳۶۲ھ

عرض ناشر:- یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے جو ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ ہر دو ایڈیشن "مکتوبات تصوف" ہی کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ لیکن بعد میں حضرت والا مدفیوضہم کے مکتوبات کی دوسری اور تیسری جلدیں بنام "مکتوبات شیخ" طبع ہوئیں۔ لہٰذا قارئین مکتوبات اس جلد کو "مکتوبات شیخ" کی پہلی جلد خیال فرمائیں۔ محتاجِ دعا:- سید محمد الیاس غفرلہٗ مظاہری، کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارنپور

رجالِ مکتوبات (مکتوب الیہم)

"بکھرے موتی"

نئی کتابیں

ح

تقریر بخاری شریف (اردو)

عارف باللہ شیخ طریقت حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث
(مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور)

کے درس بخاری کی تقاریر کا وہ دل آویز مجموعہ جو متفرق سالوں کے درسی افادات کو سامنے رکھکر مرتب کیا گیا ہے۔ ائمہ اربعہ کے اختلافات احادیث متعارضہ کے درمیان تطبیق وجمع کو سہل اور جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کے شروع میں صاف ستھرے اور نکھرے انداز میں بیس بحثیں مقدمۃ العلم اور مقدمۃ الکتاب کے عنوان سے پیش کی گئی ہیں۔ کتاب کی ایک اہم خصوصیت (جو اس کی اصل روح اور جان ہے) یہ ہے کہ اس کو درس ہی کے انداز پر قلمبند کیا گیا ہے۔ عبارت آرائی اور مضمون نویسی کی کوشش پوری کتاب میں نہیں ہے۔ انشاء اللہ العزیز قارئین اس سے وہی لطف حاصل کر پائیں گے جو ایک محدث وقت کی مجلس حدیث میں بیٹھ کر حاصل ہوتا ہے۔ یہ کتاب جہاں ایک عامی کے لئے راہنمائے راہ ہدایت بنے گی وہیں ایک عالم دین کیلئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔ یہ جلد اول ڈھائی سو صفحات پر مشتمل ہے۔ باقی جلدیں انشاء اللہ اسی نہج پر طبع ہوتی رہیں گی،، قیمت جلد اول ۱۵/۰۰

اختلاف الائمہ (اردو)

(از حضرت اقدس شیخ الحدیث زید مجدہ) تجدد پسند حضرات کہتے ہیں کہ علماء اور ائمہ کے اختلافات نے مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچایا۔ ان کے اس انتشار اور خلفشار سے یہ امت مختلف طبقات میں تقسیم ہوگئی۔ اسکی وجہ کیا ہے؟ عہد نبوی سے لیکر آج تک یہ ہر ہر مسئلہ میں اختلاف کیوں ہے؟ ائمہ اربعہ اور صحابہ کرام کے اقوال میں یہ تعارض کس بناء پر ہے؟ ان سوالات کے تشفی بخش جوابات کیلئے ہم آپکو اس بے نظیر کتاب کے مطالعہ کی دعوت دیتے ہیں جسمیں جلیل القدر مصنف نے اپنے توسع علمی کی بناء پہ کتنی ہی مثالوں سے اس الزام واعتراض کو بے نقاب کیا ہے اور بتلایا ہے کہ ملت اسلامیہ کا یہ اختلاف عین رحمت ہے اور اس کے عین رحمت ہونے کی وجوہات کیا ہیں،، قیمت ۵/۰۰

کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارن پور۔ یو۔پی۔